ان احادیث کا مجموعہ جن میں اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی سنت اور اپنی امت کا تذکرہ دلنواز فرمایا
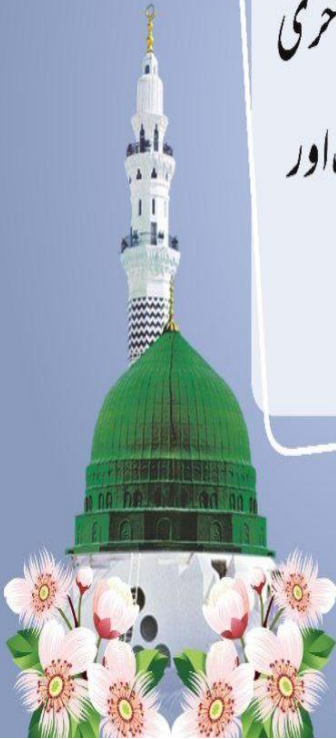
مکتبہ دار السنہ دہلی

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیك یا رسول اللہ　　　　وعلی الك و اصحابك یا حبیب اللہ

ان احادیث کا مجموعہ جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی سنت اور اپنی امت کا تذکرۂ دلنواز فرمایا

میری سنّت
میری امّت

اس کتاب میں ہے

☆...میری سنت کو زندہ کرنے کا مطلب
☆...میری سنت میں سے یہ چیزیں ہیں
☆...میری سنت سے جس نے محبت کی
☆ ...میری سنت میں جس کا سکون ہو
☆...میری امت کا سلام
☆...میری امت میں ایسا شخص پیدا فرمایا
☆...میری امت کے لئے امان ہیں
☆...میری امت کی گوشہ نشینی
☆...پچھلی امتوں کی بیماریاں

مصنف

مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

ناشر: مکتبۃ دار السنۃ دہلی

کتاب : میری سنّت میری امّت

مصنف : مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

کمپوزنگ : مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

صفحات : 231

ناشر : مکتبۃ دار السنہ (دہلی)

پتہ: : (نزد فیضانِ مدینہ، تاج نگری فیس ۲ تاج گنج آگرہ یوپی الہند

Pin code: 282001

اس کتاب کو چھپوانے اور حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات اس نمبر پر رابطہ کریں

calling & whats app no:

+918808693818

فہرست

صلوا علی الحبیب
صلی اللہ علی محمد

مصنف کا تعارف

نام محمد شفیق خان، والد کا نام محمد شریف خان ہے، سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے ۲۰۰۴ء میں بیعت ہونے کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ عطاری لکھتے ہیں، آپ کی ولادت قصبہ لَلَوُلِیٰ ضلع فتح پور ہنسوا صوبہ یو پی ہند میں ہوئی، آپ کی تاریخِ پیدائش ۱۰ جون ۱۹۸۶ء ہے۔

مولانا نے ابتداءً ہندی انگلش کی تعلیم حاصل کر کے سن ۲۰۰۰ء میں AC کا کام سیکھنے اور کرنے کے لئے بمبئی چلے گئے تھے اور وہاں پر ۴ سال قیام کیا پھر ۲۰۰۴ء میں اپنے وطن لوٹے، اور وطن میں ہی دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ملا، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد مختلف کورسز کئے اور ۲۰۰۶ء میں اپنے ہی علاقہ کے دار العلوم بنام جامعہ عربیہ گلشنِ معصوم قصبہ للولی میں قاری اقبال احمد عطاری سے قرآنِ پاک ناظرہ اور حضرت مولانا عتیق الرحمٰن مصباحی سے درسِ نظامی کے درجۂ اولی اور کچھ درجۂ ثانیہ کی کتابیں پڑھی، اس کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے چریا کوٹ ضلع مؤ تشریف لے گئے اور وہاں درجۂ ثانیہ مکمل کرنے کے بعد اہلسنت کے عظیم علمی ادارے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں مطلوبہ درجۂ ثالثہ کا ٹسٹ دیا اور بفضلہ تعالی کامیاب ہونے کے بعد درجۂ ثالثہ وہیں پڑھی، پھر درجۂ رابعہ دار العلوم غوثیہ (جو ضلع اعظم گڑھ کے گاؤں سَریّا میں واقع ہے) میں مکمل کی پھر اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ عطار نیپال گنج، نیپال میں داخلہ لیا اور درجۂ

خامسہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وہیں مکمل فرمائی، ۲۰۱۴ء میں فراغت کے بعد تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لے گئے اور ایک سال وہاں تدریس فرمائی، پھر مزید تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کے حکم پر بنگلہ دیس کے دار الحکومت ڈھاکہ کے جامعۃ المدینہ تشریف لے گئے، اور وہیں پر دعوتِ اسلامی کے جامعات کے درجۂ ثانیہ میں چلنے والی علمِ صرف کی کتاب بنام مراح الارواح کی اردو شرح بنام **شفیق المصباح** تصنیف فرمائی۔

اس کے بعد پھر جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لا کر درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ موصوف کو بے بہا برکات و ثمرات سے نوازے اور اس کارہائے نمایہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کر کے موصوف کے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

مصنف کی اصلاحی کتب

1☆...ما فعل اللہ بک (حصہ اول)
2☆...ما فعل اللہ بک (حصہ دوم)
3☆...ما فعل اللہ بک (حصہ سوم)
4☆...میری سنت میری امت
5☆...کیا حال ہے؟
6☆...موت کے وقت
7☆...عقائد کی حکمتیں
8☆...پانچ نمازوں کی حکمت
9☆... قرآنی سورتوں کے مضامین
10☆...سب سے پہلے سب سے آخر
11☆...جانشینِ انبیاء کا مختصر تعارف
12☆... قصور کس کا؟
13☆...نصابِ مسائلِ نماز
14☆... خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد اوّل

15☆… خطباتِ مصطفائی و خطباتِ شفیقی جلد دوم
16☆… خطباتِ مصطفائی و خطباتِ شفیقی جلد سوم
17☆… تدریس کے ۲۶ طریقے
18☆… رفیق التدریس
19☆… تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے
20☆… فیضانِ قرآن کورس
21☆… فیضانِ شریعت کورس
22☆… آسان فرض علوم
23☆… آسان خطباتِ محرم
24☆… تنظیمی نصاب
25☆… اعلیٰ حضرت کا چرچا رہے گا
26☆… آسان حنفی نماز (ہندی)
27☆… عیدِ میلاد النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کیوں اور کیسے؟
28☆… محمد اور احمد کے اسرار
29☆… مدینہ جانا کیوں ضروری ہے؟
30☆… ایک سے دس تک
31☆… نکتے ہی نکتے
32☆… امتِ محمدیہ کے سوالات اور قرآنی جوابات
33☆… کامیابی کے دس اصول
34☆… درسِ تصوف
35☆… علماء کو اتنی فضیلت کیوں ملی؟
36☆… درود کی حکمتیں
37☆… چاند کی گواہی

مصنف کی درسی کتب

1☆… شَفِیْقُ الْمِصْبَاح شرح مَرَاحُ الْاَرْوَاح
2☆… شَفِیْقِیَّه شرح اَلْاَرْبَعِیْنَ النَّوَوِیَّه
3☆… شَفِیْقُ النَّحْو لحل خُلَاصَةِ النَّحْو (حصہ اول)
4☆… نُوْرُ الْمُغِیْث شرح تَیْسِیْرِ مُصْطَلَحِ الْحَدِیْث
5☆… شَفِیْقُ النَّحْو لحل خُلَاصَةِ النَّحْو (حصہ دوم)
6☆… القول الاظھر شرح الفقه الاکبر
7☆… شَارِقُ الْفَلَاح شرح نُوْرُ الْاِیْضَاح
8☆… عِرْفَانُ الْآثَار شرح مَعَانِی الْآثَار
9☆… عِنَایَةُ الْحِکْمَت لِحَلِّ بِدَایَةُ الْحِکْمَت
10☆… خَلِیْلِیَّه شرح مُنَاظَرَةُ رَشِیْدِیَّه

11☆... کَلَامُ الْوِقَایَه شرح شَرْحُ الْوِقَایَه

12☆... رَحْمَةُ الْبَارِی شرح تَفْسِیْرُ الْبَیْضَاوِی

13☆... مُخْتَارُ التَّاوِیْل شرح مَدَارِكُ التَّنْزِیْل

14☆... اَلدَّلَالَةُ الشَّاهِدَة شرح اَلْبَلَاغَةُ الْوَاضِحَة

15☆... اَلْمُعْتَبَرُ الْمُعْتَرَف لحل الْمُعْتَقِدِ الْمُنْتَقَد

16☆... سَلِیْمُ النَّظَر شرح نُزْهَةُ النَّظَر

17☆... شَفِیْقُ النُّعْمَانِی لِحَلِّ شَرْحِ الْجَامِی

18☆... عَطَایَةُ الْحِکْمَت شرح هِدَایَةُ الْحِکْمَت

19☆... نحو کے دلچسپ سوالات

20☆... صرف کے دلچسپ سوالات

21☆... تسلیم التوقیت

صلوا علی الحبیب
صلی اللّٰہ علی محمد
صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم

سنت کا معنی اور اس کا مفہوم

سنت کی تعریف

سنت ایسے طریقہ مسلوکہ کو کہتے ہیں، جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چل کر امت کو دکھایا، اور اسی راستے پر چل کر امت کو دنیاوی و اخروی سعادتیں نصیب ہوتی ہیں، جو عمل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا، یا اس کے کرنے کا حکم ارشاد فرمایا، یا حضور کے سامنے کوئی کام کیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہ فرمایا، ایسے کاموں کو اصطلاحِ شریعت میں سنت کہتے ہیں۔

اللہ عزوجل نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے انداز حیات کو ایسا حسین بنایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اٹھنے والا ہر ہر قدم حسن و جمال کا مُرَقَّع ہے، جدھر سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم گزرتے گئے، روشنیاں پھیلتی گئیں، اور جہاں چند لمحوں کے لیے ٹھہرے، وہاں اجالے بھی ٹھہر گئے، وہ کیا ہی خوب کسی نے کہا ہے:

چند لمحوں کے لیے ٹھہرے تھے تم جس پیڑ کے نیچے
سنا ہے آج تک اس پیڑ کا سایہ مہکتا ہے

اس پیڑ سے آج بھی خوشبو نکل رہی ہے، اجالے پھیل رہے ہیں، جہاں سے وہ گزرے زمیں لالہ زار بنتی چلی گئی، اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

پھر فرماتے ہیں: ایسا کیوں نہ ہو؟ کہ جدھر سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم خرام ناز فرمائیں ،اور روشنی نہ ہو کہ:

ہے انہی کے دم قدم کی باغ عالم میں بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالم نہیں

پھر رب عزوجل کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں:

سایۂ دیوار و خاکِ دَر ہو یاربّ اور رضاؔ
خواہشِ دَیْہِیْم قیصر، شوقِ تخت جم نہیں

ان ذروں کی ستارے بلائیں لیتے ہیں، جن زروں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدوم ناز لگے ہیں، ہمارے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اور ایک ایک غوشہ ایسا ہے، جو ہمیں ہدایت کی روشنی دے رہا ہے، اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنتوں پر چلنے کی ترغیب ارشاد فرمائی، اور ارشاد فرمایا:

تحقیق میں تم لوگوں میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جب تک انہیں تھامے رکھو گے گمراہ نہ ہوگے، (پہلی) اللہ کی کتاب، اور (دوسری) میری سنت۔

(مشکوۃ المصابیح ج ۱ ص ۵۶ ح ۱۸۶)

کتاب و سنت کے دامن کو تھامنے والا، ہدایت کی راہوں کا مسافر ہوتا ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص زندہ رہے گا وہ کثیر اختلافات دیکھے گا تو (اُس وقت) تم پر میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ، راہنمائی کرنے والے خلفاء کی پیروی

لازم ہے، پس سنت کا دامن مضبوطی سے تھام لینا اس طرح کہ جیسے کوئی چیز داڑھوں سے پکڑتے ہو۔ (سنن ابوداؤد، کتاب السنۃ، باب فی لزوم السنۃ، رقم الحدیث ۴۶۰۷، ج ۴، ص ۲۶۷)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: اَلنِّکَاحُ سُنَّتِیْ فَمَنْ اَحَبَّ فِطْرَتِیْ فَلْیَسْتَنَّ بِسُنَّتِیْ۔

ترجمہ: نکاح میری سنت ہے پس جو شخص میری فطرت (یعنی اسلام) سے محبت کرتا ہے وہ میری سنت کو اپنائے۔

(السنن الکبری للبیھقی، کتاب النکاح، باب الرغبۃ فی النکاح، الحدیث ۱۳۴۵۱، ج ۷، ص ۱۲۴)

مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔ جو میری سنّت سے روگردانی کرے وہ مجھ سے نہیں،

(صحیح البخاری کتاب النکاح باب الترغیب فی النکاح قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۷۵۷، ۷۵۸)

نکاح کو سنت قرار دیا اور ساتھ میں ارشاد فرمایا، یہ میری سنتوں میں سے ایک سنت ہیں اور جس نے میری کسی بھی سنت کو چھوڑا اس سے میرا کوئی رشتہ نہیں۔

یہ کتنی بڑی وعید ہے، ان لوگوں کے لیے، جو اپنے آقا و مولی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سنتوں کو ترک کرتے ہے، بلکہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

چھ لوگوں پر لعنت

میں چھ لوگوں پر لعنت کرتا ہوں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بھی اُن پر لعنت فرماتا ہے اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے۔ وہ چھ لوگ یہ ہیں:

(۱)۔۔۔ کِتابُ اللہ میں اضافہ کرنے والا۔

(۲)۔۔۔ تقدیر کو جُھٹلانے والا۔

(۳)۔۔۔میری امت پر ظلم کے ساتھ تَسَلُّط کرنے والا کہ ایسے کو عزت دے جس کو **اللہ**عَزَّوَجَلَّ نے ذلیل کیا اور ایسے کو ذلیل کرے جس کو **اللہ**عَزَّوَجَلَّ نے عزت عطا فرمائی۔

(۴)۔۔۔**اللہ**عَزَّوَجَلَّ کے حرم (حرمِ مکہ) کو حلال ٹھہرانے والا۔

(۵)۔۔۔میرے اہلِ بیت کی حُرمَت جس کا **اللہ**عَزَّوَجَلَّ نے حکم دیا ہے اس کو پامال کرنے والا۔

(۶)میری سنت کو چھوڑنے والا۔

(ترمذی ، کتاب القدر ، باب۱۷ ، ۴ / ۶۱ ، حدیث : ۲۱۶۱)

سنت پر عمل کرنے کی برکتیں

اور جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرتے ہیں، ان کے لیے ارشاد فرمایا:

مَنْ حَفِظَ سُنَّتِیْ اَکْرَمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِاَرْبَعِ خِصَالٍ۔ (تفسیر حقی ج۳ص۸)

جس نے میری سنتوں کی حفاظت کی اللہ عزوجل اسے چار چیزیں عطا فرمائیگا۔

(۱)۔۔۔اَلْمَحَبَّۃُ فِیْ قُلُوْبِ الْبَرَرَۃِ۔ (تفسیر حقی ج۳ص۸)

ترجمہ: عامل سنت کی محبت اللہ تعالی نیک لوگوں کے دلوں میں ڈال دے گا۔

عاملِ سنت کی تعظیم

ایک عامل سنت بزرگ گزرے ہیں جن کا نام ملا عبدالحکیم میر سیالکوٹی ہے، جب آپ مطالعہ کے لیے بیٹھتے تو وقت کا حاکم ایک نوکر آپ کے لئے مقرر کیے ہوئے تھا، جس کا کام یہ تھا

کہ جب آپ مطالعہ کرنے بیٹھے تو وہ مٹی کے پیالے میں بادام روغن ڈال کر آپ کے پیروں کے نیچے رکھے تاکہ آپ کو اس کی تراوٹ پہنچتی رہے، آٹھ دس دن کے بعد وہ بادام کا روغن بدلا جاتا ، اور حاکم کا حکم تھا کہ اس بادام کے روغن کو پھینکا نہ جائے بلکہ میرے دربار میں پیش کیا جائے ، بادشاہ جب اپنے گھر والوں کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھتا تو اس بادام کے روغن کو ساتھ لیکر بیٹھتا اور کھانے کے دوران کہتا، اسے کھاو، اسے کھاؤ، اس نے ایک عامل سنت اور عالم سنت کے قدموں کے بوسے لیے ہیں۔

آہ! اب وہ نہ رہے

یہ تھا ایک عالم کی تعظیم کا حال مگر اس زمانے میں جس سے ہم گزر رہے ہیں نہ عالم دین کی تعظیم کا خیال رہا، نہ ان کے مرتبہ و منزلت کا شعور، ڈاکٹر اقبال کہتا ہے:

آں کدا بہ شکست و ساقی نہ ماند
ذوق و شوق و آگہی باقی نہ ماند

آج وہ پیالہ ہی ٹوٹ گیا، اور آج وہ ساقی بھی نہ رہا، اور اگر کائی ہو بھی، تو اقبال کہتا ہے:

رو رہی ہے آج اک ٹوٹی ہوئی مینا اسے
کل تلک گردش میں جس ساقی کے پیمانے رہے
خیر تو ساقی سہی لیکن پلائے گا کسے
اب نہ میکش رہے باقی نہ مے خانے رہے
رو رہے ہیں آج وہ دشت جنوں پرور جہاں
رقص میں لیلی رہی نہ لیلی کے دیوانے رہے

عامل سنّت کی تعظیم آج بھی ہوتی ہے

لیکن اس گئے گزرے دور میں بھی، جہاں حد درجہ اہل علم و عمل کی قدر کی کمی واقع ہوئی ہے مگر یہ بات آج بھی موجود ہے کہ جو عامل سنت ہو، اور مخلص عاشق رسول ہو اس کی تعظیم و توقیر، لوگ آج بھی کرتے ہیں، اور یہ ”مَنْ حَفِظَ سُنَّتِیْ اَکْرَمَهُ اللهُ تَعَالٰی بِاَرْبَعِ خِصَالٍ: اَلْمَحَبَّةُ فِیْ قُلُوْبِ الْبَرَرَةِ“ کا نتیجہ ہے

(۲)۔۔۔ وَالْهَیْبَةُ فِیْ قُلُوْبِ الْفَجَرَةِ۔ (تفسیر حقی ج۳ ص۸)

ترجمہ: اور جو برے لوگ ہیں، ان کے دلوں میں اس شخص کا رعب پیدا ہو جاتا ہیں۔

اس نے کوئی ہتھیار نہیں اٹھایا، لیکن عمل بالسنہ سے اس کی ہیبت برے لوگوں کے دلوں میں بیٹھ جاتی ہے، پس نیک لوگ اس سے محبت کرتے ہیں اور برے لوگ اس سے خائف ہو جاتے ہے۔

(۳)۔۔۔ وَالسّعَةُ فِی الرِّزْقِ۔ (تفسیر حقی ج۳ ص۸)

ترجمہ: اللہ عزوجل اسے رزق میں برکتیں عطا فرماتا ہے۔

(۴)۔۔۔ وَالثِّقَةُ فِی الدِّیْنِ۔ (تفسیر حقی ج۳ ص۸)

ترجمہ: اللہ عزوجل اسے دین میں پختگی عطا فرماتا ہے۔

دین میں پختگی، دین میں استقامت کا ملنا بہت بڑی دولت ہے، ورنہ تو آج لوگ چائے کی پیالی کے بدلے دین بیچتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

اس لیے اگر کہیں عامل بالسنہ ملے تو اس کی صحبت اختیار کرنی چاہیئے، اور اس کی برکتیں حاصل کرنی چاہیئے۔

امّت کا معنی اور اس کا مفہوم

چراغ تلے اندھیرا

پیارے محترم اسلامی بھائیو! ہر جمعہ کی طرح اس جمعہ کو بھی ایک اہم اور بڑا ہی عمدہ موضوع لے کر حاضر خدمت ہوا ہوں، یہ موضوع ایسا ہے کہ جیسے لوگ کہتے ہیں کہ چراغ تلے اندھیرا، بندہ چراغ تو جلا دیتا ہے اس چراغ کے اطراف میں روشنی، اجالے اور ہر چیز دیکھی جانے کے قابل تو ہو جاتی ہے، لیکن اس چراغ کو یہ پتہ نہیں رہتا کہ میں جس روم کو، جس کمرے کو یا جس حصہ زمین کو روشن کر رہا ہوں، تو کیا میں اپنے نیچے کو بھی روشن کر رہا ہوں؟ چراغ یہ بھول جاتا ہے، دوسروں کو تو روشنی دیتا ہے لیکن اپنے نیچے کی زمین کو روشنی نہیں دے پاتا، یہی معاملہ آج کے اس موضوع کا ہے کہ ہم بڑی لمبی گفتگو کرتے ہیں۔ بے شمار بیانات سنتے ہیں، لیکن جب باری آئے تی ہے کہ ہم کیا ہیں؟ اور کوئی ہم سے پوچھے کہ تم کون ہو؟ تو کہہ تو دیتے ہیں کہ ہم سرکار علیہ الصلوۃ والسلام کی امت ہیں، امت محمدیہ ہیں، لیکن اس امت کا معنی کیا ہے؟ جس امت میں ہمارا شمار ہے اس امت کو کہتے کیا ہیں؟ اللہ تعالی نے اس امت کے کتنے نام اپنے ناموں پر رکھے؟ اس کا مفہوم اور اس لفظِ امت میں کیا اسرار و رموز پوشیدہ ہیں؟ اس کو جاننے کی جانب ہماری توجہ نہیں جاتی۔ ان شاء اللہ آج کے بیان میں لفظِ امت پر گفتگو کی جائے گی، عرفی اعتبار سے، اصطلاحی اعتبار سے، پھر امت کی اقسام بھی بیان ہوں گی، پھر اللہ نے چاہا تو آخر میں امت کے فضائل بھی بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

امت کے معانی

سب سے پہلے یہ دیکھیے کہ امت کہتے کس کو ہیں؟ تو امت کا معنی بہت سارے آتے ہیں:

پہلا معنی

(۱)۔۔۔ایک معنی تو امت کا قوم اور عوام ہے کہ قوم اور عوام کو بھی امت بولتے ہیں۔

دوسرا معنی

(۲)۔۔۔دوسرا معنی ہے نسل اور برادری۔ کہ ایک نسل اور ایک برادری کے لوگوں کو امت کہتے ہیں

تیسرا معنی

(۳)۔۔۔تیسرا معنی یہ ہے کہ کسی نبی پر ایمان لانے والوں کو امت کہتے ہیں، جیسے ہم اللہ کے پیارے نبی، آخری نبی، مکی مدنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لے آئیں، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر ایمان لے آئیں، تو ہم امت محمدیہ کہلائیں۔

چوتھا معنی

(۴)۔۔۔چوتھا معنی یہ بیان کیا گیا ہے کہ نبی کی پیروی کرنے والے لوگوں کو امت بولتے ہیں، اب ہم نے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا کلمہ پڑھ لیا، نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی غلامی میں آ گئے تو اب نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم جیسے چلتا ہے اس کی پیروی کرنے والوں کا چلنا بھی ویسے ہوتا ہے، جس طرح نبی بیٹھتے ہیں، ان

کے پیروکاروں کا بیٹھنا بھی اسی طرح ہوتا ہے، جس طرح کھاتے ہیں، پیتے ہیں، سوتے ہیں، جاگتے ہیں، دنیوی معاملات کرتے ہیں یا دینی معاملات کرتے ہیں چاہے وہ نماز ہو، چاہے وہ روزہ ہو، چاہے وہ حج ہو، چاہے دیگر عبادات ہوں، جس انداز اور جس جس طریقے سے نبی کرتا جاتا ہے زندگی کے تمام افعال و اعمال بجالاتا ہے، تو اس پر ایمان لانے والے لوگ اس کے طریقہ کار کو اپنی زندگی میں نافذ کرتے چلے جاتے ہیں، تو ان لوگوں کو بولتے ہیں امت۔

پانچواں معنی

(۵)۔۔۔امت کا ایک معنی یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ امت کا معنی ہے وہ زمین کا حصہ جو بہت بلند ہو، بہت اونچی ہو، اس زمین کو امت بولتے ہیں۔

محترم اسلامی بھائیو! اس معنی کو ذہن میں رکھیے اور پھر جس امت میں ہم ہیں اس کا رتبہ، اس کی شان، اس کی عزت، وقار، اللہ تعالی نے کیسا رکھا ہے اس کو سمجھنے کی کوشش کیجئے، کہ امت کا جو معنی ہے اس کو سامنے رکھئے اور اللہ تعالی جو امت کو عطا کرتا ہے، اس کو سامنے رکھئے، پس جب امت کا معنی اور رب عزوجل کی عطاؤں کو ملایا جائے تو ایک دم مطابقت ہو جاتی ہے۔

مثال کے طور پر امت بولتے ہیں اس زمین کو جو سب سے اونچی ہو، اچھا اونچی زمین جو ہوتی ہے وہ بہت اچھی بھی ہوتی ہے، سب سے افضل بھی ہوتی ہے، کہ نیچے کی زمین میں بارش ہوئی، پانی جمع ہو جائے گا، کیچڑ ہو جائے گی، لیکن اوپر جو زمین ہو گی، جو اونچی زمین ہو گی، اس میں کبھی آپ کیچڑ نہیں دیکھیں گے، مثلاً ہماری دنیا گول ہے، گیند کی طرح ہے، نقشے میں دیکھئے تو ہمارا آگرہ کشمیر کے مقابلہ میں نیچے ہے اور کشمیر ہمارے آگرہ سے اوپر ہے، بہار ہمارے آگرہ سے

بھی نیچے ہے اسی لیے وہاں باڑھ زیادہ آتی ہے، کہ وہ نیچے ہے۔ اب بتایئے یوپی ہے یا بہار ہے یا اور بھی کوئی صوبے ہیں وہ خوبصورت ہیں یا کشمیر کا حصہ ٔ زمین خوبصورت ہے؟ یقیناً کشمیر ہندوستان کے تمام صوبوں سے خوبصورت ہے، کیوں خوبصورت ہے؟ کیونکہ وہ اونچائی میں ہے، اور کشمیر کو دنیا کی جنت بھی کہا گیا ہے، پتہ چلا جو اونچا ہوتا ہے وہ نیچے والوں سے افضل ہوتا ہے، اونچی زمین کو امت بولتے ہیں، اور نبی پر ایمان لانے والوں کو بھی امت بولتے ہیں، اس لیے کہ یہ نبی پر ایمان لا کر، نبی کی پیروی کر کے تمام دنیا کے لوگوں سے اونچے ہو جاتے ہیں، جنت ان کے لیے، آخرت ان کے لیے، دنیا ان کے لیے، طاقت ان کے لیے، قوت ان کے لیے، سرمایہ ان کے لیے، حکومت ان کے لیے، صدارت ان کے لیے، سارے فضائل اور سارے کمالات اللہ تعالی نے اپنے نبی ﷺ کے صدقے اپنے محبوب ﷺ کی امت کو دے رکھے ہیں، تاکہ یہ دنیا کے دوسرے لوگوں سے ہیچ نہ ہو سکیں بلکہ یہ سر اٹھا کر جینے کا حق رکھ سکیں، تو امت کا معنی تھا اونچی جگہ اور جو نبی کی امت میں آجاتا ہے اللہ بھی اس کو وہ فضیلت وہ کمالات اور وہ اوصاف حمیدہ عطا فرما دیتا ہے کہ دنیا کے تمام انسان میں وہ افضل، اکرم، اعلی اور عمدہ اور نمایاں اور بہترین شخص کے طور پر نمودار ہوتا ہے۔

چھٹا معنی

(٦)۔۔۔ امت کا چھٹا معنی ہے، وہ زمین جس میں ڈھال ہو، جس میں کیا ہو؟ ڈھال ہو، اونچی بھی ہو اور ڈھال بھی ہو،

ایک اونچی ہوتی ہے لیکن وہ نیچے سے اوپر تک بالکل سیدھی کھڑی ہوتی ہے، جس پر نہ کوئی چل سکتا ہے اور نہ چڑھ سکتا ہے، اور اس اونچائی تک پہنچنے کے لئے ہوائی جہاز کا سہارا لینا پڑتا

ہے، لیکن ایک اونچی تو ہوتی ہے لیکن اس میں ڈھلان ہوتی ہے، جس پر چلنا آسان اور چڑھنا بھی آسان ہوتا ہے۔

تو پیارے محترم اسلامی بھائیو! امت اس زمین کو بولتے ہیں جو ڈھلان دار ہو، اور ڈھلان دار زمین پر چل کر اوپر جانا ممکن ہوتا ہے، آسان ہوتا ہے، ڈھلان والی زمین میں نیچے سے اوپر کی جانب جائیں یا اوپر سے نیچے کی جانب آئیں، آسانی ہی آسانی ہے، اب اس معنی کو ذہن میں رکھ کر، امت کو سمجھنے کی کوشش کیجئے کہ امت کو امت کیوں کہتے ہیں؟ اس لیے کہتے ہیں کہ امت کو آسان شریعت دی جاتی ہے جس پر عمل کرنا آسان ہو، ایسا راستہ دیا جاتا ہے، جس پر چلنا آسان ہو، اور امتی اس راستے پر چل کر بشریت کے فرش سے اٹھ کر ملکیت کے عرش تک پہنچ جائے، مادیت کی تاریکیوں سے نکل کر روحانیت کی روشنیوں تک پہنچ جائے، معاشرے کی نظروں سے گرا ہوا شخص جب شریعت کے احکام پر چلنے لگتا ہے تو ربِّ کائنات اس کو پستی سے نکال کر بلندی عطا فرماتا ہے، اور وہی بگڑا ہوا شخص قوم کا امام بن جاتا ہے۔

امت کا حال سب پر ظاہر ہے

اور جو زمین ڈھلان کی صورت میں اونچی ہوتی ہے، اسے ہر کوئی نیچے سے دیکھ لیتا ہے اس کی اچھائی اور برائی کا پتہ لگا لیتا ہے، پس یہی حال امت کا ہوتا ہے، کہ ہر کافر و مشرک اسلام کو بڑے کھلے اور ظاہر انداز میں دیکھ سکتا ہے، کسی سے اسلام کی کوئی بات مخفی نہیں، اگر کوئی مصطفے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی امتیوں کی زندگی دیکھنا چاہے تو ایسا نہیں ہے کہ نہیں دیکھ پائے گا، اگر ایسا ہوتا تو میرے اور آپ کے خواجۂ پاک کو دیکھ کر نوے لاکھ کافر دامنِ اسلام سے مشرف

نہ ہوتے، ان نوے لاکھ کفار کا دامنِ اسلام سے وابستہ ہونا اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ امتیوں کا ہر عمل، دنیا کے سامنے اسی ڈھلان والی زمین طرح عیاں ہے جس کو ہر کس وناکس دیکھ اور سمجھ سکتا ہے، ان کے جیسا بن سکتا۔

ساتواں معنی

(۷)۔۔۔ایک معنی امت کا طریقہ اور مشرب بھی ہے، کون سا طریقہ؟ اللہ عزوجل کا عطا کردہ طریقہ، اللہ تعالی اپنے نبی کو لوگوں میں بھیجتا ہے، نبی اپنے ماننے والوں اور پیروی کرنے والوں کو ایک طریقہ دے کر جاتا ہے، ایک نمونہ، ایک ماڈل دے کے جاتا ہے، اچھا یہ ماڈل اور یہ طریقہ ایسا ہوتا ہے جو کامل ہوتا ہے، کہ بندے کے پیدا ہونے سے لے کر مرنے تک تمام معاملات جو اس کو دنیوی زندگی میں پیش ہوں گے، زندگی میں عارض ہوں، ان تمام کا حل نبی دے کر جاتا ہے، اور یہی بات ہے پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! کہ اسلام کے پاس ایسا طریقہ ہے ایسا بہترین انداز ہے، جو کسی قوم اور مذہب والوں کے پاس نہیں ہے کسی امت میں بھی نہیں ہے، لیکن پیارے اور محترم ساتھیو! بات یہ ہے کہ ہم اس طریقے کو، اس انداز کو اپنا نہیں پائیں، یقیناً اگر ہم اسلام کا طریقہ اور انداز اپنا لیتے، تو جس طرح خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ تعالی علیہ کو دیکھ کر کتنے غیر مسلم مسلمان ہو گئے تھے، آج ہمارے کردار کو دیکھ کر بھی غیر مسلم مسلمان ہو جاتے، اگر آج ہم اسلامی طور طریقے پر قائم و دائم رہتے، تو ہمارے کردار کو دیکھ کر بھی غیر مسلم مسلمان ہوئے بغیر نہ رہتا، لیکن ہم نے کیا کیا؟ کہ ہم نے اپنے اوپر اتنا ظلم کیا کہ ہم نے اپنے نبی کے طریقے ہی کو چھوڑ دیا، اپنے نبی کے انداز ہی کو چھوڑ دیا۔

نئی ایجادات کا علم اسلام نے کیوں نہ بتایا؟

اور شریعت محمدی پر عمل کرنے کے بجائے ہم لوگوں کے کہنے میں لگ گئے، کہ صاحب تمہارے نبی کو اتنا علم تھا تو ہوائی جہاز بنانے کا طریقہ کیوں نہیں بیان کر دیا؟ راکٹ بنانے کا طریقہ کیوں بیان نہ کیا؟ چاند پر جانے کا طریقہ کیوں نہیں بیان کر دیا؟ اپنے امتیوں کو چاند پر کیوں نہ بسا دیا؟

قرآن میں سب کچھ ہے

پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! ایسے وسوسوں میں پڑ کر ہم اپنے دین سے اپنا رشتہ نازک کر رہے ہوتے ہیں، کمزور کر رہے ہوتے ہیں، یقیناً ہمارا ایمان اور آپ کا ایمان، بلکہ سب کا ایمان یہ کہتا ہے کہ ہمارے اسلام میں سب کچھ ہے، جی ہاں! سچ کہتا ہوں، ہمارے اسلام میں راکٹ بنانے کا طریقہ بھی ہے، ہوائی جہاز بنانے کا طریقہ بھی ہے، ٹرین بنانے کا طریقہ بھی ہے موبائل اور کمپیوٹر اور کیا کیا میں بتاؤں دنیا کے اس ترقی کے دور میں جو جو چیزیں وجود میں آچکی اور جو آنے والی ہیں ساری چیزوں کے بنانے کا طریقہ اسلام میں ہے، کوئی سیکھنا چاہے تب نہ، کوئی اس علم کو لینا چاہے تب نہ، کیا آپ کو نہیں معلوم کہ اللہ تعالی قرآن پاک کے پارہ ۱۴ سورۂ نحل کی آیت نمبر ۸۹ میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِیْنَ (۸۹)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کو۔

اس آیتِ پاک کی تفسیر میں صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی تفسیر خزائن العرفان میں نقل کرتے ہیں:

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے فرمایا جو علم چاہے وہ قرآن کو لازم کرلے۔ امام شافعی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ اُمّت کے سارے علوم حدیث کی شرح ہیں اور حدیث قرآن کی۔ ابو بکر بن مجاہد سے منقول ہے انہوں نے ایک روز فرمایا کہ عالَم میں کوئی چیز ایسی نہیں جو کتاب اللہ یعنی قرآن شریف میں مذکور نہ ہو۔ ابنِ ابو الفضل مرسی نے کہا کہ اولین و آخرین کے تمام علوم قرآنِ پاک میں ہیں۔ غرض یہ کتاب جامع ہے جمیع علوم کی جس کسی کو اس کا جتنا علم ملا ہے اتنا ہی جانتا ہے۔

کوئی چیز خارج نہیں

قرآن پاک میں ہر چیز کا بیان موجود ہے، دنیا کی کوئی چیز خارج نہیں ہے، نکل نہیں سکتی قرآن کے اندر سے، اور وہ بھی روشن بیان، اور روشن اس چیز کو کہتے ہیں جو ظاہر و باہر ہو، کسی سے چھپی ہوئی نہ ہو، تو اب آپ بتائیے کہ کیا یہ جہاز دنیا میں نہیں ہے؟ کیا یہ راکٹ دنیا میں نہیں ہے؟ لیکن بات دراصل یہ ہے کہ اس سمندر میں تو بہت کچھ ہے، لیکن سمندر سے موتی ہم اور آپ نہیں نکال سکتے، سمندر سے موتی کون نکالتا ہے؟ غوطہ خور نکالتا ہے، کیا ہم اور آپ نکال سکتے ہیں؟ نکالنے جائیں گے تو اپنے جان کو گنواں بیٹھیں گے، جان کے لالے پڑ جائیں گے، لیکن جو غوطہ خور ہوتا ہے وہ نکال کے لے آتا ہے، پتہ چلا قرآن میں ہے تو سب کچھ، لیکن نکالنے والا تو کوئی ہونا چاہیے، ہم ایسے بنے تو پہلے، اگر غوطہ خور بن جائیں، تو دو چار دن ہی میں لکھ پتی اور کروڑ پتی بن جائیں گے۔ ہمارے غوث اعظم، ہمارے خواجہ غریب نواز، صحابہؓ اکرام،

اولیائے عظام نے اس دین کے ڈیپ میں گئے ،تو سیکڑوں سال پہلے ہی ان چیزوں کو استعمال کر لیا جن چیزوں کو ہم اور آپ آج استعمال کرتے ہیں۔ بشر حافی رضی اللہ عنہ کو کوئی ہوائی جہاز کی ضرورت نہیں تھی، پل بھر میں سو میل کا سفر کر لیا کرتے تھے، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو الٹرا ساؤنڈ کی مشین کی ضرورت نہیں تھی، سونو گرافی مشین کی ضرورت نہیں تھی، وہ تو دیکھ کر بتاتے تھے کہ اس کے پیٹ میں بچہ ہے بچی، فاروقِ اعظم کو کوئی موبائل کی، کوئی انڈرائڈ موبائل اور نٹ کی ضرورت نہیں تھی، شہر نہاوند میں جنگ ہو رہی ہے، مدینۂ منورہ سے بات کر رہے ہیں ،ساریہ پہاڑ کے پیچھے ،مدینہ سے وہاں کا منظر بھی ملاحظہ فرمارہے ہیں اور بات بھی کر رہے ہیں، اور اس موبائل کو چارج کرنے کے لئے نہ لائٹ کی ضرورت اور نہ بیٹری کی ضرورت، نہ موبائل کو خریدنے میں پیسہ خرچ کرنے کی ضرورت، یہ سب کیا ہے؟ اللہ تعالی نے اسلام میں وہ طریقہ رکھا ہے، جس کو نہ کسی ظاہری اسباب کی ضرورت اور نہ کسی کی مدد کی ضرورت۔

دو جنتیں

منقول ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ایک نوجوان تھا جو متقی، پرہیز گار اور مسجد میں کثرت سے آتا جاتا تھا۔ خوفِ خدا کے باعث اس کا انتقال ہو گیا، اس کے والد نے راتوں رات ہی اس کے غسل و کفن و دفن کا انتظام کر دیا گیا

۔

صبح جب یہ واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ اس کے باپ کے پاس تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ "ہمیں رات کو ہی اطلاع کیوں نہیں دی ،ہم بھی جنازے میں شریک ہو جاتے ؟"اس نے عرض کی ،"امیر

المومنین! آپ کے آرام کا خیال کرتے ہوئے مناسب معلوم نہ ہوا۔" آپ نے فرمایا کہ "مجھے اس کی قبر پر لے چلو۔" وہاں پہنچ کر آپ نے یہ آیتِ مبارکہ پڑھی،

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۔ (پ۲۷، الرحمٰن ۴۶)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔

تو قبر میں سے اس نوجوان نے بلند آواز کے ساتھ پکار کر کہا کہ "یا امیر المومنین! بے شک میرے رب نے مجھے دو جنتیں عطا فرمائی ہیں۔" (شرح الصدور ص ۲۱۳)

اللہ اکبر! پیارو! ذرا غور تو کرو:

وہ نوجوان قبر میں منو مٹی کے نیچے ہے، مر گیا ہے، ہم جا کے یا کسی سائنسدان سے کہہ دیجیئے کہ کسی قبر والے سے بات کر لے، اور کوشش بھی کی گئی ہے، قبر میں کیمرے لگائے گئے ہیں کہ دیکھا جائے قبر میں کیا ہوتا ہے؟ لیکن کچھ رزلٹ آیا، ابھی تک نہیں آیا، یہ روح کیسے نکلتی ہے اس کے بارے میں ریسرچ ہو رہی ہے، اور ماں کے پیٹ میں جب بچہ بن جاتا ہے اور جب ایک سو بیس دن کا بچہ ہو جاتا ہے تو قرآن پاک سے ثابت ہے کہ چار مہینے کے بعد روح پھونکی جاتی ہے، سائنس اس پر تحقیق کر رہی ہے، حاملہ عورت کو لٹا کر مشینیں فٹ کر دی ہیں کہ جب ایک سو بیس دن ہو جائیں گے، تو روح کس طرح پڑتی ہے، اس کو دیکھیں گے لیکن ابھی تک کچھ رزلٹ نہ آیا، اور نہ ایسی جان کاری دے پائیں گے، کہ روح کس طرح آتی ہے اور کس طرح نکل جاتی ہے؟

روح اللہ کے حکم سے ایک چیز ہے

کیونکہ اللہ تعالی نے قرآنِ پاک کے پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۸۵ میں ارشاد فرمایا ہے:

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا (۸۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم سے روح کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا۔

یعنی اے محبوب! لوگ آپ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں، آپ فرمادیں کہ روح یہ اللہ کا حکم ہے، اور اللہ کو جب ہم دیکھ نہیں سکتے تو اس کے حکم کو کیا دیکھ پائیں گے؟ قیامت آجائے گی کوئی سائنس روح کے بارے میں بتا ہی نہیں سکے گی۔

تو جب فاروق اعظم نے آیتِ پاک تلاوت فرمائی کہ خوف خدا رکھنے والے کے لیے قرآن کہتا ہے کہ دو جنتیں ہیں، تو بتا نوجوان تیرے رب نے تجھ کو کتنی جنتیں عطا کی، تو قبر کے اندر سے فاروقِ اعظم کی آواز سن کر اس نوجوان نے بلند آواز کے ساتھ پکار کر کہا کہ "یا امیر المومنین! بے شک میرے رب نے مجھے دو جنتیں عطا فرمائی ہیں۔ سبحان اللہ! یہ ہے دینِ اسلام، جس کی بنا پر فاروقِ اعظم نے قبر کے اندر مردے سے بات کی۔

اسلام سرچشمہ ہے

دینِ اسلام میں وہ علوم ہیں جس کے ہوتے ہوئے کسی مشین کی ضرورت نہیں، کسی بجلی اور کسی واسطے اور ذرائع کی ضرورت نہیں ہے اسلام تو ایسا دین ہے ایسا سرچشمہ ہے کہ ہر چیز اس میں ہے ہم سیکھنے والے تو بنیں۔

پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! بات کہاں سے چلی تھی؟ اور کہاں پہنچ گئی؟ خیر یہ بھی ضروری تھا کہ ہماری نئی نسلوں کو پتہ تو چلے کہ جس چیز کی تلاش ہم غیروں کے پاس جا کر کرتے ہیں وہ ہمیں ہمارا اسلام دے رہا ہے۔

ہم دین اسلام کا علم سیکھیں

تو ہم دین اسلام کا علم سیکھیں، ہم مسلمان ہیں، کم سے کم یہ تو ضرور پتہ ہو کہ مسلمان کہتے کسی کو ہیں، ہم بہت ساری چیزوں کی ڈیفینیشن پڑھتے ہیں، کسی کو کوئی کاروبار کرنا ہے، تو کاروبار سیکھتا ہے، کاروبار کے متعلق ساری جان کاری لیتا ہے، تو جناب کاروبار کے لئے آٹھ بجے صبح سے آٹھ بجے شام تک بارہ گھنٹے دکان کھولنی ہے، تو جھاڑو بھی لگانا ہے پھر گراہکوں سے بات اس طرح کرنی ہے، کاروبار کس طرح کرنا ہے؟ انداز کیا ہونا چاہیے؟ سارا کچھ سیکھ جاتے ہیں، ہم مسلمان ہیں، اور پیدائشی مسلمان ہیں، کاروبار تو بیس پچیس تیس سال کے بعد شروع کرتے ہیں، مگر ہم مسلمان تو پیدا ہونے سے پہلے ماں کے پیٹ سے، بلکہ جب حمل ٹھہرا تھا، بلکہ اس سے بھی پہلے سے مسلمان ہیں، کہ باپ کی پشت میں جو منی تھی، ہم اس وقت سے مسلمان ہیں، اتنے پرانے مسلمان، مگر پھر بھی اس اسلام کے بارے میں کوئی بھی جانکاری نہیں، ارے بھائی سب کچھ چھوڑ کر یہ تو پتہ ہونا ہی چاہیے کہ مسلمان کسے کہتے ہیں؟ اور کیا وہ تمام چیزیں جو مسلمان کی

ڈیفینیشن اور تاریف میں بیان کی جاتی ہیں کیا وہ چیزیں میرے اندر ہیں، اگر نہیں ہیں تو اسکو سیکھیں۔

محترم اسلامی بھائیو! کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم ضروری علم دین ضرور حاصل کریں، ایسے بھی دنیادار نہ بن جائیں کہ مرنے کے بعد پچھتانا پڑے۔

آخری معنی بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں پھر ان شاء اللہ اگلے بیان میں اس پر گفتگو جاری رہے گی۔

آٹھواں معنی

(۸)۔۔۔امت کا آٹھواں معنی مدّت اور وقت ہے، کہکسی بھی نبی کی کوئی امت ہوتی ہے وہ ہمیشہ کے لیے نہیں ہوتی، حضرت موسیٰ علیہ صلوۃ وسلام کے امت ایک وقت تک تھی، حضرت عیسیٰ علیہ صلوۃ وسلام کی امت تھی، وہ بھی ایک وقت کے لیے۔

ہمارے نبی ﷺ کی امت کا بھی ایک وقت ہے، اس کی بھی ایک مدت ہے، لیکن جس طرح ہمارے نبی ﷺ تمام نبیوں سے افضل ہیں، اسی طرح ہمارے نبی ﷺ کی یہ امت، امت محمدیہ تمام امت سے افضل ہے، جس طرح دیگر نبیوں کی امتوں کا ایک وقت ہوتا تھا، کسی کے لئے پچاس سال، کسی کے لئے سو سال دو سو سال، لیکن یہ امت افضل امت ہے اس لیے اس کو زیادہ وقت دیا گیا، اور وہ قیامت تک کا وقت ہے۔

یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب سب سے زیادہ وقت امتِ محمدیہ کو دیا گیا تو امتِ محمدیہ کے لوگوں کی عمریں کم کیوں رکھی گئیں؟ جبکہ پچھلی امتوں کی عمریں زیادہ ہوا کرتی تھیں، ایسا کیوں ہے؟ اس میں کیا حکمت ہے؟ ان شاء اللہ اگلے بیان میں ہم اس پر گفتگو کریں

گے، اور امت کی کتنی قسمیں ہیں وہ بھی بیان کریں گے، پھر اس امت کے فضائل کیا ہیں؟ یہ سب کچھ سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ان شاء اللہ عزوجل۔

نواں معنی

(۹)۔۔۔امت کا نواں معنی یہ ہے کہ، امت اس شخص کو کہتے ہیں جو تمام خصائلِ حمیدہ کا جامع ہو، چنانچہ قرآنِ پاک کے پارہ ۱۴، سورۂ نحل کی آیت نمبر ۱۲۰، میں ہے:

اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِیْفًا ؕ وَ لَمْ یَكُ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ(۱۲۰)

بے شک ابراہیم ایک امام تھا، اللہ کا فرمان بردار اور سب سے جدا، اور مشرک نہ تھا۔

اس آیت کے تحت تفسیرِ خزائن العرفان میں ہے کہ اُمَّةً سے مراد نیک خصائل اور پسندیدہ اخلاق اور حمیدہ صفات کا جامع۔

لہذا لفظِ امت ہم سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ امت کا معنی خصائلِ حمیدہ کا جامع ہے تو تم بھی اپنے کردار کو ستھرا کرو، صفاتِ حمیدہ کو اپناؤ۔

اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے محبوب ﷺ کے صدقے و وسیلے سے دونوں جہان میں برکتیں اور رحمتیں عطا فرمائے، آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

امت محمدیہ کی عمر کم کیوں رکھی گئی؟

میری امت کی عمریں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی فرمایا میری امت کی عمر ساٹھ ستر سال کے درمیان ہو گی۔(ترمذی۔مراۃ ج ۷ ص ۱۲۱)

ہم ظہور میں پچھلے

امام دارمی نے عمرو بن قیس ابن مکتوم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا کہ، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب رحمت خاص کا زمانہ آیا اللہ تعالی نے مجھے پیدا فرمایا اور میرے لئے کمال اختصار کیا۔ ہم ظہور میں پچھلے اور روز قیامت رتبے میں اگلے ہیں اور میں ایک بات فرماتا ہوں جس میں فخر وناز کو دخل نہیں۔ ابراہیم اللہ کے خلیل اور موسی اللہ کے صفی اور میں اللہ کا حبیب ہوں، اور میرے ساتھ روز قیامت لواء الحمد ہو گا۔

(سنن الدارمی باب ما اعطی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من الفضل دار المحاسن للطباعۃ القاہرۃ ۱/ ۳۲)

حدیث کی شرح بقلمِ رضا

اعلی حضرت رضی اللہ عنہ اس حدیث کے تحت فتاوی رضویہ کی جلد نمبر ۳۰ کے صفحہ نمبر ۲۰۸ پر لکھتے ہیں: نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ارشاد مذکور "میرے لئے کمال اختصار کیا" کے بارے میں علماء فرماتے ہیں: یعنی (۱) مجھے اختصار کلام بخشا کہ تھوڑے لفظ ہوں اور معنی کثیر۔ یا (۲) میرے لئے زمانہ مختصر کیا کہ میری امت کو قبروں میں کم دن رہنا پڑے۔

اعلی حضرت علمائے کرام کا قول نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: میں اللہ تعالی کی توفیق سے کہتا ہوں کہ حدیث کے اس جز کا معنی یہ ہے کہ:

(۱) میرے لئے امت کی عمریں کم کیں تا کہ مکارہ دنیا سے جلد خلاص پائیں، گناہ کم ہوں۔ نعمت باقی تک جلد پہنچیں۔

(۲) یا یہ مطلب ہے کہ میری امت کے لیے طول حساب کو اتنا مختصر فرمادیا کہ اے امت محمد! میں نے تمھیں اپنے حقوق معاف کیے۔ آپس میں ایک دوسرے کے حق معاف کرو اور جنت کو چلے جاؤ۔

(۳) یا یہ معنی ہیں کہ میرے غلاموں کے لئے پل صراط کی راہ جو کہ پندرہ ہزار برس کی ہے اللہ تعالی اس کو اتنی مختصر کردے گا کہ چشم زدن میں گزر جائیں گے جیسے بجلی کوند گئی۔

(۴) یا یہ معنی ہیں کہ قیامت کا دن جو کہ پچاس ہزار برس کا ہے میرے غلاموں کے لیے اس سے کم دیر میں گزر جائے گا جتنی دیر میں دو رکعت فرض پڑھتے ہیں۔

(۵) یا یہ معنی ہے کہ علوم و معارف جو ہزار سال کی محنت و ریاضت میں نہ حاصل ہو سکیں میری چند روزہ تبلیغ و تربیت سے اللہ تعالی میرے اصحاب پر منکشف فرمادے۔

(۶) یا یہ مطلب ہے کہ زمین سے عرش تک لاکھوں برس کی راہ میرے لئے ایسی مختصر کر دی کہ آنا اور جانا اور تمام مقامات کو تفصیلا ملاحظہ فرمانا سب تین ساعت میں ہو لیا۔

(۷) یا یہ کہ مجھ پر کتاب اتاری جس کے معدود ورقوں میں تمام اشیاء گزشتہ وآئندہ کا روشن مفصل بیان جس کی ہر آیت کے نیچے ساٹھ ساٹھ ہزار علم جس کی ایک آیت کی تفسیر سے ستر ستر اونٹ بھر جائیں۔ اس سے زیادہ اور کیا اختصار ہو سکتا ہے۔

(۸)یا یہ کہ شرق تا غرب اتنی وسیع دنیا کو میرے سامنے ایسا مختصر فرمادیا کہ میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسے دیکھ رہا ہوں کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ هٰذِهٖ جیسا کہ میں اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔

(۹)یا یہ کہ میری امت کے تھوڑے عمل پر اجر زیادہ دیا۔

(۱۰)یا اگلی امتوں پر جو اعمالِ شاقہ طویلہ تھے ان سے اٹھا لئے، پچاس نمازوں کی جگہ پانچ رہیں اور حساب کرم میں پوری پچاس۔ زکوۃ میں چہارم مال کا چالیسواں حصہ رہا اور کتاب فضل میں وہی ربع کا ربع، وعلی ھذا القیاس، والحمد للہ رب العلمین۔

اور آخر میں اعلی حضرت فرماتے ہیں: یہ بھی حضور کے اختصار کلام سے ہے کہ ایک لفظ کے اتنے کثیر معنی، صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

کام کم اور اجر زیادہ

امام بخاری رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ نے عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے روایت کی ہے۔ انہوں نے رسول کریم صَلَّی اللّٰه تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے سنا فرماتے تھے کہ تمہاری عمر، ان لوگوں کی عمر کے مقابلہ میں جو تم سے پہلے تھے ایسی ہے جیسے کہ عصر کی نماز سے غروب شمس تک۔ اہل تورات کو تورات شریف ملی۔ انہوں نے کام کیا جب آدھا دن ہو گیا تو وہ عاجز آ گئے یعنی تھک گئے تو ان کو ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر اہل انجیل کو انجیل شریف ملی تو انہوں نے عصر تک کام کیا پھر عاجز ہو کر رہ گئے تو ان کو بھی ایک ایک قیراط ملا پھر ہمیں قرآن دیا گیا تو ہم نے غروب آفتاب تک کام کیا تو ہمیں دو دو

قیراط عطا ہوئے اس پر ان دونوں اہل کتاب نے کہا کہ اے خدا تو نے ان کو دو دو قیراط دیئے اور ہمیں ایک ایک قیراط دیا حالانکہ ہم کام میں ان سے بڑھے ہوئے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہاری مزدوری میں سے کچھ نقصان کیا؟ انہوں نے کہا نہیں۔ تو فرمایا کہ یہ میرا فضل ہے جس کو چاہوں دے دوں۔ اس کو بخاری نے روایت کیا۔

(صحیح البخاری ۲ / ۷۹۲)

اللہ تعالی نے اس امت کا نام اپنے ناموں پر رکھا

اسحٰق بن راہویہ مسند اور ابو بکر ابن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم مصنف میں مکحول سے راوی، امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا لینے کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا: قسم اس کی جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام آدمیوں سے برگزیدہ کیا میں تجھے نہ چھوڑوں گا۔

یہودی بولا: واللہ! خدا نے انہیں تمام بشر سے افضل نہ کیا، امیر المؤمنین نے اسے تمانچہ مارا، وہ بارگاہ رسالت میں نالشی آیا حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: عمر! تم اس تمانچہ کے بدلے اسے راضی کردو (یعنی ذمی ہے) اورہاں اے یہودی! آدم صفی اللہ، ابراہیم خلیل اللہ، نوح نجی اللہ، موسیٰ کلیم اللہ، عیسیٰ روح اللہ ہیں وانا حبیب اللہ اور میں اللہ کا پیارا ہوں، ہاں اے یہودی! اللہ نے اپنے دو ناموں پر میری امت کے نام رکھے اللہ سلام ہے اور میری امت کا نام مسلمین رکھا اور اللہ مومن ہے اور میری امت کو مومنین کا لقب دیا، ہاں اے یہودی! تم زمانہ میں پہلے ہو و نحن الاٰخرون السابقون یوم القیٰمۃ اور ہم زمانے میں بعد اور روز

قیامت میں سب سے پہلے ہیں، ہاں ہاں جنت حرام ہے انبیاء پر جب تک میں اس میں جلوہ افروز نہ ہوؤں اور حرام ہے امتوں پر جب تک میری امت نہ داخل ہو۔

(المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب الفضائل، حدیث ۱۱۸۵۱، ادارۃ القرآن والعلوم اسلامیہ، کراچی، ۵۱۱/۱۱)

امت کی اقسام

امت کی دو قسمیں ہیں (۱) امتِ اجابت۔ (۲) امتِ دعوت۔

(۱) امت اجابت میں وہ لوگ آتے ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تبلیغ کو قبول کر کے کلمہ پڑھ لیا جیسے ہم اور آپ تمام مسلمان۔

(۲) اور جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تبلیغ کو قبول نہ کیا وہ امت دعوت ہیں جیسے کفار۔

پارہ ۵، سورۂ نساء کی آیت نمبر ۷۹ کے اس حصے:

وَ اَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا

اور اے حبیب! ہم نے تمہیں سب لوگوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے۔

کے تحت صراط الجنان میں نقل ہے کہ:

رسولِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام عرب و عجم اور ساری مخلوق کے لئے رسول بنائے گئے اور کل جہان آپ کا امتی کیا گیا۔ یہ سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جلیلُ القدر منصب اورعظیمُ الْمَرْتَبَت قدر و مَنزِلَت کا بیان ہے۔ اَوّلین و آخرین سارے انسانوں کے آپ نبی ہیں، حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے لے کر یَوم قیامت

تک سب انسان آپ کے امتی ہیں، اسی لئے تمام نبیُّوں نے حضورصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیچھے نماز پڑھی۔(صراط الجنان ج۲ص۲۵۴۔۲۵۵)

امتِ محمدیہ کے افضل واکرم ہونے کی وجوہات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تبارک و تعالی نے اپنی مخلوق میں سب سے افضل و اکرم ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کو بنایا اور آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے صدقے و طفیل تمام امتوں میں آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی امت کو افضل و اکرم بنایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی امت دو طرح کی ہے:(۱)امتِ اجابت: جو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم پر ایمان لائی۔(۲)امتِ دعوت: جس کی طرف رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم مبعوث ہوئے لیکن وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم پر ایمان نہ لائی۔امتِ محمدیہ کے امتِ اجابت کے افضل واکرم ہونے کی کئی وجوہات ہیں جن میں سے بعض درج ذیل ہیں۔

پہلی وجہ:اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ کرنے کی وجہ سے فضیلت:

چنانچہ اللہ عزوجل قرآنِ مجید وفرقانِ حمید میں ارشاد فرماتا ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ۔ (پ۔۴۔ال عمران۔۱۱۰)

ترجمۂ کنز الایمان:۔ تم بہتر ہو اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو اور اللّٰہ پر ایمان رکھتے ہو۔

شانِ نزول

اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ یہودیوں میں سے مالک بن صیف اور وہب بن یہودا نے حضرت عبد اللہ بن مسعود وغیرہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے کہا کہ ”ہم تم سے افضل ہیں اور ہمارا دین تمہارے دین سے بہتر ہے۔ اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی۔

(خازن جلد ۱ ص ۲۸۷)

اور اللہ تعالٰی نے امتِ محمدیہ کو تمام امتوں سے افضل قرار دیا۔ حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے، حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”مجھے وہ کچھ عطا کیا گیا جو کسی اور نبی کو عطا نہیں کیا گیا۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، وہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا ”رُعب کے ساتھ میری مدد کی گئی، مجھے زمین کی کنجیاں عطا کی گئیں، میرا نام احمد رکھا گیا، میرے لئے مٹی کو پاکیزہ کرنے والی بنادیا گیا اور میری امت کو بہترین امت بنادیا گیا۔ (مسند امام احمد جلد۔ ا ص ۲۱۰ حدیث۔ ۷۶۳)

سوال: اس آیت میں ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امت کو تمام امتوں سے افضل فرمایا گیا اور بعض آیات میں بنی اسرائیل کو بھی عالَمین یعنی تمام جہانوں سے افضل فرمایا گیا ہے تو اس میں کیا تطبیق ہوگی؟ جیسے کہ پارہ۔ ا۔ سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۴۷ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ﴿۴۷﴾ (پ۔ ا۔ البقرۃ۔ ۴۷)

ترجمۂ کنز الایمان :- اے اولادِ یعقوب یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا اور یہ کہ اس سارے زمانہ پر تمہیں بڑائی دی۔

جواب: اس مسئلے میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ ان کا افضل ہونا ان کے زمانے کے وقت ہی تھا جبکہ حضور سیدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امت کا افضل ہونا دائمی ہے۔ (صراط الجنان جلد دوم ص ۳۲)

دوسری وجہ: لوگوں پر گواہ ہونے کی وجہ سے فضیلت:

جیسے کہ ربِّ رحیم عزوجل قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

وَکَذٰلِكَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَهِیْدًا۔ (پ ۲ البقرۃ ۱۴۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔

یعنی اے مسلمانو! جس طرح ہم نے تمہیں ہدایت دی اور خانہ کعبہ کو تمہارا قبلہ بنایا اسی طرح ہم نے تمہیں بہترین امت بنایا۔ حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امت زمانہ کے لحاظ سے سب سے پیچھے ہے اور مرتبہ کے لحاظ سے سب سے آگے یعنی افضل ہے۔ افضل کیلئے یہاں ''وسط'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور عربی میں ''بہترین'' کیلئے بھی ''وسط'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

مسلمان دنیا و آخرت میں گواہ ہیں، دنیا میں تو اس طرح کہ مسلمان کی گواہی مومن و کافر سب کے بارے میں شرعاً معتبر ہے اور کافر کی گواہی مسلمان کے خلاف معتبر نہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے مُردوں کے حق میں بھی اس امت کی گواہی معتبر ہے اور رحمت و عذاب کے فرشتے اس کے مطابق عمل کرتے ہیں، چنانچہ بخاری شریف میں حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ

تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو انہوں نے اس کی تعریف کی۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کی برائی بیان کی۔ حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''واجب ہو گئی۔ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دریافت کیا: یارسول اللہ !صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کیا چیز واجب ہو گئی ؟ارشاد فرمایا: پہلے جنازے کی تم نے تعریف کی، اُس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور دوسرے کی تم نے برائی بیان کی، اُس کے لیے دوزخ واجب ہو گئی۔ تم زمین میں اللہ تعالٰی کے گواہ ہو۔

(بخاری، کتاب الجنائز، باب ثناء الناس علی المیت، ۱/ ۴۶۰، الحدیث: ۱۳۶۷)

اور آخرت میں اس امت کی گواہی یہ ہے کہ جب تمام اولین و آخرین جمع ہوں گے اور کفار سے فرمایا جائے گا کہ کیا تمہارے پاس میری طرف سے ڈرانے اور احکام پہنچانے والے نہیں آئے؟ تو وہ انکار کریں گے اور کہیں گے کہ کوئی نہیں آیا۔ حضراتِ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے دریافت فرمایا جائے گا تو وہ عرض کریں گے کہ یہ جھوٹے ہیں، ہم نے انہیں تبلیغ کی ہے۔ اس بات پر انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کافروں پر حجت قائم کرنے کیلئے دلیل طلب کی جائے گی، وہ عرض کریں گے کہ امتِ محمدِیَّہ ہماری گواہ ہے۔ چنانچہ یہ امت پیغمبروں کے حق میں گواہی دے گی کہ ان حضرات نے تبلیغ فرمائی۔ اس پر گزشتہ امت کے کفار کہیں گے، امت محمدیہ کو کیا معلوم؟ یہ تو ہم سے بعد میں آئے تھے۔ چنانچہ امت محمدیہ سے دریافت فرمایا جائے گا کہ ''تم کیسے جانتے ہو؟ وہ عرض کریں گے، یارب! عَزَّوَجَلَّ، تو نے ہماری طرف اپنے رسول محمد مصطفی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھیجا، قرآن پاک نازل فرمایا، ان کے

ذریعے سے ہم قطعی ویقینی طور پر جانتے ہیں کہ حضراتِ انبیاءعَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کامل طریقے سے فرضِ تبلیغ ادا کیا، پھر سید الانبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے آپ کی امت کے متعلق دریافت فرمایا جائے گا تو حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان کی تصدیق فرمائیں گے۔(بغوی، البقرۃ، تحت الآیۃ:۱۴۳، ۱/۳۸)

تیسری وجہ: کثرتِ سوال سے اجتناب کی وجہ سے فضیلت:

اس امت سے قبل جتنی امتیں گزری ہیں وہ اپنے نبی علیہ السلام سے سوالات کیا کرتی تھیں اور کثرتِ سوال کے سبب وہ سختیوں میں پڑ کر رہ جاتی تھیں، لیکن امتِ محبوب صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے کثرتِ سوال سے اجتناب کر کے سب سے افضل واکرم ہو گئی، تفسیر کبیر میں ہے، حضرتِ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: امتِ محمد صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم سے کم سوال کسی امت نے نہ کئے کہ امتِ محمد صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے صرف ۱۴ سوالات کئے۔ (التفسیر الکبیر جلد ۳ ص ۱۰۲)

اور ایسا کیوں نہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے اس امت کو کثرتِ سوال کے انجام سے آگاہ فرمایا جیسے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا: "اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا لہٰذا حج کرو۔" ایک شخص نے عرض کی، کیا ہر سال یا رسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے سکوت فرمایا۔ انھوں نے تین بار یہ کلمہ کہا۔ ارشاد فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر واجب ہو جاتا اور تم سے نہ ہو سکتا پھر فرمایا: جب تک میں کسی بات کو بیان نہ کروں تم مجھ سے سوال نہ کرو، اگلے لوگ کثرتِ سوال اور پھر انبیا کی مخالفت سے ہلاک ہوئے، لہٰذا جب

میں کسی بات کا حکم دوں تو جہاں تک ہو سکے اُسے کرو اور جب میں کسی بات سے منع کروں تو اُسے چھوڑ دو۔(" صحیح مسلم"،کتاب الحج،باب فرض الحج مرّۃ في العمر،الحدیث:۱۳۳۷،ص۶۹۸)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ احکام حضور کو مُفوَّض ہیں،جو فرض فرمادیں وہ فرض ہو جائے نہ فرمائیں نہ ہو۔

فُضُول سُوالات کی مُمانَعَت

حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن لوگوں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بکثرت سوالات کئے حتّٰی کہ چہرۂ اَقدس پر ناگواری کے آثار دیکھے گئے۔ چنانچہ آپ منبر پر تشریف فرماہوئے اور ارشاد فرمایا:"سَلُوْنِیْ وَلَاتَسْاَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَنْبَاْتُکُمْ بِہٖ یعنی مجھ سے سوالات کرو! تم جس چیز کے بارے میں پوچھو گے میں تمہیں اس کی خبر دوں گا۔"ایک شخص نے کھڑے ہو کر دریافت کیا:"یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!میرا باپ کون ہے؟ "فرمایا:"تمہارا باپ حُذافَہ ہے۔"پھر دو نوجوان بھائی اٹھے اور عرض کی:"یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!ہمارا باپ کون ہے؟"ارشاد فرمایا:"تمہارا باپ وہی ہے جس کی طرف تم منسوب ہو۔"پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کی:"یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں جنت میں جاؤں گا یا دوزخ میں؟"ارشاد فرمایا:"نہیں!بلکہ تم دوزخ میں جاؤ گے۔"جب لوگوں نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جلالت کو ملاحظہ کیا تو خاموش ہوگئے،پھر حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کھڑے ہو کر عرض کی:"ہم اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے رب ہونے،اسلام

کے دین ہونے اور محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ "ارشاد فرمایا: "اے عمر! بیٹھ جاؤ، اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے! تمہیں توفیق دی گئی ہے۔"

(مسلم، کتاب الفضائل، باب توقیرہ صلی اللہ علیہ وسلم وترک اکثار... الخ، ص ۱۲۸۵، حدیث: ۲۳۶۰ باختصار)

حدیثِ پاک میں ہے کہ حضور نبیّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیل و قال (یعنی بحث و مباحثہ کرنے)، مال ضائع کرنے اور زیادہ سوالات کرنے سے منع فرمایا۔

(بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، باب مایکرہ من کثرۃ السؤال... الخ، ۴/۵۰۳، حدیث: ۷۲۹۲)

نیز اللہ تبارک و تعالیٰ نے بھی کثرتِ سوال پر تنبیہ فرمائی ہے چنانچہ پارہ۔۷۔ سورۃ المائدۃ کی آیت نمبر۔۱۰۱۔ میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْــٴَـلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَ اِنْ تَسْــٴَـلُوْا عَنْهَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ (۱۰۱)

(پ۷ المائدۃ ۱۰۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں اور اگر انہیں اس وقت پوچھو گے کہ قرآن اتر رہا ہے تو تم پر ظاہر کردی جائیں گی اللہ انہیں معاف فرماچکا ہے اور اللہ بخشنے والا حِلم والا ہے۔

آیت کا شانِ نُزول

بعض لوگ سیدِ عالَم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سے بے فائدہ سوال کیا کرتے تھے یہ خاطرِ مبارک پر گراں ہوتا تھا، ایک روز فرمایا کہ جو جو دریافت کرنا ہو دریافت کرو میں ہر بات کا جواب دوں گا، ایک شخص نے دریافت کیا کہ میرا انجام کیا ہے؟ فرمایا جہنّم، دوسرے نے دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے اس کے اصلی باپ کا نام بتادیا جس کے نطفہ سے وہ

تھا کہ صداقہ ہے باوجودیکہ اس کی ماں کاشوہر اور تھا جس کا یہ شخص بیٹا کہلاتا تھا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ ایسی باتیں نہ پوچھو جو ظاہر کی جائیں تو تمہیں ناگوار گزریں۔

(تفسیرِ خزائن العرفان واحمدی مذکورہ آیت کی تفسیر)

مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس امر کی شرع میں ممانعت نہ آئی ہو وہ مباح ہے ۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ حلال وہ ہے جو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا، حرام وہ ہے جس کو اس نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور جس سے سکوت کیا وہ معاف تو کُلفت میں نہ پڑو۔ (تفسیرِ خزائن العرفان وخازن مذکورہ آیت کی تفسیر)

امتِ محمدیہ کے ۱۴ سوالات

امام فخر الدین رازی علیہ رحمۃ اللہ الہادی تفسیرِ کبیر میں لکھتے ہیں کہ امتِ محمدیہ کے ۱۴ سوالات میں سے آٹھ سوالات سورۃ البقرۃ میں ہیں اور نواں سوال سورۃ المائدۃ میں، دسواں سوال سورۃ الانفال میں، گیارہواں سوال سورۃ بنی اسرائیل میں، بارہواں سوال سورۃ الکہف میں، تیرہواں سوال سورۃ طٰہٰ میں، اور چودہواں سوال سورۃ النازعات میں۔

نیز تلاش کر کے ایسے تین سوال کا اس میں اضافہ کیا گیا ہے یوں یہ ۱۷ سوالات ہو گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1　پارہ۔۲۔سورۃ البقرۃ۔آیت۔۱۸۶

2　پارہ۔۲۔سورۃ البقرۃ۔آیت۔۱۸۹

3　پارہ۔۲۔سورۃ البقرۃ۔آیت۔۲۱۵

4　پارہ۔۲۔سورۃ البقرۃ۔آیت۔۲۱۷

5 پارہ۔۲۔سورۃ البقرۃ۔آیت۔۲۱۹
6 پارہ۔۲۔سورۃ البقرۃ۔آیت۔۲۱۹
7 پارہ۔۲۔سورۃ البقرۃ۔آیت۔۲۲۰
8 پارہ۔۲۔سورۃ البقرۃ۔آیت۔۲۲۲
9 پارہ۔٦۔سورۃ المائدۃ۔آیت۔۴
10 پارہ۔۹۔سورۃ الانفال۔آیت۔۱
11 پارہ۔۱۵۔سورۃ بنی اسرائیل۔آیت۔۸۵
12 پارہ۔١٦۔سورۃ الکہف۔آیت۔۸۳۔۸۴
13 پارہ۔١٦۔سورۃ طٰہٰ۔آیت۔۱۰۵۔۱۰۹
14 پارہ۔۳۰۔سورۃ النزعٰت۔آیت۔۴۲

(تفسیر کبیر جلد۳ص۱۰۲)

15 پارہ۔٦ سورۃ النساء۔آیت۔۱۵۳
16 پارہ۔٦۔سورۃ النساء۔آیت۔۱۲۷
17 پارہ۔٦۔سورۃ النساء۔آیت۔۱۷٦

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیك یا رسول اللہ　　　　وعلی الك و اصحابك یا حبیب اللہ

حضرتِ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امتِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے کم سوال کسی امت نے نہ کئے کہ امتِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صرف ۱۴ سوالات کئے۔(التفسیر الکبیر جلد ۳ ص ۱۰۲)

امّتِ محمّدیہ کے سوالات اور ان کے قرآنی جوابات

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے:

- ☆...امتِ محمدیہ کے ۱۴ سوالات
- ☆...انفال کا معنی
- ☆...چاند کے گھٹنے اور بڑھنے کی حکمت
- ☆...حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو روح کا علم حاصل ہے
- ☆...شراب حرام ہونے کا ۱۰ انداز میں بیان
- ☆...ذوالقرنین کے تین سفر
- ☆...جوئے کے دنیوی نقصانات
- ☆...سدِ سکندری کب ٹوٹے گی؟
- ☆...حَیض کی حکمت
- ☆...اہلِ ایمان کی شفاعت کی دلیل
- ☆...بندوک کی گولی سے شکار کرنے کا شرعی حکم
- ☆...شفاعت سے متعلق (۵) اَحادیث
- ☆...نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو قیامت قائم ہونے کے وقت کا علم دیا گیا ہے

مصنف

مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

الحمد للہ اللطیف والصلوۃ والسلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ　　　　وعلی الك واصحابك یا حبیب اللہ

کثرتِ درود کا بدلہ

حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: "جس دن سایۂ عرش کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا اس دن تین قسم کے لوگ عرشِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے سائے میں ہوں گے۔" عرض کی گئی: "یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلّم! وہ کون ہیں؟" ارشاد فرمایا: "(۱)۔۔۔۔۔۔جس نے میرے کسی امتی کی پریشانی دور کی (۲)۔۔۔۔۔۔جس نے میری سنت کو زندہ کیا اور (۳)۔۔۔۔۔۔جس نے مجھ پر کثرت سے درود پڑھا۔"

(شرح الزرقانی علی موطأ الامام مالک، کتاب الشِّعرِ، باب ما جاء فی المتحابین فی اللہ، تحت الحدیث ۱۸۴۱، ج۴، ص ۴۶۹)

سنت کو زندہ کرنے کا مطلب

حضرتِ علامہ عبد الرَّءُوف مناوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: سنت کو زندہ کرنے سے مراد سنت کا علم حاصل کرنا، اس پر عمل کرنا، اسے لوگوں میں پھیلانا، انہیں سنت پر عمل کی ترغیب دلانا اور سنت کی مخالفت کرنے سے بچنا ہے۔

(فیض القدیر، حرف الہمزۃ، ۲ / ۱۲، تحت الحدیث:۱۱۹۵)

حضرت علامہ ملا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: سنت کو زندہ کرنے سے مراد اپنے قول و عمل کے ذریعے اس سنت کی اشاعت و تشہیر کرنا ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۴۱۴، تحت الحدیث : ۱۶۸)

……*… *…*…*

میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت

حضرت سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبیٔ اکرم،نورِ مجسّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ہمیں نماز پڑھائی پھر اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف کرکے ایسابیان فرمایاکہ جس سے آنسو بہہ پڑے اوردل خوف زدہ ہو گئے تو ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا:"یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم !یوں لگتاہے کہ یہ بیان، الوداع کہنے والے کی نصیحت کی طرح ہے۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ہمیں کس چیز کی وصیت فرماتے ہیں؟" آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:"میں تمہیں اللہ عزوجل سے ڈرنے اورامیر کی بات سن کر اطاعت کرنے کی وصیت کرتاہوں اگرچہ وہ امیر حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔تم میں سے جو شخص زندہ رہے گاوہ کثیر اختلافات دیکھے گاتو (اُس وقت) تم پر **میری سنت** اورمیرے ہدایت یافتہ ، راہنمائی کرنے والے خلفاء کی پیروی لازم ہے،پس سنت کا دامن مضبوطی سے تھام لینااس طرح کہ جیسے کوئی چیز داڑھوں سے پکڑتے ہو اور خود کو نئے پیدا ہونے والے کاموں سے بچاکر رکھنا کیونکہ ہر

نیا (خلافِ شریعت) کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں (لے جانے والی) ہے۔" (سنن ابوداؤد، کتاب السنة، باب فی لزوم السنة، رقم الحدیث ٤٦٠٧، ج٤، ص٢٦٧)

❋···❋···❋··· ❋···❋···❋

میری سنت جسے گھیر لے

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ اکرم صَلَّی اللہ تَعَالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ "خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو غیرِ ذلت کی جگہ عاجزی کرے اور اُس کیلئے جو علمائے فقہ و حکمت سے میل جول رکھے اور ذلیل اور بے باکی سے گناہ کرنے والے لوگوں کی صحبت سے دور رہے۔ خوشخبری ہے اُسے جو اپنا بچا ہوا مال راہ خدا عزوجل میں خرچ کر دے اور فضول گفتگو سے باز رہے اور خوشخبری ہے اُسے جسے میری سنت گھیر لے (یعنی وہ میری سنت اپنائے) اور وہ اسے بدعت میں شمار نہ کرے۔"

(شعب الایمان، ج٣، رقم ٣٣٨٨، ص٢٢٥، بتغیر قلیل)

❋···❋···❋··· ❋···❋···❋

میری سنت کو چھوڑنے والا

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَةٌ لّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "چھ شخص ایسے ہیں جن پر اللہ عزوجل اور ہر مستجاب الدعوات نبی لعنت فرماتا ہے: (١) اللہ عزوجل کی کتاب میں زیادتی کرنے والا (٢) اللہ عزوجل کی تقدیر کو جھٹلانے والا (٣) میری اُمت پر اس لئے زبردستی طاقت کے ذریعے مسلط ہو جانے والا تا کہ جنہیں اللہ عزوجل نے معزز کیا انہیں ذلیل کرے اور جنہیں اللہ عزوجل نے رسوا کیا ہے انہیں معزز بنائے (٤) اللہ

عزوجل کی حرمت کو حلال ٹھہرانے والا (۵) میری اولاد کے معاملہ میں اس چیز کو حلال سمجھنے والا جسے اللہ عزوجل نے حرام کیا (۶) میری سنت کو چھوڑنے والا۔"

(المستدرک، کتاب التفسیر، سورۃ واللیل اذا یغشی، باب ستۃ لعنھم اللہ ۔۔۔۔۔۔ الخ، الحدیث: ۳۹۹۶، ج۳، ص۳۷۵)

❋・・・❋・・・❋・・・ ❋・・・❋・・・❋

جس نے میری سنت سے منہ پھیرا

سیِّدُ المبلغین، رَحۡمَۃٌ لِّلۡعٰلَمِیۡن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جس نے میری سنت سے منہ پھیرا وہ مجھ سے نہیں۔"

(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح، الحدیث: ۵۰۶۳، ص۴۳۸)

❋・・・❋・・・❋・・・ ❋・・・❋・・・❋

میری سنت کی طرف جس کی اِنتہا ہوگی

شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار باذنِ پروردگار عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "ہر عمل کا جوش ہوتا ہے اور ہر جوش کی ایک اِنتہاء ہوتی ہے، تو جس کی اِنتہا میری سنت کی طرف ہوگی وہ ہدایت یافتہ ہوگا، اور جس کی اِنتہا دوسری جانب ہوگی تو وہ ہلاک ہوگا۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عمرو بن عاص، الحدیث: ۶۹۷۶، ج۲، ص۶۶۱ بتغیرٍ قلیلٍ)

❋・・・❋・・・❋・・・ ❋・・・❋・・・❋

میری سنت پر قائم رہے گی

حضرتِ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، "میری امت اس وقت تک میری سنت پر قائم رہے گی جب تک افطاری کرنے کے لئے ستاروں کے نکلنے کا انتظار نہ کرے۔"

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب الصوم، باب الافطار وتعجیلہ، رقم ۳۵۰۱، ج ۵، ص ۲۰۹)

❊···❊···❊··· ❊···❊···❊

میری سنت پر عمل کرے گا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میری امت میں فساد پھیل جانے کے وقت میری سنت پر عمل کرے گا اس کو ایک سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام...الخ، الحدیث:۱۷۶، ج۱، ص۵۵)

❊···❊···❊··· ❊···❊···❊

میری سنت میں نکاح بھی ہے

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمۃٌ لِّلْعٰلَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا :مَنِ اسْتَنَّ بِسُنَّتِیْ فَھُوَمِنِّیْ وَمِنْ سُنَّتِی النِّکَاحُ یعنی جس نے میری سنت کو اختیار کیا وہ مجھ سے ہے اور میری سنت میں نکاح بھی ہے۔

(مصنف عبدالرزاق، کتاب النکاح، باب وجوب النکاح وفضلہ، ۶/ ۱۳۵، حدیث:۱۰۴۱۹

······*··· *···*···*

میری سنت کو اپنائے

حسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلَّم کا فرمانِ محبت نشان ہے:

اَلنِّکَاحُ سُنَّتِیْ فَمَنْ اَحَبَّ فِطْرَتِیْ فَلْیَسْتَنَّ بِسُنَّتِیْ۔

ترجمہ: نکاح میری سنت ہے پس جو شخص میری فطرت (یعنی اسلام) سے محبت کرتا ہے وہ میری سنت کو اپنائے۔

(السنن الکبری للبیھقی، کتاب النکاح، باب الرغبۃ فی النکاح، الحدیث۱۳۴۵۱، ج۷، ص۱۲۴)

······*··· *···*···*

میری سنت پر جو عمل نہ کرے

اُم المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: " نکاح میری سنّت سے ہے پس جو شخص میری سنت پر عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں۔ لہٰذا نکاح کرو، کیونکہ میں تمہاری کثرت کی بناء پر دیگر امتوں پر فخر کروں گا۔ جو قدرت رکھتا ہو وہ نکاح کرے اور جو قدرت نہ پائے تو روزے رکھا کرے کیونکہ روزہ شہوت کو توڑتا ہے۔" (سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب ماجاء فی فضل النکاح، رقم ۱۸۴۶، ج۲، ص۴۰۶)

······*··· *···*···*

میری سنت سے جس نے روگردانی

حضرت سیِّدُنا مجاہِد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: میرے والد نے ایک قریشی عورت کے ساتھ میرا نکاح کر دیا۔ جب وہ عورت میرے پاس آئی تو چونکہ مجھ میں نماز و روزہ کی بے پناہ قوّت تھی اس لئے میں نماز و روزہ میں مصروف رہا اور اس سے شادی کے بعد کے معاملات نہ کئے۔ چنانچہ، میرے والد حضرت سیِّدُنا عمرو بن عاص رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ اپنی بہو کے پاس تشریف لائے اور اس سے پوچھا کہ "تم نے اپنے شوہر کو کیسا پایا؟" اس نے کہا: "تمام مردوں (یہاں راوی کو شک ہے) یا یہ کہا: تمام شوہروں سے بہتر پایا وہ ایک ایسا شخص ہے کہ اس نے نہ ہمارے پہلو کو تلاشا اور نہ ہمارے بستر کے قریب آیا۔" یہ سن کر میرے والد نے مجھے سَرزَنِش (یعنی ملامت) کرتے ہوئے فرمایا: "میں نے قریش کی عمدہ حسب والی عورت سے تمہارا نکاح کرایا پھر عورتوں نے اسے تجھ تک پہنچایا اور تم نے ایسا برتاؤ کیا؟" پھر میرے والد نے بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں میری شکایت کی تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے بلوایا میں حاضر ہوا تو ارشاد فرمایا: "کیا تم دن کو روزہ رکھتے ہو؟ "میں نے عرض کی: "جی ہاں۔" استفسار فرمایا: "کیا رات کو عبادت کرتے ہو؟ "عرض کی: "جی ہاں۔" ارشاد فرمایا: "لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہو اور افطار (یعنی ناغہ) بھی کرتا ہوں۔ رات میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں اور میں عورتوں کے پاس بھی جاتا ہوں۔ تو جس نے **میری سنت سے روگردانی** کی وہ مجھ سے نہیں (یعنی میرے طریقہ پر نہیں)۔" پھر آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ہر مہینے ایک مرتبہ قرآن مجید پڑھا کرو۔" میں نے عرض کی: "میں اس سے

زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ "ارشاد فرمایا: "تو ہر ۱۰ دن میں ایک بار پڑھ لیا کرو۔" میں نے عرض کی: "میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔" فرمایا: "تو ہر ۳ دن میں ایک بار پڑھ لیا کرو۔ "

پھر ارشاد فرمایا: "ہر مہینے ۳ روزے رکھا کرو۔ "میں نے عرض کی: "میں اس سے زیادہ کی اِستطاعت رکھتا ہوں۔" تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روزوں کی تعداد بڑھاتے رہے یہاں تک کہ آخر میں ارشاد فرمایا: "ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن نہ رکھو کہ یہ سب سے افضل روزے ہیں اور یہ میرے بھائی حضرت داوٗد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کے روزے ہیں۔" (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء مترجم جلد ۱ ص ۵۰۴۔۵۰۵)

······*··· *···*···*

میری سنت میں سے یہ چیزیں ہیں

علمائے تفسیر کا بیان ہے کہ ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وعظ فرمایا اور قیامت کی ہولناکیوں کا اس انداز میں بیان فرمایا کہ سامعین متاثر ہو کر زار و قطار رونے لگے، اور لوگوں کے دل دہل گئے اور لوگ اس قدر خوف و ہراس سے لرزہ بر اندام ہو گئے کہ دس جلیل القدر صحابۂ کرام حضرت عثمان بن مظعون جمحی کے مکان پر جمع ہوئے جن میں حضرت ابو بکر صدیق و حضرت علی و حضرت عبد اللہ بن مسعود و حضرت عبد اللہ بن عمر و حضرت ابو ذر غفاری و حضرت سالم و حضرت مقداد و حضرت سلمان فارسی و حضرت معقل بن مقرن و حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین تھے اور ان حضرات نے آپس میں مشورہ کر کے یہ منصوبہ بنایا کہ اب آج سے ہم لوگ سادھو بن کر زندگی بسر کریں گے، ٹاٹ وغیرہ کے موٹے

کپڑے پہنیں گے اور روزانہ دن بھر روزے رکھ کر ساری رات عبادت کریں گے، بستر پر نہیں سوئیں گے اور اپنی عورتوں سے الگ رہیں گے اور گوشت چربی اور گھی وغیرہ کوئی مرغن غذا نہیں کھائیں گے نہ کوئی خوشبو لگائیں گے اور سادھو بن کر روئے زمین میں گشت کرتے پھریں گے۔

جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہؓ کرام کے اس منصوبہ کی اطلاع ملی تو آپ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ مجھے ایسی ایسی خبر معلوم ہوئی ہے تم بتاؤ کہ واقعہ کیا ہے؟ تو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ساتھیوں کو لے کر بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! حضور کو جو اطلاع ملی ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ اس منصوبہ سے بجز نیکی اور خیر طلب کرنے کے ہمارا کوئی دوسرا مقصد نہیں ہے۔ یہ سن کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال نبوت پر قدرے جلال کا ظہور ہو گیا اور آپ نے فرمایا کہ میں جو دین لے کر آیا ہوں اس میں ان باتوں کا حکم نہیں ہے۔ سنو! تمہارے اوپر تمہاری جانوں کا بھی حق ہے۔ لہٰذا کچھ دن روزہ رکھو اور کچھ دنوں میں کھاؤ پیو اور رات کے کچھ حصے میں جاگ کر عبادت کرو اور کچھ حصے میں سورہا کرو۔ دیکھو میں اللہ کا رسول ہو کر کبھی روزہ رکھتا ہوں اور کبھی روزہ نہیں بھی رکھتا ہوں۔ اور گوشت، چربی، گھی بھی کھاتا ہوں۔ اچھے کپڑے بھی پہنتا ہوں اور اپنی بیویوں سے بھی تعلق رکھتا ہوں اور خوشبو بھی استعمال کرتا ہوں یہ **میری سنت** ہے اور جو مسلمان **میری سنت** سے منہ موڑے گا وہ میرے طریقے پر اور میرے فرماں برداروں میں سے نہیں ہے۔

اس کے بعد صحابۂ کرام کا ایک مجمع جمع فرما کر آپ نے نہایت ہی مؤثر وعظ بیان فرمایا جس میں آپ نے برملا ارشاد فرمایا کہ سن لو! میں تمہیں اس بات کا حکم نہیں دیتا کہ تم لوگ سادھو بن کر راہبانہ زندگی بسر کرو۔ میرے دین میں گوشت وغیرہ لذیذ غذاؤں اور عورتوں کو چھوڑ کر اور تمام دنیاوی کاموں سے قطع تعلق کر کے سادھوؤں کی طرح کسی کُٹی یا پہاڑ کی کھوہ میں بیٹھ رہنا یا زمین میں گشت لگاتے رہنا ہرگز ہرگز نہیں ہے۔ سن لو! میری امت کی سیاحت جہاد ہے اس لئے تم لوگ بجائے زمین میں گشت کرتے رہنے کے جہاد کرو اور نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ کی پابندی کرتے ہوئے خدا کی عبادت کرتے رہو اور اپنی جانوں کو سختی میں نہ ڈالو۔ کیونکہ تم لوگوں سے پہلے اگلی امتوں میں جن لوگوں نے سادھو بن کر اپنی جانوں کو سختی میں ڈالا، تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان لوگوں پر سخت سخت احکام نازل فرما کر انہیں سختی میں مبتلا فرما دیا جن احکام کو وہ لوگ نباہ نہ سکے اور بالآخر نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے احکام سے منہ موڑ کر وہ لوگ ہلاک ہو گئے۔

(تفسیر جمل علی الجلالین، ج۲، ص ۲۶۷، پ۷، المآئدۃ:۸۶)

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس وعظ کے بعد ہی سورۂ مائدہ کی مندرجہ ذیل آیات شریفہ نازل ہو گئیں:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

ترجمۂ کنز الایمان:۔ اے ایمان والو! حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو۔ بیشک حد سے بڑھنے والے اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں۔ اور کھاؤ جو کچھ تمہیں اللہ نے روزی دی حلال پاکیزہ اور ڈرو اللہ تعالیٰ سے جس پر تمہیں ایمان ہے۔

(پ۷،المائدۃ:۸۷)

❋・・・❋・・・❋・・・ ❋・・・❋・・・❋

میری سنت ہے یہ،اے میرے پیارے بیٹے!

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے،انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزو جل وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے میرے پیارے بیٹے! اگر تو یہ کر سکتا ہے کہ تو اس حال میں صبح وشام کرے کہ تیرے دل میں کسی کی بدخواہی نہ ہو تو ایسا ہی کر۔پھر فرمایا کہ اے میرے پیارے بیٹے! یہ میری سنت ہے اور جو میری سنت سے محبت کرے گا وہ جنت میں میرے ساتھ رہے گا۔(ترمذی کتاب العلم ج ۴ ص ۳۰۹)

❋・・・❋・・・❋・・・ ❋・・・❋・・・❋

میری سنت سے جس نے محبت کی

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا:"مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ یعنی جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔"

(جامع الترمذی ،کتاب العلم ،باب ما جاء فی الاخذ ....الخ،الحدیث ۲۶۸۷،ج۴ ،ص۳۰۹،دار الفکر بیروت)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

❋・・・❋・・・❋・・・ ❋・・・❋・・・❋

میری سنت پر عمل پیرا ہوں گے

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرتِ سیّدُنا کعب بن عُجرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے ارشاد فرمایا: اے کعب! تمہیں اللہ عَزَّ وَجَلَّ ان کم عقلوں کی حکومت سے بچائے جو میرے بعد حکمران بنیں گے۔ وہ نہ میرے طریقے پر چلیں گے اور نہ میری سنت پر عمل پیرا ہوں گے۔

(مستدرک حاکم، کتاب الایمان، باب من دخل علی امراء فصدقھم...الخ، ۱/ ۲۶۲، حدیث: ۲۷۳)

······*··· *···*···*

میری سنت اور اہلِ سنت سے محبت رکھتے ہو

حضرتِ بشر حافی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہ وسَلَّم کے دیدار بہجت اَسرار سے خواب میں مشرف ہوا، آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا: بشر حافی! جانتے ہو اللہ عزوجل نے تمہیں تمہارے ہم عصروں سے بلند مقام کیوں دیا ہے؟ میں نے عرض کی نہیں یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہ وسَلَّم نے فرمایا: اس لئے کہ تم نیکوں کی خدمت کرتے ہو، دوستوں کو نصیحت کرتے ہو، میری سنت اور اہلِ سنت سے محبت رکھتے ہو اور اپنے دوستوں سے حسنِ سلوک روا رکھتے ہو۔ (مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب ص ۶۹۔۷۰)

······*··· *···*···*

میری سنت کی طرف ہے

فرمانِ نبوی ہے کہ اللہ تَعَالٰی کسی صاحب بدعت کا روزہ، حج، عمرہ، جہاد، حیلہ اور انصاف کچھ بھی قبول نہیں کرتا وہ اسلام سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال نکلتا ہے، میں تمہیں سفید اور واضح دین پر چھوڑ رہاہوں، اس کا دن اور رات برابر ہیں، اس سے وہی پھرے گا جو ہلاک ہو گا، ہر زندگی کیلئے ایک ہمت ہے اور ہر ہمت کیلئے ایک کمزوری ہے، جس کی ہمت میری سنت کی طرف ہے وہ ہدایت پا گیا اور جس کی ہمت دوسری طرف راغب ہوئی وہ ہلاک ہوا، میں اپنی امت پر تین چیزوں سے ڈرتا ہوں، عالم کی لغزش، قابلِ تقلید خواہشات اور ظالم حاکم۔(ابن ماجه، کتاب السنة ، باب اجتناب البدع والجدل، ۳۸/۱، الحدیث ۴۹)

......*... *...*...*

میری سنت کے خلاف چلیں گے

حضرت سیِّدُنا ابو اِدْرِیس خَوْلَانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خیر کے بارے میں پوچھتے تھے جبکہ میں شر کے بارے میں پوچھا کرتا تھا اس ڈر سے کہ کہیں اس میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔ چنانچہ، میں نے عرض کی: "یارسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم جہالت اور شر میں تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں اس خیر کی دولت سے سرفراز فرمایا تو کیا اس خیر کے بعد کوئی شر ہے؟ "آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ہاں۔" میں نے عرض کی: "تو کیا اس شر کے بعد پھر خیر ہو گی؟" ارشاد فرمایا: "

ہاں! پھر خیر ہو گی لیکن اس میں کدورت ہو گی۔" میں نے عرض کی: "کدورت سے کیا مراد ہے؟" ارشاد فرمایا: "لوگ میری سنت کے خلاف چلیں گے اور میرے طریقے کے علاوہ طریقہ اختیار کریں گے۔ ان میں بعض باتیں اچھی ہوں گی بعض بری۔ " میں نے عرض کی: "کیا اس خیر کے بعد بھی کوئی برائی آئے گی؟ " ارشاد فرمایا: "ہاں! جہنم کے دروازے پر کچھ لوگ ہوں گے جو جہنم کی طرف بلائیں گے جو ان کی بات مانے گا اسے جہنم میں ڈال دیں گے۔" میں نے پوچھا: "یارسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! اگر میں اس زمانے کو پاؤں تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ "فرمایا: "مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو پکڑے رہنا۔" عرض کی: "اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت ہو نہ کوئی امام تو پھر کیا حکم ہے؟ "فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ان سے الگ رہنا۔ اگرچہ موت آنے تک تمہیں درخت کی جڑیں چبانا پڑیں۔"

(صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين...الخ، الحديث: ۴۷۸۴، ص۱۰۰۹۔)

❊···❊···❊··· ❊···❊···❊

میری سنت سے محبت کرتے ہیں

حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے دعا فرمائی کہ میرے نائبوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہو۔ کسی نے عرض کی: آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے نائبین کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ جو میری سنت سے محبت کرتے اور اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں کو سکھاتے ہیں۔

(جامع بيان العلم وفضله، باب جامع في فضل العلم، الحديث: ۲۰۱، ص۶۶)

میری سنت کی اصلاح کریں گے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان مکرم ہے کہ "اسلام غریب الوطنی میں شروع ہوا اور جیسے شروع ہوا ویسے ہی (غریب الوطنی کی حالت میں) لوٹ جائے گا، تو غربا کے لئے خوشخبری ہے۔ "کسی نے عرض کی: "غربا کون ہیں ؟ "ارشاد فرمایا: "وہ لوگ جو میری سنت کی اصلاح کریں گے جب لوگ اسے بگاڑ دیں گے اور وہ جو میری فوت شدہ سنت کو زندہ کریں گے۔"

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان ان الاسلام بدا غریبا...الخ، الحدیث:۱۴۵، ص۸۸)

ایک روایت میں ہے کہ "غربا وہ ہیں جو اس چیز کو مضبوطی سے تھامیں گے جس پر آج تم لوگ قائم ہو۔"

(قوت القلوب، الفصل الحادی والثلاثون، باب ذکر الفرق بین علماء الدنیا...الخ، ج۱، ص۲۴۸)

ایک مقام پر فرمایا: "غربا کثیر لوگوں میں قلیل صالح لوگ ہیں۔ ان سے نفرت کرنے والے ان کے چاہنے والوں سے زیادہ ہوں گے۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص، الحدیث: ۷۰۹۴، ج۲، ص۶۸۸)

……*… *…*…*

یہ میری سنت ہے

بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی کہ "فلاں شخص نماز پڑھتا ہے، سوتا نہیں، روزہ رکھتا ہے، ترک نہیں کرتا۔ "آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "لیکن میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، روزے بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، یہ میری

سنت ہے تو جس نے میری سنت سے منہ موڑا وہ مجھ سے نہیں۔ "

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب استحباب النکاح لمن تاقت نفسه اليه... الخ، الحدیث:۱۴۰۱، ص۷۲۵)

......*... *...*...*

میری سنت زندہ کرنے کے لیے

جب امام الائمہ حضرت سیدنا امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے گوشہ نشینی کا ارادہ کیا تو آپ کو خواب میں حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی تو ارشاد فرمایا: اے ابو حنیفہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں میری سنت زندہ کرنے کے لیے پیدا فرمایا ہے، تم گوشہ نشینی کا ہرگز قصد نہ کرو۔

(تذکرۃ الاولیاء، ذکر امام ابو حنیفۃ رضی الله عنه، ص۱۸۶)

......*... *...*...*

میری سنت پر عمل نہیں کریں گے

حضرت سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن، اَنِیْسُ الْغَرِیْبِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا کعب بن عجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے بے وقوفوں کی حکومت سے پناہ میں رکھے۔" انہوں نے عرض کی: "بے وقوفوں کی حکومت سے کیا مراد ہے؟ "تو آپ صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میرے بعد ایسے اُمرا وحکمران ہوں گے جو نہ میری ہدایت کے مطابق ہدایت دیں گے اور نہ ہی میری سنت پر عمل کریں گے، پس جن لوگوں نے ان کے جھوٹ کو سچ قرار دیا اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی

تو وہ مجھ سے نہیں اور نہ میں ان سے ہوں اور نہ ہی وہ میرے حوض پر آئیں گے اور جن لوگوں نے ان کے جھوٹ کو سچ قرار نہ دیا اور نہ ہی ان کے ظلم پر ان کی مدد کی تو وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، عنقریب وہ میرے حوض پر آئیں گے۔ اے کعب بن عجرہ! روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو مٹاتا ہے اور نماز قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے، (راوی فرماتے ہیں) یا فرمایا: نماز دلیل ہے۔ اے کعب بن عجرہ! لوگ دو حال میں صبح کرتے ہیں پس اپنے نفس کو بیچنے والا اسے آزاد کرنے والا ہوتا ہے یا اس کو بیچنے والا اسے ہلاک کرنے والا ہوتا ہے۔"

(المسند للامام احمد حنبل، مسند جابر بن عبد الله، الحدیث: ۱۴۴۴۸، ج۵، ص۶۴)

❋···❋···❋··· ❋···❋···❋

میری سنت کو تھامنے والا

رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اَلْمُتَمَسِّكُ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ اِخْتِلَافِ اُمَّتِیْ كَالْقَابِضِ عَلَی الْجَمْرِ" یعنی فسادِ امت کے وقت میری سنت کو تھامنے والا آگ کا انگارہ تھامنے والے کی طرح ہوگا۔

(نوادر الاصول، الاصل الثالث عشر، الجزء الاول، ص۶۸، حدیث: ۸۷)

میری کسی ایسی سنت کو لوگوں میں رائج کیا

حضرت بلال بن حارث مزنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری کسی ایسی سنت کو (لوگوں میں) رائج کیا جس کا چلن ختم ہو گیا ہو تو جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے ان سب کے برابر رائج کرنے والے کو ثواب ملے گا اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہو گی۔ اور جس نے

کوئی ایسی نئی بات نکالی جو سیّئہ ہے جسے اللہ و رسول (جل جلالہ و صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پسند نہیں فرماتے تو جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے ان سب کے برابر نکالنے والے پر گناہ ہو گا اور عمل کرنے والوں کے گناہوں میں کچھ کمی نہ ہو گی۔

(سنن الترمذی''، کتاب العلم، باب ما جاء فی الأخذ بالسنة إلخ، الحدیث: ۲٦۸٦، ج۴، ص۳۰۹)

······*··· *···*···*

میری سنت میں جس کا سکون ہو

حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللهُ تَعَالٰی علیه وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''ہر عمل میں ایک رغبت ہوتی ہے اور ہر رغبت کے لئے سکون ہوتا ہے تو جس کا سکون میری سنت میں ہو وہ ہدایت پا گیا اور جس کا سکون میری سنت کے غیر میں ہو وہ ہلاک ہو گیا۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، باب الاعتصام بالسنة...، الحدیث: ۱۱، ج۱، ص۱۰۷)

میری سنت پر عمل

حضور نبیّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''لِکُلِّ عَامِلٍ شِرَّةٌ وَّلِکُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ فَمَنْ کَانَتْ فَتْرَتُهٗ اِلٰی سُنَّتِیْ فَقَدِ اهْتَدٰی یعنی ہر عمل کرنے والے کے لئے مشقت ہے اور ہر مشقت والے کے لئے راحت ہے تو جس کی راحت میری سنت (پر عمل میں) ہو تحقیق وہ ہدایت پا گیا۔

(مسند البزار، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ٦/۳۳۷، الحدیث: ۲۳۴۵)

الحمدللہ اللطیف والصلوۃ والسلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ　　　　وعلی الك واصحابك یا حبیب اللہ

میری امت کا سلام

حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لِلّٰہِ مَلَائِکَۃٌ سَیَّاحُونَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنَنِیْ عَنْ اُمَّتِی السَّلَامَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ فرشتے ہیں جو زمین میں سیر کرتے ہیں وہ میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔(معجم کبیر، ۱۰/ ۲۱۹، حدیث:۱۰۵۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

❊···❊···❊··· ❊···❊···❊

میری امت کے معاملہ میں

حضرت سیدنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے چار یا پانچ صحابہ کرام رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت کرنے کے لئے دن رات موجود رہتے تھے۔ ایک مرتبہ میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ اپنے گھر سے نکل چکے تھے۔ میں

بھی آپ کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ آپ کھجور کے ایک باغ میں داخل ہوئے اور وہاں نماز ادا فرمائی ۔ آپ نے سجدے کو اتنا طویل کر دیا کہ میں سمجھا کہ شاید اللہ تعالی نے آپ کی روح مبارک کو قبض کر لیا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک سجدے سے اٹھایا تو مجھے پکار کر فرمایا، "کیا ہوا؟" میں نے عرض کیا، "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اتنا طویل سجدہ کیا کہ میں سمجھا شاید اللہ تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روح قبض کر لی ہے اور اب میں آئندہ انہیں کبھی نہ دیکھ سکوں گا۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ کر رہا تھا کہ اس نے میری امت کے معاملہ میں عذر قبول فرمالیا، جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ عزوجل اسے دس نیکیاں عطا فرمائے گا اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا۔"

(مسند ابی یعلی مسند عبد الرحمن بن عوف ، رقم ۸۵۵ ،ج ا ،ص ۳۵۳)

······*··· *···*···*

میری امت کا درود

حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، "جمعہ کے دن مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ میری امت کا درود ہر جمعہ کے دن مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، (قیامت کے دن) لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہی شخص ہوگا جس نے (دنیا میں) مجھ پر کثرت سے درود پڑھا ہو گا۔"

(السنن الکبری للبیھقی ،کتاب الجمعة ،باب مایومر به فی لیلة الجمعة ،رقم ۵۹۹، ج ۳، ص ۳۵۴)

······*··· *···*···*

میری امت میں سے چالیس حدیثیں

سرور عالم صَلَّى الله تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا جو شخص میری امت میں سے چالیس حدیثیں جو کہ دین کے بارے میں ہوں یاد کرے تو اللہ تعالٰی اُس کو فقہاء و علماء کے زمرہ میں اٹھائے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالٰی اس کو فقیہ عالم مبعوث کرے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ میں اس کے لئے شافع و شہید بنوں گا۔ (مشکوٰۃ المصابیح کتاب العلم ص ٣٦)

میری امت کو پہنچا دے

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اس علم کی کیا حد ہے کہ اگر آدمی اس کو پہنچ جائے تو "فقیہہ" ہو جائے؟ تو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دین کے متعلق چالیس حدیثیں یاد کر کے میری امت کو پہنچا دے اس کو اللہ تعالٰی قبر سے "فقیہہ" بنا کر اٹھائے گا اور میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس کا گواہ بنوں گا۔

(مشكاة المصابيح، كتاب العلم، الفصل الثالث، الحديث: ٢٥٨، ج١، ص٦٨)

······*··· *···*···*

میری امت میں بہترین میرا گروہ ہے

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میری

امت میں بہترین میرا گروہ ہے پھر وہ لوگ جو اس سے قریب ہوں پھر وہ جو ان سے قریب ہوں۔"

(صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب فضائل اصحاب النبی، الحدیث:۳۲۵۰، ج۲، ص۵۱۵)

❊···❊···❊··· ❊···❊···❊

میری امت کو رکھا گیا

حضور نبیٔ کریم، رءُوف رحیم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا فرمانِ ذی وقار ہے: "میں نے ایک ترازو دیکھا جو آسمان سے لٹکایا گیا، اس کے ایک پلڑے میں مجھے اور دوسرے پلڑے میں میری امت کو رکھا گیاتو میرا پلڑا بھاری ہو گیا پھر ایک پلڑے میں میری امت کو اور دوسرے پلڑے میں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رکھا گیاتو ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پلڑا بھاری ہو گیا۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی بکرۃ نفیع بن الحارث بن کلدۃ، الحدیث۲۹۵۲۸، ج۷، ص۳۲۲-۳۲)

❊···❊···❊··· ❊···❊···❊

میری امت کے لیے سب سے زیادہ

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میری امت کے لیے سب سے زیادہ مہربان ابو بکر صدیق ہیں۔"

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، مناقب معاذ بن جبل، الحدیث:۳۸۱۵، ج۵، ص۴۳۵ ملتقطا)

❊···❊···❊··· ❊···❊···❊

میری امت میں سب سے پہلے

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت جنت میں داخل ہو گی “۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ”یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری یہ خواہش ہے کہ میں بھی اس وقت آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ میں بھی اس دروازے کو دیکھ لیتا۔“ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”ابو بکر! میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے شخص تم ہی ہو گے۔“

(سنن ابی داود، کتاب السنة، باب فی خلفاء، الحدیث: ۴۶۵۲، ج۴، ص۲۸۰)

شرح

خیال رہے کہ سب سے پہلے جنت میں حضور انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے جائیں گے، پھر سارے نبی، پھر حضور انور کی امت، پھر دوسرے نبیوں کی امتیں اور اس امت میں سب سے پہلے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، تو لازم آیا کہ بعد انبیاء سب سے پہلے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جنت میں جائیں گے۔ اس سے پتہ لگا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بعد انبیاء ساری مخلوق سے افضل ہیں بعد انبیاء سب سے پہلے جنت میں داخلہ آپ رضی اللہ عنہ کا ہی ہو گا۔ (مراۃ ج ۸ ص ۲۷۷)

❋···❋···❋··· ❋···❋···❋

میری امت میں میری امت پر

حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور، شافعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میری امت میں میری امت پر بہت رحیم وکریم ''ابو بکر'' ہیں اور اللّٰہ عَزَّوَجَلّ کی راہ میں سب سے زیادہ سخت ''عُمَر'' ہیں اور ان سب میں سچے حیاوالے ''عثمان'' ہیں اور زیادہ عِلْمِ فرائض (عِلْمِ میراث) جاننے والے ''زید بن ثابت'' ہیں، سب میں بڑے قاری ''ابی بن کعب'' ہیں، حلال و حرام کے بہت جاننے والے ''معاذ بن جبل'' ہیں اور ہر امت میں ایک امین ہوتا ہے اس امت کے امین ''ابوعبیدہ بن جراح'' ہیں (اور سب سے بڑھ کر فیصلہ فرمانے والے علی ہیں)۔''

(ترمذی، کتاب المناقب، باب معاذ بن جبل...الخ، ۵/ ۴۳۵، حدیث: ۳۸۱۵)

حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوبَکْرٍ وَاَشَدُّھُمْ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ عُمَرُ وَاَصْدَقُھُمْ حَیَاءً عُثْمَانُ وَاَقْضَاھُمْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ یعنی میری امت میں سب سے زیادہ رحم دل ابو بکر ہیں اور دینی معاملے میں سب سے زیادہ سخت عمر ہیں، حیا کے اعتبار سے سب سے زیادہ سچے عثمان ہیں اور سب سے بڑے قاضی علی بن ابی طالب ہیں۔''

(ابن ماجہ، کتاب السنۃ، فضائل خباب، ج۱، ص۱۰۲، حدیث: ۱۵۴ملتقطا)

خیال رہے کہ اس حدیث میں ہر جگہ اسم تفضیل ارشاد ہوا ہے جس میں بتایا گیا کہ یہ تمام صفات دیگر صحابہ میں بھی موجود ہیں مگر فلاں صحابی میں فلاں صفت کامل تر ہے۔

(مرأۃ المناجیح، ۸/ ۴۳۸)

......*... *...*...*

میری امت میں مختلف انبیاء کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام میں سے

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ سے روایت ہے کہ حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوۡلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میری امت میں مختلف انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام میں سے ہر نبی جیسا ایک شخص (یعنی اس نبی کی صفات کا مظہر)ضرور موجود ہے۔ ابو بکر حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلَام کی مثل ہے، عمر حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کی طرح ہے، عثمان حضرت ہارون عَلَیۡہِ السَّلَام کی مثل ہے، اور علی بن ابی طالب میری مانند ہے“ (الریاض النضرۃ، ج۱، ص۵۰)

......*... *...*...*
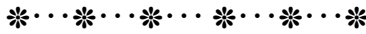
میری امت میں کچھ لوگ

حضور نبیّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک میری امت میں کچھ لوگ مُحَدَّثِیۡن، مُعَلَّمِیۡن اور مُکَلَّمِیۡن (یعنی صاحب کشف والہام اور توفیق یافتہ) ہیں اور عمر کا شمار بھی ان ہی میں ہوتا ہے۔“

(بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، ۲/۴۶۶، حدیث: ۳۴۶۹، دون ”معلمین ومکلمین)

......*... *...*...*
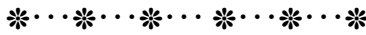
میری امت میں سب سے زیادہ باحیا انسان

حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم،رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:"میری امت میں سب سے زیادہ باحیا انسان عثمان بن عفان ہیں۔"

(المستدرک ،کتاب معرفۃ الصحابۃ ،باب حبر ھذہ الامۃ عبد اللہ بن عباس ،الحدیث:۶۳۳۵ ، ج۴،ص۶۸۹)

❊…❊…❊… ❊…❊…❊

میری امت میں حضرت خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح

اسود عنسی نے جب یمن کے شہر صنعاء میں نبوت کا دعویٰ کیا اور لوگوں کو اپنا کلمہ پڑھنے پر مجبور کرنے لگا تو حضرت ذُوَیب بن کُلیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑی سختی کے ساتھ اس کی جھوٹی نبوت کا انکار کرتے ہوئے لوگوں کو اس کی اطاعت سے روکنا شروع کر دیا۔ اس سے جل بھن کر اسود عنسی ظالم نے آپ کو گرفتار کر کے جلتی ہوئی آگ کے شعلوں میں ڈال دیا مگر آگ سے بدن تو کیا ان کے جسم کے کپڑے بھی نہیں جلے یہاں تک کہ پوری آگ جل کر بجھ گئی اور یہ زندہ وسلامت رہے۔ جب یہ خبر مدینۂ منورہ پہنچی تو حضوراکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس نادر الوجود کرامت کا تذکرہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص میری امت میں حضرت خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح آگ کے شعلوں میں جلنے سے محفوظ رہا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ خبر سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بآواز بلند یہ کہا کہ الحمد للہ! ہمارے رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی امت میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے شخص کو بھی پیدا فرمایا جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کی طرح آگ کے شعلوں میں جلنے سے محفوظ رہا۔

(اسد الغابة، ذؤیب بن کلیب رضی اللہ عنہ، ج۲، ص۲۱۹)

······*··· *···*···*

میری امت کے مال داروں میں

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اَوَّلُ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اَغْنِیَاءِ اُمَّتِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ یعنی میری امت کے مال داروں میں سب سے پہلے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنت میں داخل ہوں گے۔

(کنز العمال، کتاب الفضائل، ذکر الصحابة وفضلهم، عبد الرحمن بن عوف، الحدیث: ۳۳۴۹۵، ج۶، الجزء ۱۱، ص۳۲۸)

······*··· *···*···*

میری امت میں ایسے نیک سیرت بندے پیدا کئے

حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم ضعیف اور نادار لوگ بیٹھے ہوئے تھے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے، اس وقت ایک شخص قرآنِ کریم کی تلاوت کر رہا تھا اور ہمارے لئے دعا کر رہا تھا۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”سب تعریفیں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے لئے جس نے میری امت میں ایسے نیک سیرت بندے پیدا کئے، جن کے ساتھ مجھے رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔“ پھر ارشاد فرمایا: ”فقرائے مسلمین کو قیامت کے روز کامل نور کی بشارت ہو کہ وہ غنی لوگوں سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے یعنی

پانچ سو سال کی مقدار پہلے داخل ہوں گے یہ فقراء جنت میں نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے اور غنی لوگوں کا محاسبہ کیا جارہا ہو گا۔"

(الدر المنثور، الکھف، تحت الایة:28، ج5، ص382)

......*... *...*...*

میری امت میں سے بہترین لوگ وہ ہیں

حضرت سیِّدُنا زرارہ بن اوفی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرورِ انبیا، محبوب کبریا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "میری امت میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن میں مجھے مبعوث کیا گیا پھر وہ لوگ جو اس سے قریب ہوں پھر وہ جو ان سے قریب ہوں پھر ان کے بعد ایسی قوم ہو گی جو نذر مانے گی اور پوری نہ کرے گی، خیانت کرے گی امانت دار نہ ہو گی، گواہی دے گی حالانکہ گواہ بنائی نہ جائے گی اور ان میں موٹاپا خوب پھیل جائے گا۔"

(صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب فضائل اصحاب النبی...الخ، الحدیث:۳۶۵۰، ج۲، ص۵۱۵)

مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نَعِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد۸، صفحہ ۳۳۹ پر (پھر وہ جو ان سے قریب ہوں) کے تحت فرماتے ہیں: "یہاں پہلے قرن (زمانہ) سے مراد صحابۂ کرام (رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) ہیں، دوسرے سے مراد تابعین، تیسرے سے مراد تبع تابعین ہیں۔ خیال رہے کہ زمانۂ صحابہ حضور کی ظہور نبوت سے ایک سو بیس سال تک رہا یعنی قریباً سو ہجری تک اور زمانۂ تابعین ۱۰۰ھ سے ۱۷۰ھ تک اور زمانۂ تبع تابعین ۱۷۰ھ سے ۲۲۰ھ تک۔ اس کے بعد مسلمانوں پر بڑے فتنے، تفرقہ بازیاں شروع

ہو گئیں۔ معتزلہ، فلاسفہ، جہمیہ وغیرہ فرقے بعد ہی کی پیداوار ہیں بدعات کا زور بعد ہی میں ہوا۔"

(نذر پوری نہ کرے گی) کے تحت فرماتے ہیں: "مانی ہوئی نذریں پوری نہ کریں گے۔ معلوم ہوا کہ نذر پوری کرنا بڑا ضروری ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے:

يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۔(پ۲۹،الدہر:۷)

ترجمۂ کنزالایمان:اپنی منّتیں پوری کرتے ہیں اور اُس دن سے ڈرتے ہیں جس کی بُرائی پھیلی ہوئی ہے۔

خیال رہے کہ زیادہ نذریں ماننا اچھا نہیں مگر مانی ہوئی نذر کا پورا کرنا بہت ضروری ہے یہ شرعی نذر کا حکم ہے لغوی نذر جو اولیاء اللہ کے نام کی ہو اس کا پورا کرنا بہتر ہے۔ فرض نہیں، جیسے میلاد شریف یا گیارہویں شریف کی نذریں ماننا۔ "

(حالانکہ گواہ بنائی نہ جائے گی) کے تحت فرماتے ہیں:"وہ لوگ واردات کے موقعہ پر موجود نہ کئے گئے ہوں گے بلائے نہ گئے ہوں گے مگر قاضی کے ہاں گواہی دیں گے یعنی جھوٹی گواہی جیسا کہ آج کل دیکھا جارہا ہے کہ کچہریوں میں لوگ مقدمہ والوں سے پوچھتے پھرتے ہیں کہ کیا تمہیں گواہ چاہیئے تو ہم حاضر ہیں اتنے روپیہ دو جو بتاؤ اس کی گواہی دے دیں لٰہذا یہ فرمان عالی اس حدیث کے خلاف نہیں کہ اچھے گواہ وہ ہیں جو بغیر بلائے گواہی دیں۔ وہاں سچی گواہی مراد ہے۔"

(موٹاپا خوب پھیل جائے گا) کے تحت فرماتے ہیں:"وہ لوگ بہت عیش و آرام میں رہیں گے کام کاج کریں گے نہیں۔ جس سے موٹے ہو جائیں گے ۔ انہیں موٹا ہونا بہت پسند

ہو گا۔ قدرتی موٹاپے کا یہاں ذکر نہیں یا یہ مطلب ہے کہ جھوٹی شیخی مارا کریں گے۔ یا یہ مطلب ہے کہ بہت مال دار ہونا پسند کریں گے تا کہ موٹے تازے رہیں وہ جو حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ موٹے عالم کو ناپسند کرتا ہے وہاں بھی موٹاپے سے یہ ہی احتمالات ہیں۔"

(مراٰۃ المناجیح، جلد۸، صفحہ ۳۳۹)

......*... *...*...*

میری امت میں ایسا شخص پیدا فرمایا

مروی ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک رات ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا انتظار فرما رہے تھے۔ انہیں آنے میں کچھ دیر ہو گئی تو استفسار فرمایا: "تمہیں کس چیز نے روکا؟ "عرض کی: "یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے ایک شخص کو قراءَت کرتے سنا، اس سے اچھی آواز میں نے نہیں سنی۔ "تو حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے گئے اور کافی دیر تک اس کی قراءَت سنتے رہے، پھر واپس آکر ارشاد فرمایا: "یہ ابو حذیفہ کا غلام سالم ہے، تمام خوبیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو جس نے میری امت میں ایسا شخص پیدا فرمایا۔"

(سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا، باب فی حسن الصوت بالقرآن، الحدیث: ۱۳۳۸، ج۲، ص۱۳۰، بتغیرٍ)

......*... *...*...*

میری امت میں قیامت کے دن

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے غلام حضرت سیِّدُنا مِھْجَعْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بدر کے دن سب سے پہلے جام شہادت نوش کیا تو سیِّدُ

الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کے لیے ارشاد فرمایا: ”سَیِّدُ الشُّھَدَاءِ مِھْجَع وَھُوَ اَوَّلُ مَنْ یُّدْعٰی اِلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ مِنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ یعنی مِھْجَعْ شُہداء کے سردار ہیں اور میری امت میں قیامت کے دن جسے سب سے پہلے جنت کے دروازے کی طرف بلایا جائے گا وہ یہی ہیں۔“

(روح المعانی، پ۲۰، ج۲۰، ص۴۵۶، تحت الآیۃ:۲، تفسیر خازن، پ۲۰، ج۳، ص۴۴۵، تحت الآیۃ)

······*··· *···*···*

میری امت میں میرے صحابہ کی مثال

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: "مَثَلُ اَصْحَابِیْ فِیْ اُمَّتِیْ کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ لَا یَصْلَحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ یعنی میری امت میں میرے صحابہ کی مثال کھانے میں نمک کی سی ہے کہ کھانا بغیر نمک کے دُرُست نہیں ہوتا“۔

(شرح السُّنۃ، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضل الصحابۃ رضی اللّٰہ عنھم، ۷/ ۱۷۴، حدیث: ۳۷۵۶)

شرح

جیسے نمک ہوتا ہے تھوڑا، مگر سارے کھانے کو دُرُست کر دیتا ہے، ایسے ہی میرے صحابہ میری اُمّت میں ہیں تھوڑے، مگر سب کی اِصلاح اِنہی کے ذریعے سے ہے۔ ریل کا پہلا ڈَبّہ جو اِنْجن سے مُتَّصِل ہے، وہ ساری ریل کو اِنجن کا فَیض پہُنچاتا ہے اِنجن سے وہ (پہلا ڈبہ) کھنچتا ہے اور سارے ڈَبّے اُس کے ذریعے کھنچتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/ ۳۴۳)

······*··· *···*···*

میری امت کے لئے میرے صحابہ

حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”الٰہی! تو نے میری امت کے لیے میرے صحابہ میں برکت فرمائی، پس ان کی برکت سلب نہ فرمانا اور انہیں ابو بکر پر جمع کر دینا اور وہ اس کے حکم سے منتشر نہ ہوں اور ابو بکر تیرے حکم پر اپنے حکم کو ترجیح نہ دے۔“

(تاریخ مدینة دمشق، ج۱۸، ص۳۹۱، جمع الجوامع، حرف الھمزة، الحدیث: ۴۱۹۲، ج۲، ص۹۹، الریاض النضرة، ج۱، ص۴۲)

❋・・・❋・・・❋・・・ ❋・・・❋・・・❋

میری امت کے لیے امان ہیں

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: میرے اہلبیت میری امت کے لیے امان ہیں جب اہل بیت نہ رہیں گے امت پر وہ آئے گا جو ان سے وعدہ ہے۔

(المستدرک للحاکم کتاب معرفة الصحابة اہل بیتی امان لامتی دار الفکر بیروت ۳/۱۴۹)

❋・・・❋・・・❋・・・ ❋・・・❋・・・❋

میری امت کے لیے امان

حضرت ابوبردہ سے روایت ہے وہ اپنے والد حضرت ابو موسیٰ اشعری سے راوی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور آپ بہت دفعہ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے تھے فرمایا کہ تارے آسمان کے لیے امان ہیں جب تارے جاتے رہیں گے تو آسمان کو وہ پہنچے گا جس کا وعدہ ہے، اور میں اپنے صحابہ کے لیے امان ہوں تو جب میں چلا جاؤں گا تو میرے

صحابہ پر وہ گزرے گا جس کا ان سے وعدہ ہے، اور میرے صحابہ **میری امت** کے لیے امان ہیں تو جب میرے صحابہ چلے گئے تو میری امت کو وہ پہنچے گا جس کا ان سے وعدہ ہے۔

(مشکوۃ المصابیح باب مناقب الصحابۃ الفصل الاول ص ۵۵۳ ، مطبوعہ مجلس برکات)

・・・・・・*・・・ *・・・*・・・*

میری امت میں ایک ایسا شخص

حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی (متوفی ۱۶۱ھ) حضرت سیِّدُنا عمار ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے روایت فرماتے ہیں: ”ولید بن عقبہ کے پاس ایک جادوگر تھا جو رسی پر چلتا اور گدھے کی سُرین (یعنی اس کے پاخانہ کے مقام) سے داخل ہوتا اور منہ سے نکل جاتا تھا، حضرت سیِّدُنا جندب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس کی تلوار پر قبضہ کر لیا اور اسی سے اسے قتل کر دیا۔“ یہ حضرت سیِّدُنا جندب بن کعب ازدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں جنہیں بَجَلی کہا جاتا تھا۔ یہی وہ شخصیت ہیں جن کی شان میں حضور نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”**میری امت** میں ایک ایسا شخص ہے جسے جُنْدُب کہا جاتا ہے وہ تلوار کے ایک ہی وار سے حق اور باطل کے درمیان فرق کر دیتا ہے۔“

(المصنف لعبد الرزاق، کتاب العقول، باب قتل الساحر ، الحدیث: ۱۹۰۱۹، ج۹، ص ۴۲۸)

・・・・・・*・・・ *・・・*・・・*

میری امت میں دجال پر سخت

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں تین وجہوں سے بنی تمیم سے محبت کرتا رہا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے متعلق فرماتے سنا، میں نے حضور کو

فرماتے سنا کہ یہ لوگ میری امت میں دجال پر سخت تر ہوں گے، فرمایا ان کے صدقے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہماری قوم کے صدقے ہیں اور جناب عائشہ کے پاس ان میں کی ایک لونڈی تھی تو فرمایا کہ اسے آزاد کر دو کہ یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہے۔

(مشکوۃ المصابیح باب مناقب قریش و ذکر القبائل الفصل الاول ص ۵۵۱،مطبوعہ مجلس برکات)

شرح

دجال کے خروج کے وقت بنی تمیم بہت زیادہ ہوں گے،دجال کا مقابلہ سب سے زیادہ یہ ہی کریں گے،یہ مقابلہ ان کے قوت ایمان کی دلیل ہے۔معلوم ہوا کہ بعض افراد کی عظمت کی وجہ سے ساری قوم کو عظمت مل جاتی ہے خواہ وہ افراد اب ہوں یا پہلے ہو چکے ہوں یا آئندہ ہونے والے ہوں۔یہاں تیسری قسم کی عظمت ہے کہ دجال سے مقابلہ کرنے والے تمیمی قرب قیامت ہوں گے مگر اس قوم کا احترام محبت آج ہی سے ہے۔

بنی تمیم عرب میں اولاد اسمعیل سے ہیں،اس خاندان یا نسل کا غلام آزاد کرنا افضل ہے۔معلوم ہوا کہ بزرگوں کی اولاد پر احسان کرنا دوسروں پر احسان کرنے سے افضل ہے،اولاد سے سلوک آباء واجداد کی خوشنودی کا باعث ہے۔بعض مسلمان گیارہویں شریف کا کھانا حضور غوث پاک کی اولاد یعنی حسنی سیدوں کو کھلاتے ہیں یعنی انہیں ترجیح دیتے ہیں ان کی دلیل یہ حدیث ہو سکتی ہے،اصل سے نسل کو شرف ملتا ہے مگر کبھی نسل سے اصل کو۔

(مراۃ ج ۸ ص ۲۳۲)

......*... *...*...*

میری امت میں جنت کے بڑے درجہ والا

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہ یہ شخص **میری امت** میں جنت کے بڑے درجہ والا ہے، ابو سعید نے فرمایا اللہ کی قسم ہم یہ شخص حضرت عمر ابن خطاب ہی کو سمجھے رہے حتی کہ وہ اپنی راہ چلے گئے۔

(مشکوۃ المصابیح باب مناقب عمر رضی اللہ عنہ الفصل الثالث ص ۵۵۹، مطبوعہ مجلس برکات)

شرح

اس فرمان عالی کے بہت مطلب بیان کیے گئے: قوی یہ ہے کہ ذاک الرجل سے اشارہ حضرت خضر علیہ السلام کی طرف ہے کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس سے پہلے دجال کا ذکر فرماتے ہوئے کہا کہ ایک شخص اس سے کہے گا کہ تو کافر ہے تو وہی ہے جس کی خبر ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دی تھی، وہ دجال ان بزرگ کو آرے سے چرواکر دو ٹکڑے کر دے گا پھر زندہ کر لے گا، وہ زندہ ہو کر فرمائیں گے کہ اب تو مجھے تیرے کافر ہونے کا اور بھی زیادہ یقین ہو گیا، اس کے بعد حضور انور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ فرمایا کہ یہ شخص **میری امت** میں بڑے درجہ والا جنتی ہو گا یعنی اس زمانہ کے لوگوں میں سب سے افضل ہو گا۔

ہمارا خیال یہ تھا کہ دجال سے مقابلہ والے وہ صاحب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی ہوں گے آپ کے زمانہ میں دجال نکلے گا اور آپ اس کا مقابلہ کریں گے مگر جب آپ شہید کر دیئے

گئے تب ہم سمجھے کہ کوئی اور صاحب ہیں۔لہذا حدیث واضح ہے اس پر یہ اعتراض نہیں کہ کیا حضرت عمر جناب صدیق اکبر سے بھی بڑے درجے والے ہیں۔ (مراۃ ج ۸ ص ۲۹۶)

······*··· *···*···*

میری امت کی گوشہ نشینی

حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ و الہ و سلم میں عرض کی، "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ و سلم! مجھے کوئی نصیحت ارشاد فرمایئے۔" آپ صلی اللہ علیہ و الہ و سلم نے ارشاد فرمایا،" میں تمہیں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَ کی نصیحت کرتاہوں، بے شک یہ تیرے دین کی اصل ہے۔" میں نے عرض کی،" میرے لیے اور نصیحت فرمایئے۔" آپ صلی اللہ علیہ و الہ و سلم نے ارشاد فرمایا،" قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر اللہ عزوجل ضرور کیا کرو کیونکہ یہ تمہارے لیے آسمانوں اور زمین میں نور ہو گا۔" میں نے عرض کی،" یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ و سلم! کچھ اور نصیحت فرمائیں۔" آپ صلی اللہ علیہ و الہ و سلم نے ارشاد فرمایا،" جہاد کو اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ یہ میری امت کی گوشہ نشینی ہے۔" میں نے عرض کی، "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ و سلم ! کچھ اور نصیحت فرمائیں۔" ارشاد فرمایا، "اور کثرت سے نہ ہنسا کرو کہ یہ دلوں کو مردہ اور چہرے کو بے نور کر دیتاہے۔" میں نے عرض کی" اے حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ و الہ و سلم مزید نصیحت فرمائیں۔" ارشاد فرمایا،" اچھی بات کے علاوہ خاموش ہی رہو کہ خاموشی تمہارے لیے شیطان سے ڈھال اور دینی کاموں میں تمہاری مددگار ہے۔"

میں نے عرض کی" یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ و سلم! مجھے اور نصیحت ارشاد فرمائیں

۔"نبی آخرالزمان، فخرِ کون ومکان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ "اپنے سے ادنیٰ کی طرف دیکھو اپنے سے اعلیٰ کی طرف نگاہ نہ کرو یہ اِس سے بہتر ہے کہ تم نعمتِ خداوندی عزوجل کو حقیر جانو۔"میں نے عرض کی،"اے شفیع محشر دوجہاں کے سرور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کچھ اور نصیحت بھی فرمائیں۔" ارشاد فرمایا،" مساکین سے محبت کرو اور اُن کی صحبت اختیار کرو۔ "میں نے عرض کی "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم !" اور بھی ارشاد فرمائیں۔" ارشاد فرمایا،"حق بات کرو اگرچہ کڑوی ہو۔"میں نے عرض کی،"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم !اور بھی ارشاد فرمائیں۔"رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا،"اگر تیرے قریبی رشتہ دار قطع تعلقی کریں تو اُن سے رشتہ جوڑو۔"میں عرض گزار ہوا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم !اور نصیحت فرمائیں۔"فرمایا،"راہ خدا میں کسی کی ملامت سے خوف زدہ نہ ہونا ۔" میں نے عرض کی "یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور نصیحت ارشاد فرمائیں۔" فرمایا،"لوگوں کیلئے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو۔"

پھر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا اور ارشاد فرمایا،"اے ابوذر عقل جیسی کوئی تدبیر نہیں، گناہوں سے بچنے جیسی کوئی پرہیز گاری نہیں، حسنِ اخلاق جیسی کوئی کمائی نہیں۔"

(الترغیب والترہیب ، کتاب القضا ، باب الترہیب من الظلم ودعاء المظلوم ، ج۳،ص۱۳۱،رقم :۲۴)

❊・・・❊・・・❊・・・ ❊・・・❊・・・❊
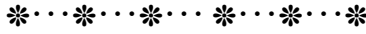
میری امت کا بہترین آدمی

حضرتِ سیدنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم مکۂ مکرمہ کی طرف جا رہے تھے۔ ایک چٹیل میدان میں انہوں نے ایک مرا ہوا سانپ دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ اس کو دفن کرنا مجھ پر لازم ہے اور جنوں نے کہا ہم تمہارے لئے کافی ہیں (ہم آپ کو اس سے منع کرتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح فرمائے) اللہ تعالیٰ تمہاری بھلائی فرمائے یعنی بہتر بدلہ دے۔ حضرتِ سیدنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ''نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔'' پھر سانپ کو اٹھایا اور ایک گڑھا کھودا پھر ایک کپڑے میں اسے لپیٹ کر دفن کر دیا۔

اچانک ایک عجیب سی آواز دینے والے نے آواز دی جو نظر نہیں آ رہا تھا: ''اے سُرّق! تم پر اللہ عزوجل کی رحمت ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اللہ کے رسول صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے اے سرّق! تم ایک چٹیل میدان میں مروگے اور تم کو میری امت کا بہترین آدمی دفن کرے گا۔''

یہ سن کر حضرت عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم نے اس سے پوچھا: ''تم کون ہو؟ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔'' اس نے کہا: ''میں ایک جن ہوں اور یہ سُرّق ہے اور ان جنوں میں سے ہم دونوں کے سوا کوئی باقی نہ رہا جس نے رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بیعت کی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے: ''اے سرّق! تو چٹیل میدان بیابان میں مرے گا اور تجھے میرا بہترین امتی دفن کرے گا۔''

(دلائل النبوۃ، باب ماجاء فی اخبارہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بالشر الذی...الخ، ج۶، ص۴۹۴)

······*··· *···*···*

میری امت میں ایک شخص مرنے کے بعد

حضرتِ سیِّدُنا ربعی بن حراش رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: ہم چار بھائی تھے، ہمارے ایک بھائی ربیع ہم میں سب سے زیادہ نمازیں پڑھتے اور سخت گرمیوں میں ہم میں سب سے زیادہ روزے رکھتے تھے، جب ان کا انتقال ہوا تو ہم ان کے گرد جمع ہوگئے اور ایک شخص کو کفن خریدنے کے لئے بھیج دیا اچانک بھائی ربیع نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُم۔ لوگوں نے کہا: وَعَلَیۡکُمُ السَّلَام اے عبسی بھائی! کیا تم مرنے کے بعد کلام کر رہے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں، میں تمہارے بعد اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے بہت اچھی حالت میں ملا میرا رب ناراض نہیں تھا، اس نے راحت، پھول اور ریشم سے میرا استقبال کیا، سنو! حضرت ابو القاسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری نماز جنازہ کا انتظار فرما رہے ہیں، لہٰذا میری نماز جنازہ میں جلدی کرو دیر نہ کرو۔ اس گفتگو کے بعد مجھے ان کی جدائی ایسے لگی جیسے بس ایک کنکری کو پانی میں پھینک دیا ہو، ہم نے اس بات کو اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے آقائے دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا کہ "میری امت میں ایک شخص مرنے کے بعد کلام کرے گا۔"

(دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل التاسع والعشرون، قصۃ ربیع اخی ربعی بن خراش، ص ۳۴۷، حدیث: ۵۳۶)

······*··· *···*···*
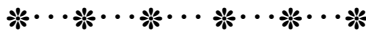
میری امت میں ایک صلہ نامی شخص ہو گا

حضرت سیِّدُنا عبد الرحمن بن یزید بن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں:
ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلِہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:
"میری امت میں ایک صلہ نامی شخص ہو گا اس کی شفاعت سے کثیر لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔"

(دلائل النبوۃ للبیہقی، جماع ابواب اخبار النبی، باب ماروی فی اخبارہ بانہ...الخ، ج۶، ص۳۷۸)

❊···❊···❊··· ❊···❊···❊

میری امت میں ابدال تیس ہیں

حضرتِ عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے "ابدال میری امت میں تیس ہیں انہیں سے زمین قائم ہے انہیں کے سبب تم پر مینہ اترتا ہے، انہیں کے باعث تمہیں مدد ملتی ہے"۔

(الجامع الصغیر بحوالہ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت حدیث ۳۰۳۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱/۱۸۲)

❊···❊···❊··· ❊···❊···❊

میری امت میں ہمیشہ ایسے چالیس افراد رہیں گے

حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ساقی کوثر، قاسِمِ نعمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں ہمیشہ ایسے چالیس افراد رہیں گے جن کا دل ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے دل پر ہو گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی برکت سے دنیا والوں سے مصائب دور فرماتا ہے اور ان افراد کو ابدال کہا جاتا ہے، وہ اس مرتبے تک

نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے ذریعے نہیں پہنچے۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! پھر ان کو یہ مرتبہ کیسے ملا؟ ارشاد فرمایا: سخاوت اور مسلمانوں کو نصیحت کرنے کے سبب۔(معجم کبیر، ۱۰/ ۱۸۱، حدیث: ۱۰۳۹۰)

・・・・・・*・・・ *・・・*・・・*

میری امت میں ہمیشہ چالیس آدمی

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے کہ ”میری امت میں ہمیشہ چالیس آدمی قلبِ نوح عَلَیْہِ السَّلَام پر ہوں گے۔“ ان کا مقام، غیرتِ دینیہ کا مقام ہے جس تک پہنچنا بہت دشوار و کٹھن ہے۔ ان ۴۰ میں جو کمالات جدا جدا پائے جاتے ہیں وہ تمام کے تمام حضرت سیِّدُنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ذاتِ مقدسہ میں ایک ساتھ موجود ہیں۔(کَشْفُ النُّوْرِ عَنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ۔ ص۳۸۔۳۹)

・・・・・・*・・・ *・・・*・・・*

میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہیں

حضرت سیِّدُنا محارب بن دِثار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو بے لباس ہونے کے سبب مسجد میں یا نماز پڑھنے کی جگہ نہیں آسکتے۔ ان کا ایمان انہیں لوگوں سے سوال کرنے سے روکے ہوئے ہے۔ اویس قرنی اور فرات بن حیان بھی انہیں میں سے ہیں۔“ (الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد اویس القرنی، الحدیث: ۲۰۰۷، ص ۳۴۲)

......*... *...*...*

میری امت کے ابدال

حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا، "میری امت کے ابدال جنت میں (محض) اپنے اعمال کی بنا پر داخل نہ ہوں گے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت، نفس کی سخاوت، دل کی پاکیزگی اور تمام مسلمانوں پر رحیم ہونے کی وجہ سے جنت میں داخل ہونگے۔"

(کنز العمال، کتاب الفضائل، باب لحوق فی القطب والابدال، ج۱۲، رقم ۳۴۵۹۶، ص۸۵)

......*... *...*...*

میری امت میں سے جو شخص رات کو بیدار ہو کر

حضرتِ سیدنا عُقبَہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ "میری امت میں سے جو شخص رات کو بیدار ہو کر اپنے نفس کو طہارت کی طرف مائل کرتا ہے حالانکہ اس پر شیطان گرہیں لگا چکا ہوتا ہے تو جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب وہ چہرہ دھوتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو چوتھی گرہ کھل جاتی ہے تو اللہ عزوجل حجاب کے پیچھے موجود فرشتوں سے فرماتا ہے کہ "میرے اس بندے کو دیکھو جو اپنے نفس کو مجھ سے سوال کرنے پر مائل کرتا ہے یہ بندہ مجھ سے جو کچھ مانگے گا وہ اسے عطا کر دیا جائے گا۔"

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ، کتاب الطھارۃ ، باب فضل الوضوء ،رقم ۱۱۴۹ ، ج ۲، ص ۱۹۴)

・・・・・・*・・・ *・・・*・・・*

میری امت میں شہید بہت کم ہوں گے

حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، "تم شہداء میں کسے شمار کرتے ہو؟" صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے عرض کیا جو اللہ عزوجل کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے تو نبئ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اس طرح تو میری امت میں شہید بہت کم ہوں گے۔" تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "تو پھر شہید کون ہے؟ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!" فرمایا، "جو اللہ عزوجل کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے اور جو اللہ عزوجل کی راہ میں مر جائے وہ شہید ہے اور جو طاعون میں مبتلاء ہو کر مر جائے وہ بھی شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری میں مبتلاء ہو کر مرے وہ بھی شہید ہے"۔

ابن مقسم نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ ابو صالح رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ "جو سمندر میں ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے۔" ایک اور روایت میں ہے کہ شہداء پانچ ہیں (۱) طاعون میں مبتلاء ہو کر مرنے والا (۲) پیٹ کی بیماری کے سبب مرنے والا (۳) سمندر میں ڈوب کر مرنے والا (۴) ملبے تلے دب کر مرنے والا۔ (۵) اللہ عزوجل کی راہ میں قتل کیا جانے والا۔ (مسلم ، کتاب الامارۃ ،باب بیان الشھداء ، رقم ۱۹۱۴،ص ۱۰۶۰)

・・・・・・*・・・ *・・・*・・・*

میری امت میں سے جس کے دو بچے پیشوائی کرنے والے ہوں گے

حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ، "میری امت میں سے جس کے دو بچے پیشوائی کرنے والے ہوں گے (یعنی فوت ہو چکے ہوں گے)، اللہ عزوجل ان کے سبب اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔" ام المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کیا، "اور جس کا ایک بچہ پیشوائی کے لیے گیا ہو؟" تو ارشاد فرمایا، "اس کا بچہ بھی اس کی پیشوائی کرے گا۔" آپ نے پھر عرض کیا، "آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں جس کی پیشوائی کیلئے کوئی نہ ہو تو؟" فرمایا "تو میں ان کی پیشوائی کروں گا اور وہ میرے جیسا پیشواء ہرگز نہ پا سکیں گے۔"

(جامع الترمذی، باب ماجاء فی ثواب من قدم له ولدا، کتاب الجنائز، رقم ۱۰۶۴، ج ۲، ص ۳۳۳)

......*... *...*...*

میری امت میں سے جس نے قرض لیا

ام المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: "میری امت میں سے جس نے قرض لیا پھر اس کی ادائیگی کے لئے کوشش کی پھر اسے ادا کرنے سے پہلے ہی مر گیا تو میں اس کا ولی ہوں۔" (مسند احمد، رقم ۲۴۵۰۹، ج ۹، ص ۳۵۰)

......*... *...*...*

میری امت میں سے جو مدینہ میں تنگدستی پر صبر کرے گا

حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، "جو میری امت میں سے مدینہ میں تنگدستی اور سختی پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے لئے گواہی دوں گا۔"

(مسلم، کتاب الحج، باب الترغیب فی سکنی المدینہ، رقم ۱۳۷۸، ص ۷۱۶)

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۹۹)

......*... *...*...*

میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہیں

حضرتِ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خاتِمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَةُ اللّٰعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ "میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہیں اگر تم میں سے کوئی شخص ان سے ایک دینار مانگنے جائے تو وہ نہ دے سکیں گے اور اگر ایک درہم مانگنے جائے تو بھی نہ دے سکیں گے اور ان سے ایک پیسہ مانگے تو بھی نہ دے سکیں، اگر وہ لوگ اللہ عزوجل سے جنت کا سوال کریں تو اللہ

عزوجل انہیں ضرور جنت عطا فرمائے گا وہ بوسیدہ لباس اور نظر انداز کئے جانے والے لوگ اگر کسی بات پر اللہ عزوجل کی قسم اٹھالیں تو اللہ عزوجل ان کی قسم ضرور پوری فرمائے گا۔"

(المعجم الاوسط، من اسمه احمد، رقم ۷۵۴۸، ج ۵، ص ۳۴۴)

......*... *...*...*

میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے داخل ہوں گے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت میں میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے داخل ہوں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو جھاڑ پھونک نہیں کراتے ہیں اور بدشگونی نہیں لیتے ہیں اور اپنے پروردگار عزوجل ہی پر توکل کرتے ہیں۔ (بہشت کی کنجیاں ص ۲۳۵)

......*... *...*...*

میری امت میں مجاہدین کا ایک گروہ

ایک روز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت بی بی اُمِ حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان میں کھانے کے بعد قیلولہ فرما رہے تھے کہ ناگہاں ہنستے ہوئے نیند سے بیدار ہوئے، حضرت بی بی اُمِ حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہنسی کی وجہ دریافت کی تو ارشاد فرمایا کہ میری امت میں مجاہدین کا ایک گروہ میرے سامنے پیش کیا گیا جو جہاد کی غرض سے دریا میں کشتیوں پر اس طرح بیٹھا ہوا سفر کرے گا جس طرح تخت پر بادشاہ بیٹھے رہا کرتے ہیں۔ یہ سن کر انہوں نے درخواست کی کہ یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا فرمادیجئے کہ میں بھی ان مجاہدین کے گروہ میں شامل رہوں۔ آپ نے دعا فرمادی۔ چنانچہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ

تعالٰی عنہ کے زمانے میں جب بحری جنگ کا سلسلہ شروع ہوا تو حضرت بی بی اُمِ حرام رضی اللہ تعالٰی عنہا بھی مجاہدین کی اس جماعت کے ساتھ کشتی پر سوار ہو کر روانہ ہوئیں اور دریا سے نکل کر جب خشکی پر آئیں تو سواری سے گر کر شہادت کا شرف حاصل کیا۔

(صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب الدعاء بالجہاد والشہادۃ...الخ، الحدیث: ۲۷۸۹، ۲۷۸۸، ج۲، ص۲۵۰)

❊···❊···❊··· ❊···❊···❊

میری امت میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا

حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحْر و بَرصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، "کہ اللہ عزوجل قیامت کے دن میری امت کے ایک شخص کو مخلوق میں سے چن لے گا اور اس کے سامنے ننانوے دفاتر (رجسٹر) پھیلا دے گا، ان میں سے ہر رجسٹر حد نگاہ تک وسیع ہو گا۔ پھر اس شخص سے فرمائے گا، "کیا تو اس میں سے کسی بات کا انکاری ہے؟ کیا میرے لکھنے والے محافظ فرشتوں نے تیرے ساتھ کوئی زیادتی کی ہے؟" وہ بندہ عرض کرے گا، "نہیں یارب عزوجل!" اللہ عزوجل فرمائے گا، "کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟" وہ عرض کرے گا، "نہیں یارب عزوجل!" تو اللہ تعالٰی فرمائے گا، "کیوں نہیں! تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے، آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہو گا۔" پھر ایک پرچہ نکالے گا جس پر اَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ لکھا ہو گا پھر فرمائے گا، "اپنی میزان پر جاؤ۔" وہ بندہ عرض کرے گا "ان دفاتر کے ساتھ یہ پرچہ کیسا ہے؟" اللہ عزوجل فرمائے گا "تجھ پر کوئی ظلم نہ ہو گا۔" پھر ان دفتروں کو ایک پلڑے میں اور اس پرچے کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا تو وہ دفتر ہلکے

ہوجائیں گے اور پرچہ بھاری ہوجائے گا اور اللہ عزوجل کے نام کے مقابل کوئی شے بھاری نہ ہوگی۔"

(سنن الترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فیمن یموت وھو یشھد ...الخ رقم ۲۶۴۸، ج ۴، ص ۲۹۰)

❋···❋···❋··· ❋···❋···❋

میری امت میں سے کسی شخص کو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم فرماتے ہیں:"میرے لئے زمین کو جائے نماز اور پاک کرنے والی بنایا گیا ہے لہذا میری امت میں سے کسی شخص کو جہاں بھی نماز کا وقت آجائے تو اس کو وہاں ہی نماز پڑھ لینی چاہیئے"۔

(صحیح البخاری کتاب التیمم ۱/۴۸ و کتاب الصلوٰۃ ۱/۶۲ قدیمی کتب خانہ کراچی)

❋···❋···❋··· ❋···❋···❋

میری امت کا ایک گروہ

حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ و الہ وسلم فرماتے ہیں: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر غالب رہے گا ان کی مخالفت اور رسوائی کرنے والا ان کو ضرر نہ پہنچاسکے گا کہ وہ گروہ اس کا حکم آنے تک اس پر غالب رہے گا۔

(صحیح البخاری کتاب المناقب قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۵۱۴)

مرقات میں فرمایا کہ یہ حدیث علماء کو شامل ہے کہ وہ حضرات قلم و زبان سے جہاد کرتے رہتے ہیں۔(مراۃ ج ۵ ص ۶۹۷)

❋···❋···❋··· ❋···❋···❋

میری امت میں ایک گروہ

روایت ہے حضرت عمران ابن حصین سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت میں ایک گروہ حق پر جہاد کرتا رہے گا ان پر غالب رہے گا جو ان سے دشمنی رکھے، حتی کہ اس کے آخری لوگ مسیح دجال سے جنگ کریں گے۔

(مشکوۃ المصابیح کتاب الجہاد الفصل الثانی ص ۳۳۱، مطبوعہ مجلس برکات)

شرح

یعنی اسلام میں جہاد ہوتا رہے گا، کبھی منسوخ نہ ہوگا جو جہاد کا حکم منسوخ مانے وہ کافر ہے جیسے وہ جو نماز یاز کوۃ و حج وغیرہ کو منسوخ ماننے والا کافر ہے۔

یہاں آخری لوگ سے مراد حضرت امام مہدی و جناب عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھی مسلمان ہیں۔ دجال کو مسیح اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ممسوح العین یعنی کانا ہوگا۔ یہ صفت مشبہ بمعنی مفعول ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مسیح اس لیے کہتے ہیں کہ مسیح یعنی چھو کر لاعلاج بیماروں کو اچھا کر دیتے تھے۔ یہاں صفت مشبہ بمعنی فاعل ہے۔ خیال رہے کہ دجال سے اس جہاد کے بعد دنیا میں کوئی کافر نہ رہے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات تک یہ ہی حال رہے گا آپ کی وفات کے بعد پھر کفر شروع ہوگا حتی کہ ایک ایسی ہوا چلے گی کہ ہر مؤمن کو وفات دے دے گی، صرف کفار ہی زمین پر رہ جائیں گے ان پر قیامت قائم ہوگی۔ (مراۃ ج ۵ ص ۷۱۴)

······*··· *···*···*

میری امت میں سب سے افضل شہید

حضرتِ حسن بصری رَحْمَۃُاللہ عَلَیْہ کہتے ہیں: حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: میری امت میں سب سے افضل شہید وہ شخص ہے جو ظالم حاکم کے پاس گیا، اسے نیکی کا حکم دیا اور برائی سے روکا اور اسی وجہ سے اسے قتل کر دیا گیا، ایسے شہید کا ٹھکانہ جنت میں حضرتِ حمزہ اور حضرتِ جعفر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے درمیان ہو گا۔

(جامع الاحادیث، ۲/۶۷، الحدیث ۳۹۴۱، ملخصًا)

❊···❊···❊··· ❊···❊···❊

میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہیں

حضرتِ سیِّدُنا عروہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم قبیلہ بنو غفار کے ایک شخص کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، وہ شدت بخار کی وجہ سے چیخ وپکار کر رہا تھا۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ”بخار جہنم کی تپش سے ہے اور یہ جہنم سے مؤمن کا حصہ ہے۔“ پھر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اسے دعا سے نوازا: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس کی تمنا پوری فرما۔“ اس نے ایک دردناک آہ بھری اور اس کا انتقال ہو گیا۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ”میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ اگر (کسی معاملے میں) وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی قسم ضرور پوری فرمادے۔“

(مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، باب فی الحمّی، الحدیث: ۳۸۲۸، ج۳، ص۳۸، دون قوله اللهم اعطه...الخ)

۔۔۔۔۔۔*۔۔۔ *۔۔۔*۔۔۔*
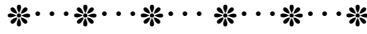
میری امت میں سے ایک لاکھ

حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ **میری امت** میں سے ایک لاکھ (بلا حساب) جنت میں داخل فرمائے گا۔“ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ”یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں اور زیادہ دیجئے!“ ارشاد فرمایا: ”اتنے اور۔“ عرض کی: ”یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں اور زیادہ دیجئے!“ ارشاد فرمایا: ”اتنے اور۔“ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ”اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قادر ہے کہ تمام لوگوں کو ایک ہی لپ بھر کر جنت میں داخل فرمادے۔“ تو پیارے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”عمر نے سچ کہا۔“

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک، الحدیث: ۱۳۰۰۶، ج۴، ص۳۸۵)

۔۔۔۔۔۔*۔۔۔ *۔۔۔*۔۔۔*
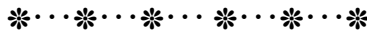
میری امت میں سے جو اس کی طاقت رکھتا ہے

حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی سند سے حضرت سیِّدُنا جابر بن عبداللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت

کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: ایک دن پیارے مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ”کیا میں تمہیں جنت کے بالا خانوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ “ہم نے عرض کی: ”یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان! ضرور ارشاد فرمایئے! “ارشاد فرمایا: ”جنت میں جواہر کی مختلف اقسام کے بالاخانے ہیں جن کا بیرونی منظر اندر سے اور اندرونی منظر باہر سے دکھائی دیتا ہے۔ ان میں ایسی نعمتیں، ثواب اور عزت و کرامت ہے جن کے متعلق نہ تو کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی آنکھ نے انہیں دیکھا۔ “ہم نے عرض کی: ”یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان! یہ کس کے لئے ہیں؟ “ارشاد فرمایا: ”اس خوش بخت کے لئے جو سلام کو عام کرے، ہمیشہ روزے رکھے، لوگوں کو کھانا کھلائے اور نماز پڑھے جبکہ لوگ سو رہے ہوں۔“میں نے عرض کی: ”یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ قربان! کون ان کاموں کی طاقت رکھتا ہے؟ “ارشاد فرمایا: ”میری امت میں سے جو اس کی طاقت رکھتا ہے عنقریب میں اس کے بارے میں تمہیں آگاہ کروں گا۔ “پھر ارشاد فرمایا: ”جو مسلمان بھائی سے ملے، اسے سلام کرے اور وہ جواب دے تو یقیناً اس نے سلام کو عام کیا، جو اپنے اہل و عیال کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے تو یقیناً اس نے کھانا کھلایا، جس نے پورا ماہِ رمضان المبارک اور ہر مہینے تین روزے رکھے گویا اس نے ہمیشہ روزے رکھے اور جس نے عشاء و فجر کی نماز باجماعت ادا کی گویا اس نے اس وقت نماز پڑھی جب لوگ یعنی یہود و نصاریٰ اور مجوسی سوئے ہوئے تھے۔“ (الفوائد لتمام الرازی، الحدیث:۱۴۴۸، ج۲، ص۱۷۰)

❋…❋…❋… ❋…❋…❋

میری امت میں سے جو شخص

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا، میری امت میں سے جو شخص کشتی میں سوار ہوتے وقت یہ پڑھ لے تو وہ ڈوبنے سے محفوظ رہے گا:

بِسْمِ اللّٰہِ الْمَلِكِ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ۔ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ﴿۶۷﴾ بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖىھَا وَمُرْسٰىھَا۔ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ''۔

(معجم الاوسط، باب المیم، من اسمہ محمد، ۴/ ۳۲۹، الحدیث: ۶۱۳۶)

......*... *...*...*

میری امت میں سے بعض وہ ہیں

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے بعض وہ ہیں جو ایک جماعت کی شفاعت کریں گے، بعض وہ جو ایک خاندان کی شفاعت کریں گے، بعض وہ ہیں جو ایک کنبہ کی شفاعت کریں گے بعض وہ ہیں جو صرف ایک آدمی کی شفاعت کریں گے حتی کہ یہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(مشکوۃ المصابیح باب الحوض و الشفاعۃ الفصل الثانی، ص ۴۹۴ مطبوعہ مجلس برکات)

......*... *...*...*

میری امت میں سے ایک قوم

حضرت عمران ابن حصین سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے کہ محمد مصطفی کی شفاعت سے ایک قوم آگ سے نکالی جائے گی جو جنت میں داخل ہوں گے اور ان کا نام جھنمیین رکھا جائے گا (بخاری) اور ایک روایت میں ہے کہ میری امت میں سے ایک قوم میری شفاعت کی بنا پر آگ سے نکالی جائے گی جو جہنمی نام دیئے جائیں گے۔ (مراۃ جلد ۷ ص ۴۲۲)

شرح

ان میں سے وہ لوگ بھی داخل ہیں جنھوں نے صرف کلمہ پڑھا اچھے عقیدے اختیار کیے مگر کوئی نیکی نہ کی اور وہ بھی داخل ہیں جنھوں نے کلمہ بھی نہیں پڑھا ان کا ایمان شرعی نہ تھا مگر وہ عند اللہ مؤمن تھے، دل میں ایمان رکھتے ہیں کسی وجہ سے زبان سے ظاہر نہ کرتے تھے ، ان پر دنیا میں نماز جنازہ بھی نہ ہوئی، انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن بھی نہیں کیا گیا، انہیں رب تعالٰی اپنی قدرت والی مٹھی میں بھر کر جنت میں ڈالے گا۔ یہ سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے ہی دوزخ سے نکلیں گے۔ (مراۃ جلد ۷ ص ۴۲۲)

✻···✻···✻··· ✻···✻···✻

میری امت میں مجھ سے بہت محبت کرنے والے

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ میری امت میں مجھ سے بہت محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے ،ان میں سے ہر ایک تمنا کرے گا وہ اپنے گھر بار مال کے عوض مجھے دیکھ لیتا۔

(مشکوۃ المصابیح باب ثواب ھٰذہ الامۃ الفصل الاول، ص ۵۸۳،مطبوعہ مجلس برکات)

شرح

اس فرمان عالی میں تاقیامت ہم جیسے دور مجبور مسلمانوں کی عزت افزائی ہے،اس فرمان پاک کا مقصد یہ نہیں ہے کہ بعد کے لوگ حضرات صحابہ سے افضل ہوں گے بلکہ مقصد یہ ہے کہ ان کی بن دیکھے مجھ سے محبت بہت ہی زیادہ قابل قدر ہو گی۔نوعیت محبت میں افضلیت اور چیز ہے کیفیت میں افضلیت کچھ اور۔تمام امت ایک صحابی کے گرد قدم کو نہیں پہنچ سکتی،وہ حضرات اسلام کی صف اول کے مقتدی ہیں جو امام المرسلین صلی اللہ علیہ و سلم کو دیکھتے حضور کی سنتے ہیں،بعد کے لوگ پچھلی صفوں کے ہیں جو امام کی حرکات وکلام ان حضرات کے ذریعہ جانتے مانتے ہیں۔

اور وہ تمنا کریں گے کہ ہماری جان مال اولاد سب کچھ فدا ہو جائے مگر ایک نظارہ جمال جہاں آراء کا میسر ہو جائے،آج مدینہ منورہ کی گلیاں دیکھنے کے لیے کیسے کیسے جتن کرتے ہیں مگر بعض کو میسر نہیں ہوتی۔(مراۃ ج ۸ ص ۵۲۴)

❋···❋···❋··· ❋···❋···❋

میری امت میں قبیلہ ربیعہ اور مضر

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"میری امت میں قبیلہ ربیعہ اور مضر سے زیادہ لوگ میری شفاعت سے جنت میں داخل ہوں گے اور میرے بعض امتی (یعنی ان کے جسم) جہنم میں بڑے ہو جائیں گے یہاں تک کہ وہ اس کے ایک کنارے جتنے ہو جائیں گے۔"

(سنن ابن ماجه، ابواب الزهد، باب صفة النار، الحديث:٤٣٢٣، ص٢٧٤٠)

……*… *…*…*

میری امت میں سے ہر شخص کو حاصل ہو گی

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا"ہر نبی کی ایک دعا قبول ہوتی ہے، پس ہر نبی نے وہ دعا جلد مانگ لی اور میں نے اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے بچا کر رکھا ہوا ہے اور یہ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میری امت میں سے ہر شخص کو حاصل ہو گی جو اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شرک نہ کیا ہو۔

(مسلم، کتاب الایمان، باب اختباء النبیصلی الله علیه وسلم دعوة الشفاعة لامّته، ص١٢٩، الحديث: ٣٣٨(١٩٩))

……*… *…*…*

میری امت میں بہترین لوگ وہ ہیں

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: خِیَارُ اُمَّتِی فِیمَا اَنْبَأَنِی الْمَلَأُ الْاَعْلٰی لَقَوْمٌ یَضْحَکُونَ جَهْرًا فِی سَعَةِ رَحْمَةِ رَبِّهِمْ وَیَبْکُونَ سِرًّا مِنْ خَوْفِ

شِدَّۃِعَذَابِ رَبِّہِمْ وَیَذْکُرُونَ رَبَّھُمْ بِالْغَدَاۃِ وَالْعَشِیِّ یعنی: فرشتوں نے جو مجھے بتایا اس کے مطابق میری امت میں بہترین لوگ وہ ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی وسعت دیکھ کر لوگوں کے سامنے خوب خوش ہوتے، اللہ عَزَّوَجَلَ کے خوف کی شدت کی بناء پر چھپ کر روتے اور صبح وشام اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے ہیں۔(شعب الایمان، باب فی الخوف، ۱/ ۴۷۸، حدیث :۷۶۵)

······*··· *···*···*

میری امت کا اختلاف

حضور سیّدُ الْمُبَلِّغِیْنَ، جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: "اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَۃٌ یعنی میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔"(شرح صحیح مسلم للنووی، کتاب الوصیۃ، باب ترک الوصیۃ۔۔۔۔۔الخ، ج۱۱، ص۹۱)

······*··· *···*···*

میری امت کا نام مسلمین رکھا

اسحٰق بن راہویہ مسند اور ابو بکر ابن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم مصنف میں مکحول سے راوی، امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا لینے کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا: قسم اس کی جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام آدمیوں سے برگزیدہ کیا میں تجھے نہ چھوڑوں گا۔یہودی بولا: واللہ! خدا نے انہیں تمام بشر سے افضل نہ کیا، امیر المؤمنین نے اسے تمانچہ مارا، وہ بارگاہ رسالت میں نالشی آیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر! تم اس تمانچہ کے بدلے اسے راضی کردو (یعنی ذمی ہے) اورہاں اے یہودی! آدم صفی

اللہ، ابراہیم خلیل اللہ، نوح نجی اللہ، موسیٰ کلیم اللہ، عیسیٰ روح اللہ ہیں و انا حبیب اللہ اور میں اللہ کا پیارا ہوں، ہاں اے یہودی! اللہ نے اپنے دو ناموں پر میری امت کے نام رکھے اللہ سلام ہے اور میری امت کا نام مسلمین رکھا اور اللہ مؤمن ہے اور میری امت کو مومنین کا لقب دیا، ہاں اے یہودی! تم زمانہ میں پہلے ہو ونحن الاٰخرون السابقون یوم القٰیمۃ اور ہم زمانے میں بعد اور روز قیامت میں سب سے پہلے ہیں، ہاں ہاں جنت حرام ہے انبیاء پر جب تک میں اس میں جلوہ افروز نہ ہوؤں اور حرام ہے امتوں پر جب تک میری امت نہ داخل ہو۔

(المصنف لابن ابی شیبه، کتاب الفضائل، حدیث ۱۱۸۵۱، ادارۃ القرآن والعلوم اسلامیه، کراچی، ۱۱/۵۱۱)

......*... *...*...*

میری امت کا مہینہ

فرمانِ نبوی ہے کہ رجب اللہ کا مہینہ، شعبان میرا مہینہ اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔

(کنزالعمال، کتاب الفضائل، الباب الثامن۔۔۔الخ، الفصل الثانی۔۔۔الخ، ۶/۱۳۹، الجزء الثانی عشر، الحدیث ۳۵۱۵۹)

......*... *...*...*

میری امت کا ملک

حضرت سیّدُنا ابو قلابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیّدُنا ابو اسماء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سند سے حضرت سیّدُنا ثوبان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے

میرے لئے زمین سمیٹ دی تو میں نے اس کے مشرق و مغرب دیکھے اور میری امت کا ملک وہاں تک پہنچے گا جہاں تک میرے لئے سمیٹ دیا گیا اور مجھے دو خزانے دیئے گئے سرخ وسفید اور میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لئے سوال کیا کہ انہیں عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور ان پر ان کی جماعت کے سوا کوئی دشمن مسلط نہ کرے جو ان کی اصل اکھیڑ دے اور میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اے محمد! ہم جب کوئی فیصلہ فرما دیتے ہیں تو وہ رد نہیں ہو سکتا میں نے آپ کو آپ کی امت کے متعلق یہ وعدہ دے دیا کہ انہیں عام قحط سالی سے ہلاک نہ کروں گا اور ان پر ان کی جماعت کے علاوہ کوئی دشمن مسلط نہ کروں گا جو ان کی اصل اکھیڑ دے اگرچہ وہ دنیا کے ہر طرف سے جمع ہو جائیں، امت ہی میں سے بعض بعض کو قیدی بنائیں گے اور بعض بعض کو ہلاک کریں گے۔

میں اپنی امت پر گمراہ گر پیشواؤں کا خوف کرتا ہوں اور جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو ان سے روز قیامت تک نہ اٹھے گی۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک میری امت کے کچھ قبیلے مشرکوں سے نہ مل جائیں حتی کہ کچھ قبیلے بتوں کی پوجا کرنے لگیں گے۔

میری امت میں ۳۰ جھوٹے ہوں گے وہ سب گمان کریں گے کہ وہ اللہ کے نبی ہیں حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت کا ایک گروہ حق پر رہے گا ان کا مخالف انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا حتی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم آجائے۔“

(سنن ابی داود، کتاب الفتن والملاحم، باب ذکر الفتن ودلائلھا، الحدیث: ۴۲۵۲، ج۴، ص۱۳۲)

❋・・・❋・・・❋・・・ ❋・・・❋・・・❋

میری امت کا نامرد ہونا

حضرت سیِّدُنا عثمان بن مظعون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سرکار دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کی:"یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!میرے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ میں خولہ کو طلاق دے دوں۔"آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:"رک جاؤ!بے شک نکاح میری سنّت ہے۔"انہوں نے عرض کی:"میرا دل کہتا ہے کہ میں مجبوب ہو جاؤں(یعنی عُضوِ تناسل کو کاٹ دوں۔)"آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:"ٹھہر جاؤ!میری امت کا نامرد ہونا روزے ہیں۔"انہوں نے عرض کی:"میرا دل کرتا ہے کہ میں رہبانیت(یعنی گوشہ نشینی)اختیار کرلوں۔"آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:"رک جاؤ!میری امت کی رہبانیت جہاد اور حج ہے۔"انہوں نے عرض کی:"میرا دل چاہتا ہے کہ میں گوشت کھانا چھوڑدوں۔"آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:"ایسا نہ کرو کیونکہ میں گوشت کو پسند کرتا ہوں،اگر مل جائے تو کھالیتا ہوں اور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مانگوں تو ضرور وہ مجھے کھلا دے۔"(سنن الدارمی،کتاب النکاح،باب النھی عن التبتل،۲/۱۷۹،حدیث:۲۱۶۹ بتغیر قلیل)

······*··· *···*···*

میری امت کا وہ دروازہ

حضرت سالم سے روایت ہے وہ اپنے والد سے راوی فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت کا وہ دروازہ جس سے وہ جنت میں داخل ہوں گے اس کی

چوڑائی تیز سوار کی رفتار سے تین سال کا ہے، پھر وہ اس پر تنگ ہوں گے حتی کہ قریب ہو گا کہ ان کے کندھے مل جائیں۔

(مشکوۃ المصابیح باب صفة الجنة و اھلھا الفصل الثانی، ص ۴۹۸، مطبوعہ مجلس برکات)

شرح

حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی امت کے داخلہ کے بہت دروازے ہیں جن کی فراخی مختلف ہے، یہاں ایک دروازے کی فراخی کا ذکر ہے اور چالیس سال والی روایت میں دوسرے دروازے کا تذکرہ ہے لہٰذا احادیث میں تعارض نہیں۔

وہ دروازہ اس قدر وسعت کے باوجود ان جنتیوں پر تنگ ہو گا کہ ان کے کندھے گویا مل جائیں۔(مراۃ ج ۷ ص ۴۷۹)

......*... *...*...*

میری امت کا حال

حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ میرا حال اور میری امت کا حال اس شخص کی مثل ہے جس نے آگ روشن کی پس ٹڈیاں اور پروانے اس میں گرنے لگے اور وہ ان کو آگ سے ہٹاتا تھا سو میں کمر سے پکڑ کر آگ سے بچانے والا ہوں اور تم میرے ہاتھ سے چھوٹتے ہو۔ (اور آگ میں گرنا چاہتے ہو۔) (صحیح مسلم، باب شفقتہ علی امتہ۔۔۔الخ، الحدیث: ۲۲۸۵، ص ۱۲۵۴۔علمیہ)

......*... *...*...*

میری امت کا حساب

حضرت سیِّدُنا امام جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی کی کتاب "اَلْجَامِعُ الصَّغِیْر"میں یہ حدیثِ پاک وارد ہے کہ "حضور نبیِٔ پاک ، صاحبِ لَوْلاک ، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ "مَیں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: "اے باری تعالیٰ میری امت کا حساب میرے سپُرد فرما دے تاکہ میری امت دیگر امتوں کے سامنے رسوا نہ ہو۔" تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری طرف وحی فرمائی: "اے محمد صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم بلکہ ان کا حساب میں خود لوں گا۔ اگر ان میں سے کسی کی لغزش ہوئی تو میں اسے تم سے بھی چھپالُوں گا تاکہ وہ تمہارے نزدیک بھی رسوا نہ ہو۔"

(الجامع الصغیر للسیوطی، حرف السین، الحدیث: ۴۶۰۱، ص ۲۸۲)

......*... *...*...*

میری امت کا آخری تہائی حصہ

رحمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک مرتبہ دورانِ سفر دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے اور کچھ دیر دُعا کر کے طویل سجدہ فرمایا، تین مرتبہ ایسا کرنے کے بعد حاضرین سے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رب سے اپنی اُمّت کے لئے سوال اور شفاعت کی تو اس نے مجھے تہائی اُمّت عطا فرما دی، اس پر میں نے سجدۂ شکر ادا کیا۔ پھر میں نے سر اٹھا کر اپنے رب سے دوبارہ اپنی امّت کے لئے سوال کیا تو اس نے مجھے تہائی اُمّت عطا فرمادی، بطورِ شکر میں سجدہ بجالایا اور پھر سر اٹھا کر رب تعالیٰ سے اپنی امت کے لئے سوال کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے میری امت کا آخری تہائی حصہ بھی عطا فرمادیا اور میں نے شکرانے میں سجدہ ادا کیا۔ (ابو داؤد، ج ۳، ص ۱۱۷، حدیث: ۲۷۷۵)

......*... *...*...*
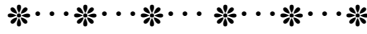
میری امت کے فقراء

حضرتِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے حضرتِ سعید بن عامر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پاس ایک ہزار دینار بھیجے، حضرت سعید اپنے گھر میں اِنتہائی غمزدہ حالت میں داخل ہوئے، ان کی بیوی نے پوچھا: کوئی خاص بات ہوگئی ہے؟ بولے: بہت اہم بات ہوگئی ہے، پھر فرمایا: مجھے کوئی پرانا دوپٹہ دے دو، پھر اسے پھاڑ کر اس کے ٹکڑے کیے اور دیناروں کی پوٹلیاں بنا کر تقسیم کر دیں اور نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور صبح تک رورو کر عبادت کرتے رہے پھر فرمایا: میں نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سنا ہے: میری امت کے فقراء مالداروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے یہاں تک کہ اگر کوئی مالدار آدمی ان کی جماعت میں شامل ہو گا تو اسے ہاتھ پکڑ کر باہر نکال دیا جائے گا۔

(ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی ان فقراء۔۔۔الخ، ۱۵۸/۴، الحدیث ۲۳۶۱)

ایک روایت میں ہے کہ "میری امت کے فقراء اغنیاء سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔" عرض کیا گیا، "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں ان کا حلیہ بیان فرمایئے۔" فرمایا کہ "ان کے کپڑے بوسیدہ اور سر پراگندہ ہوں گے اور انہیں دروازوں سے داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جاتی اور نہ ہی وہ خوبصورت عورتوں سے نکاح کرسکتے ہیں، ان ہی کے صدقے مشرق و مغرب والوں کو رزق دیا جاتا ہے، ان پر اگر کسی کا حق ہو تو وہ پورا ادا کرتے ہیں جبکہ ان کے حقوق پورے ادا نہیں کئے جاتے۔"

(الترغیب والترہیب، کتاب التوبۃ والزھد، الترغیب فی الفقر، رقم ۱۲، ج ۴، ص ۶۳)

......*... *...*...*

میری امت کے گناہوں کے کفارے

امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم فرماتے ہیں کہ "میں حسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کے ساتھ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے عرض کی: "میرے ماں باپ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم پر قربان! اس گھر کی شان کیا ہے؟" تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "اے علی! اللہ عزَّوَجَلَّ نے میری امت کے گناہوں کے کفارے کے لئے دنیا میں اپنا گھر بنایا۔" میں نے عرض کی: "میرے ماں باپ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم پر قربان! اس حجرِ اَسود کا مقام ومرتبہ کیا ہے؟" تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "یہ قیمتی پتھر جنت میں تھا، اللہ عزَّوَجَلَّ نے اِسے دُنیا میں اُتارا تو اس کی روشنی سورج جیسی تھی لیکن جب سے اسے مشرکین کے (ناپاک) ہاتھ لگے اس کا رنگ تبدیل ہو گیا اور اب یہ سخت سیاہ ہو گیا ہے۔"

(اخبار مكة للفاكهي، ذكر المقام وفضله، الحديث٩٦٨، ج١، ص٤٤٣، مختصر وبتغيرٍ)

......*... *...*...*

میری امت کے لئے کون ہو گا؟

حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: حضور نبئ کریم، رءُوف رحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے بوقتِ وصال حضرت سیِّدُنا جبرائیل امین علیہ السلام سے استفسار فرمایا: "میرے بعد میری امت کے لئے کون ہو گا؟" تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت

سیّدُنا جبرائیل امین علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ میرے محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کو خوشخبری سنادے کہ "میں اسے اس کی امت کے سلسلے میں رسوا نہیں کروں گا اوراسے یہ بشارت بھی دے دے کہ جب لوگوں کو قبروں سے باہر نکالا جائے گا تو سب سے پہلے میرا حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم باہر تشریف لائے گا۔جب لوگ جمع ہوں گے تو میرا محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم ہی ان کا سردار ہوگا اورجب تک اس کی امت جنت میں داخل نہ ہو جائے تمام امتوں پر وہ حرام رہے گی۔"(یہ سن کر) آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:"اب میری آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں اور میرا دل خوش ہوا۔"

(احیاء علوم الدین،کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الرابع فی وفاۃ رسول اللہ ـــــــ الخ، ج۵، ص۲۱۷)

······*··· *···*···*

میری امت کے کبیرہ گناہ والوں کے لئے

حضرتِ سیّدُنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے، حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے:"میری شفاعت **میری امت** کے کبیرہ گناہ والوں کے لئے ہے۔"حضرتِ سیّدُنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:"جنہوں نے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہیں کیا انہیں شفاعت کی کیا حاجت؟یعنی وہ شفاعت کے محتاج نہیں۔"

(جامع الترمذی،ابواب صفۃالقیامۃ،باب منہ حدیث شفاعتی لاھل الکبائر من امتی، الحدیث ۲۴۴۲،ص۱۸۹۷)

······*··· *···*···*

میری امت کے بہترین لوگ

حضرتِ سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، "میری امت کے بہترین لوگ حاملین قرآن اور رات کو جاگ کر اللہ عزوجل کی عبادت کرنے والے ہیں۔"

(الترغیب والترہیب، کتاب النوافل، الترغیب فی قیام اللیل، رقم ۲۷، ج ۱، ص ۲۴۳)

......*... *...*...*

میری امت کے ان لوگوں کی طرف سے

نبی اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ایک مینڈھے کی قربانی کی اور یہ پڑھا "بِسْمِ اللّٰہِ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، ھٰذَا عَنِّی وَ عَمَّن لَّمْ یُضِحْ مِنْ اُمَّتِیْ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے یہ قربانی میری طرف سے اور میری امت کے ان لوگوں کی طرف سے جو قربانی نہیں کر سکتے۔"

(سنن ابی داؤد، کتاب الضحایا، باب فی الشاہ یضحی بھا عن جماعۃ، الحدیث ۲۸۱۰، ص ۱۴۳۳)

......*... *...*...*

میری امت کے دو گروہ

حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہندوستان میں اسلام کے داخل اور غالب ہونے کی خوشخبری سناتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا کہ میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو جہنم سے آزاد فرمادیا ہے۔ ایک وہ گروہ جو ہندوستان میں جہاد کرے گا اور ایک وہ گروہ جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ ہو گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم مسلمانوں سے ہندوستان میں جہاد کرنے کا وعدہ فرمایا تھا تو اگر میں نے وہ زمانہ پالیا جب تو میں اس کی راہ میں اپنی جان ومال قربان کر دوں گا اور اگر میں اس جہاد میں شہید ہو گیا تو میں بہترین شہید ٹھہروں گا اور اگر میں زندہ لوٹا تو میں دوزخ سے آزاد ہونے والا ابو ہریرہ ہوں گا۔(سنن نسائی، کتاب الجهاد، باب غزوۃالهند، الحدیث: ۳۱۷۲،۳۱۷۱، ص۵۱۷)

تمام دنیا کے مؤرخین گواہ ہیں کہ غیب داں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی زبان قدسی بیان سے ہندوستان کے بارے میں سینکڑوں برس پہلے جس غیب کی خبر کا اعلان فرمایا تھا وہ حرف بحرف پوری ہو کر رہی کہ محمد بن قاسم نے سرزمین سندھ ومکران پر جہاد فرمایا اور محمود غزنوی و شہاب الدین غوری نے ہندوستان کے سومنات و اجمیر وغیرہ پر جہاد کرکے اس ملک میں اسلام کا پرچم لہرایا۔ یہاں تک کہ سرزمین ہند میں ناگالینڈ کی پہاڑیوں سے کوہ ہندوکش تک اور راس کماری سے ہمالیہ کی چوٹیوں تک اسلام کا پرچم لہر چکا۔ حالانکہ مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ پیشین گوئی اس وقت دی تھی جب اسلام سرزمین حجاز سے بھی آگے نہیں پہنچ پایا تھا۔ ان غیب کی خبروں کو لفظ بلفظ پورا ہوتے ہوئے دیکھ کر کون ہے جو غیب داں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں اس طرح نذرانہ عقیدت نہ پیش کرے گا کہ

سرعرش پر ہے تری گزر دل فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

(سیرتِ مصطفےٰ ص۷۵۸۔۷۵۹)

❋···❋···❋··· ❋···❋···❋

میری امت کے لئے رحمت بنادیا

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امام ابنِ عدی اور امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ - ترجمۂ کنزالایمان: اور کاموں میں اُن سے مشورہ لو۔ (اٰلِ عمران:۱۵۹)

تو آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ عزوجل اور اس کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مشورے سے مستغنی ہیں لیکن اللہ عزوجل نے مشورے کو میری امت کے لئے رحمت بنادیاہے۔ (روح المعانی، ج۴، ص۱۰۷)

❋···❋···❋··· ❋···❋···❋

میری امت کے لوگ

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ہے: میری امت کے لوگ جنت میں نماز روزوں کی کثرت سے نہیں بلکہ دلوں کی سلامتی، سخاوت اور مسلمانوں پر رحم کرنے کی بدولت داخل ہوں گے۔

(شعب الایمان، الرابع والسبعون۔۔۔الخ، باب فی الجود و السخاء، ۷/۴۳۹، الحدیث ۱۰۸۹۲، ۱۰۸۹۳)

❋···❋···❋··· ❋···❋···❋

میری امت کے دو آدمی

حضرتِ اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے: ہم رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، اچانک حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تبسم فرمایا اس طرح کہ آپ کے دندانِ مبارک نظر آنے لگے۔ حضرتِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! حضور کس بات پر تبسم فرمارہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میری امت کے دو آدمی اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے، ان میں سے ایک کہے گا: "اِلٰہَ الْعَالَمِیْن! مجھے اس بھائی سے انصاف دلایئے۔ ربّ تعالیٰ دوسرے آدمی سے فرمائے گا کہ اسے اس کا حق دو! وہ عرض کرے گا: "یا الٰہی میری نیکیوں میں کچھ باقی نہیں رہا ہے۔" اللہ تَعَالٰی انصاف چاہنے والے سے فرمائے گا: اب کیا کہتے ہو؟ وہ کہے گا: "اے اللہ! اس کے عوض میرے گناہوں کا بار اس پر کردیجئے!" حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی چشمائے اطہر اشکبار ہو گئیں، پھر فرمایا: بے شک یہ بہت شدید دن ہو گا، لوگ اپنے گناہ دوسروں پر ڈالنے کے خواہشمند ہوں گے۔ اللہ تَعَالٰی پہلے شخص سے فرمائے گا کہ نظر اٹھا کر جنت کو دیکھو! وہ جنت کو دیکھ کر کہے گا: میں نے سونے چاندی کے اونچے اونچے محلات دیکھے ہیں جن میں موتی جڑے ہوئے ہیں، یہ کون سے نبی، صدیق یا شہید کے لئے ہیں؟ ربِّ ذوالجلال فرمائے گا: جو اس کی قیمت ادا کرے گا اسے دوں گا۔ وہ کہے گا: اے اللہ! ان کی قیمت کس کے پاس ہے؟ اللہ تَعَالٰی فرمائے گا: "تیرے پاس ان کی قیمت ہے اور وہ یہ ہے کہ تو اپنے اس بھائی کو معاف کردے" چنانچہ وہ اسے معاف کردے گا اور رب تعالیٰ فرمائے گا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کردے۔ اس کے بعد حضور صَلَّی

اللہ عَلَیْہِ وَ سَلَّم نے فرمایا: اللہ سے ڈرو! اور ایک دوسرے سے نیکی کرو! اللہ تَعَالٰی قیامت کے دن مؤمنوں میں باہم صلح کرائے گا۔

(المستدرک للحاکم ، کتاب الاھوال ، باب اذا لم یبق من الحسنات۔۔۔الخ ، ۵/۷۹۵، الحدیث ۸۷۵۸)

······*··· *···*···*

میری امت کے لئے مجھ پر

حضرتِ سَیِّدُنا ابو موسی اَشعَرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے میری امت کے لئے مجھ پر دو اَمن (والی آیتیں) اتاریں ہیں، ایک:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۔ (پارہ ۹ انفال ۳۳)

ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔

اور دوسری:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ (پ۹، الانفال: ۳۳)

ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں۔

جب میں دنیا سے پردہ کرلوں گا تو ان میں قِیامت تک کے لئے اِستغفار چھوڑ دوں گا۔

(ترمذی، کتاب التفسیر ،باب و من سورۃ الانفال، ج ۵ ص ۵۶)

نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بَرَکت سے مخلوقِ خدا زمینی وآسمانی بلاؤں سے محفوظ رہتی ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی اُمَّت کے لئے اَمان ہیں۔

✻···✻···✻··· ✻···✻···✻

میری امت کو کم عمر عطا فرمائی

حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ کریم، رءُوف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے پاس بنی اسرائیل کے ایک شخص کا تذکرہ ہوا، جس نے ایک ہزار ماہ اللہ عزّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کیا۔ صحابۂ کرام علیہم الرضوان کو اس سے بہت تعجب ہوا اور تمنا کرنے لگے: "کاش! ان کے لئے بھی ایسا ممکن ہوتا۔" تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے عرض کی: "اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! تو نے میری امت کو کم عمر عطا فرمائی اب ان کے اعمال بھی کم ہوں گے۔" تو اللہ عزّوَجَلَّ نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو شب قدر عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا: "اے محمد صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو میں نے تجھے اور تیری امت کو ہر سال عطا فرمائی ہے۔ یہ رات ماہِ رمضان میں تمہارے لئے اور قیامت تک آنے والے تمہارے امتیوں کے لئے ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔" اللہ عزّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ﴿۴﴾ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے۔ وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔ (پ۳۰ القدر ۴۔۵)

(صحیح البخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر باب فضل لیلۃ القدر، الحدیث ۲۰۱۴، ص ۱۵۷)

✻···✻···✻··· ✻···✻···✻

میری امت کو قیامت کے دن

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا "جب میری امت کو قیامت کے دن پکارا جائے گا تو وضو کے باعث ان کی پیشانیاں اور قدم چمکتے ہوں گے، لہٰذا تم میں سے جو اپنی چمک میں اضافہ کرنے کی استطاعت رکھے اسے چاہیے کہ اس میں اضافہ کرے۔"

(صحیح بخاری، کتاب الوضوء والقر المعجلون الخ، رقم ۱۳۶، ج ۱، ص ۷۱)

······*··· *···*···*

میری امت کو ایک ایسی چیز عطا کی گئی

حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، "میری امت کو ایک ایسی چیز عطا کی گئی جو پچھلی کسی امت کو نہیں دی گئی اور وہ چیز مصیبت کے وقت "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ" کہنا ہے۔" (المعجم الکبیر، رقم ۱۲۴۱۱، ج ۱۲، ص ۳۲)

······*··· *···*···*

میری امت کو رمضان میں

حضرتِ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، "میری امت کو رمضان میں پانچ

ایسی چیزیں عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئیں، پہلی: یہ کہ جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو اللہ عزوجل ان پر نظرِ رحمت فرماتا ہے اور جس کی طرف اللہ عزوجل نظرِ رحمت فرمائے اسے کبھی عذاب نہیں دے گا، دوسری: یہ کہ شام کے وقت ان کے منہ کی بو اللہ عزوجل کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے، تیسری: یہ کہ ملائکہ ہر دن اور رات میں ان کے لئے استغفار کرتے ہیں، چوتھی: یہ کہ اللہ عزوجل اپنی جنت کو حکم دیتا ہے کہ تیار ہو جا اور میرے بندوں کے لئے سنور جا قریب ہے کہ وہ دنیا کی تھکن مٹانے کے لئے میرے گھر اور میری کریمی کے سائے میں آرام کریں، پانچویں: یہ کہ جب رمضان کی آخری رات ہوتی ہے تو ان سب کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔" کسی نے عرض کیا، "کیا آخری رات سے مراد لیلۃ القدر ہے؟" فرمایا، "نہیں! کیا تم نہیں جانتے کہ مزدور جب کام مکمل کرکے فارغ ہو جاتا ہے تو اسے پورا بدلہ دیا جاتا ہے۔"

(شعب الایمان، باب الصیام، فصل فضائل شهر رمضان، رقم ۳۶۰۳، ج۳، ص ۳۰۳)

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، "میری امت کو رمضان میں پانچ ایسی خصلتیں عطا کی گئیں ہیں جو ان سے پہلے کسی امت کو عطا نہیں کی گئیں، (۱) روزے دار کے منہ کی بُو اللہ عزوجل کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے اور (۲) ان کے افطار کرنے تک مچھلیاں ان کے لئے استغفار کرتی ہیں اور (۳) اللہ عزوجل روزانہ اپنی جنت کو سجاتا ہے اور فرماتا ہے کہ "عنقریب میرے نیک بندوں سے تکلیف اٹھا لی جائے گی اور وہ تیری طرف آئیں گے،" اور (۴) اس میں سرکش شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے اور

وہ رمضان میں اس کام کے لئے ہر گز کوئی راہ نہیں پاتے جس میں وہ رمضان کے علاوہ مصروف ہوتے تھے اور (۵) رمضان کی آخری رات میں ساری امت کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ "عرض کیا گیا، "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !کیا یہ آخری رات شب قدر ہے؟" فرمایا، "نہیں، مزدور کو پوری مزدوری اسی وقت دی جاتی ہے جب وہ اپنا کام پورا کرلیتا ہے۔"

(مسند احمد ،رقم ۷۹۲۲ ،ج۳، ص ۱۴۴)

······*··· *···*···*

میری امت کو تمام امتوں سے

سنن ترمذی میں ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ عزوجل نے مجھے تمام انبیا سے افضل کیا۔" یا فرمایا: "میری امت کو تمام امتوں سے افضل کیا اور ہمارے لیے غنیمت حلال کی۔"

(جامع الترمذي"،كتاب السير باب ماجاء في الغنيمة.الحديث:۱۵۵۸،ج ۳،ص۱۹٦)

······*··· *···*···*

میری امت کو جلانے پر

منقول ہے کہ بروزِ قیامت جہنم سے پہاڑ کے برابر آگ نکلے گی اور امتِ مصطفی کی طرف بڑھے گی تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے روکنے کی کوشش کرتے ہوئے حضرت جبرائیل کو بلائیں گے کہ "اے جبرائیل اس آگ کو روک لو، یہ میری امت کو جلانے پر تُلی ہوئی ہے۔" حضرت جبرائیل ایک پیالے میں تھوڑاسا پانی لائیں گے اور آپ صلي الله تعالى عليه وسلم کی بارگاہ میں پیش کر کے عرض کریں گے ،"اس پانی کو اس آگ پر ڈال دیجئے۔" چنانچہ

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس پانی کو آگ پر انڈیل دیں گے، جس سے وہ آگ فوراً بجھ جائے گی۔ پھر آپ صل اللہ تعالی علیہ وسلم حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کریں گے، "اے جبرائیل! یہ کیسا پانی تھا جس سے آگ فوراً بجھ گئی؟" تو وہ عرض کریں گے کہ، "یہ آپ کے ان امتیوں کے آنسوؤں کا پانی ہے جو خوفِ خدا کے سبب تنہائی میں رویا کرتے تھے، مجھے رب تعالیٰ نے اس پانی کو جمع کرکے محفوظ رکھنے کا حکم فرمایا تھا تاکہ آج کے دن آپ کی امت کی طرف بڑھنے والی اس آگ کو بجھایا جاسکے۔" (درۃ الناصحین، المجلس الخامس والستون، ص۲۹۵)

......*... *...*...*

میری امت کو بخش دیا

روایت ہے حضرت عباس ابن مرداس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام اپنی امت کے لیے دعائے مغفرت کی تو جواب ملا کہ حقوق العباد کے سوا باقی گناہ بخش دیئے مظلوم کا حق تو لوں گا، عرض کیا یارب اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت دے دے اور ظالم کو بخش دے، اس شام کو تو جواب نہ ملا مگر جب مزدلفہ میں حضور نے صبح کی تو وہ ہی دعا دوبارہ کی تب آپ کا سوال پورا کیا گیا، راوی فرماتے ہیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے یا مسکرائے، خدمت عالی میں حضرت ابوبکر و عمر نے عرض کیا ہمارے ماں باپ فدا اس گھڑی حضور ہنسا نہ کرتے تھے اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش و خرم رکھے کیا چیز آپ کو ہنسا رہی ہے، فرمایا کہ جب اللہ کے دشمن ابلیس نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کرلی اور **میری امت** کو بخش دیا تو مٹی اٹھا کر اپنے سر پر ڈالنے لگا اور ہائے وائے پکارنے لگا، ہم نے جو اس کی گھبراہٹ دیکھی جس سے ہمیں ہنسی آگئی۔

(ابن ماجه ، كتاب المناسك ، باب الدعاء بعرفة ، رقم ۳۰۱۳ ، ج۳ ، ص ۴٦٦)

......*... *...*...*

میری امت کو گمراہی پر

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے، سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ تعالٰی میری امت کو گمراہی پر جمع نہ کرے گا اور اللہ تعالٰی کا دستِ رحمت جماعت پر ہے اور جو جماعت سے جدا ہوا وہ دوزخ میں گیا۔

(ترمذی کتاب الفتن ۴/٦٨) مراۃ ج ١ ص ١٧١

......*... *...*...*

میری امت کو بہترین امت بنادیا

حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے، حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "مجھے وہ کچھ عطا کیا گیا جو کسی اور نبی کو عطا نہیں کیا گیا۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّمَ، وہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا "رُعب کے ساتھ میری مدد کی گئی، مجھے زمین کی کنجیاں عطا کی گئیں، میرا نام احمد رکھا گیا، میرے لئے مٹی کو پاکیزہ کرنے والی بنادیا گیا اور میری امت کو بہترین امت بنادیا گیا۔

(مسند امام احمد ج ١ ص ٢١٠ ح ٧٦٣)

......*... *...*...*

میری امت کو قحط سے

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی معاویہ کی مسجد پر گزرے اس میں تشریف لے گئے وہاں دو رکعتیں پڑھیں اور ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے دراز دعا مانگی پھر فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین چیزیں مانگیں اس نے مجھے دو عطا فرما دیں اور ایک سے منع فرما دیا، میں نے اپنے رب سے یہ سوال کیا کہ **میری امت** کو قحط سے ہلاک نہ کرے اس نے مجھے یہ عطا فرما دیا، میں نے سوال کیا کہ **میری امت** کو ڈبو کر ہلاک نہ کرے اس نے مجھے یہ بھی عطا فرما دیا، میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ ان کی آپس میں جنگ نہ ہو مجھے اس سوال سے منع فرما دیا۔

(مشکوۃ المصابیح باب فضائل سیّد المرسلین ﷺ الفصل الاول، ص ۵۱۲، مطبوعہ مجلس برکات)

شرح

خیال رہے کہ اس قسم کی دعاؤں سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو منع فرما دینے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی عظمت کا اظہار ہے۔ اس ممانعت کا مقصود یہ ہے کہ حضور انور کی زبان خالی نہ جائے۔ سوال نہ کرنے دینے اور سوال رد کر دینے میں بڑا فرق ہے۔

(مراۃ ج ۸ ص ۱۳)

......*... *...*...*

میری امت کو بخش دے

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبیٔ کریم، رَءُوف

رَّحیم صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایک دعوت میں حاضر تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف بازو کا گوشت بڑھایا گیا جو کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بہت مرغوب تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کو دانتوں سے تناوُل فرمانے لگے، پھر ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا، کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیوں ہو گا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ اولین وآخرین کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا اور انہیں دیکھنے والا دیکھے گا اور بلانے والا سنے گا اور سورج ان کے قریب ہو جائے گا اور لوگوں کو ناقابلِ برداشت گھبراہٹ وپریشانی کا سامنا ہو گا اور وہ ایک دوسرے سے کہیں گے: ''کیا تم دیکھ نہیں رہے کہ کس مصیبت میں گرفتار ہو؟ کیا تم اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کسی کی شفاعت کا انتظار کر رہے ہو؟ ''وہ ایک دوسرے سے کہیں گے: ''چلو! حضرتِ آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس چلیں۔''

لہٰذا وہ ان کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے: ''آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور اپنی طرف کی روح پھونکی اور فرشتوں کو سجدۂ(تعظیمی) کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا اور آپ کو جنت میں رکھا، کیا آپ بارگاہِ الٰہی میں ہماری شفاعت نہیں فرمائیں گے؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت اور عذاب میں گرفتار ہیں؟ یا کہیں گے کہ کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس عذاب میں مبتلا ہو چکے ہیں؟ ''تو حضرتِ آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ارشاد فرمائیں گے: ''بے شک میرا پروردگار عَزَّوَجَلَّ آج اس قدر غضب وجلال میں ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا اور نہ ہی اس قدر اس کے بعد کبھی ہو گا، اس نے مجھے درخت سے منع فرمایا تھا لیکن مجھ

سے لغزش ہو گئی، نَفْسِیْ، نَفْسِیْ، نَفْسِیْ(یعنی آج تو بس مجھے اپنی جان کی فکر ہے)، میرے علاوہ کسی اور کی طرف جاؤ، حضرتِ نوح عَلَـیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ ''

پس وہ لوگ حضرت نوح عَلَـیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے:'' آپ عَلَـیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام زمین والوں کی طرف سب سے پہلے رسول ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو شکر گزار بندہ ہونے کا خطاب عطا فرمایا، کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں ؟ کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس قدر عذاب میں مبتلا ہیں ؟ ''تو حضرتِ نوح عَلَـیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اِرشاد فرمائیں گے:'' بے شک میرا پروردگار عَزَّوَجَلَّ آج اس قدر غضب و جلال میں ہے کہ جس قدر اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا اور نہ ہی اس کے بعد کبھی ہو گا، مجھے ایک دعا کا ہی حق تھا جو میں نے اپنی قوم کے خلاف کر دی تھی، نَفْسِیْ، نَفْسِیْ، نَفْسِیْ(یعنی آج تو بس مجھے اپنی جان کی فکر ہے)، میرے علاوہ کسی اور کی طرف جاؤ، حضرت ابراہیم عَلَـیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف جاؤ۔ ''

پس وہ حضرت ابراہیم عَلَـیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض گزار ہوں گے :'' اے ابراہیم عَلَـیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام! آپ زمین والوں میں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی اور خلیل ہیں، آپ ہماری شفاعت کیجئے، کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ ہم کس قسم کی مصیبت سے دوچار ہیں ؟ کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس عذاب میں مبتلا ہیں ؟ ''تو حضرت ابراہیم عَلَـیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ارشاد فرمائیں گے:'' بے شک میرا پروردگار عَزَّوَجَلَّ آج اس قدر زیادہ غضب میں ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا اور نہ ہی اس کے بعد کبھی ہو گا، میں نے ۳ مرتبہ خلافِ واقعہ باتیں کہی تھیں اور پھر آپ انہیں ذکر کریں گے (اور کہیں

گے)نَفْسِیْ، نَفْسِیْ، نَفْسِیْ (یعنی مجھے تو آج اپنی جان کی فکر ہے) لہٰذا میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس جاؤ۔''

پس وہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس جائیں گے اور عرض گزار ہوں گے: ''اے موسیٰ! آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول اور کلیم ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو اپنی رسالت اور کلام کے ذریعے لوگوں پر فضیلت عطا فرمائی، ہمارے لئے اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں شفاعت فرمائیں، کیا آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس عذاب میں مبتلا ہیں؟ اور کس مصیبت میں گرفتار ہیں؟ ''تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ارشاد فرمائیں گے: ''بے شک میرا پروردگار عَزَّوَجَلَّ آج زبردست غضب و جلال میں ہے کہ اس قدر نہ تو پہلے کبھی ہوا اور نہ ہی اس کے بعد کبھی ہو گا، ایک شخص میرے ہاتھ سے مارا گیا تھا جسے قتل کرنے کا مجھے حکم نہیں دیا گیا تھا، نَفْسِیْ، نَفْسِیْ، نَفْسِیْ (یعنی مجھے تو آج اپنی جان کی فکر ہے) میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس جاؤ۔''

پس وہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس جائیں گے اور عرض گزار ہوں گے: ''اے عیسیٰ! آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں، جو اس نے حضرت سیِّدَتُنا مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی طرف القا کیا اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام روح اللہ ہیں، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے توماں کی گود میں لوگوں سے کلام فرمایا، ہمارے لئے اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں شفاعت فرما دیجئے، کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں؟ کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ ہم کیسی تکالیف میں مبتلا ہیں؟''

تو حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ارشاد فرمائیں گے: ”بے شک میرا پروردگار عَزَّوَجَلَّ آج انتہائی غضب و جلال میں ہے کہ اس سے پہلے نہ تو کبھی ہوا اور نہ ہی اس قدر اس کے بعد کبھی ہو گا۔“ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کسی لغزش کا ذکر نہیں کریں گے تاہم فرمائیں گے: نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ (آج تو مجھے خود اپنی فکر ہے) کسی اور کے پاس جاؤ، حضرت سیِّدُنا محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں چلے جاؤ۔“

پس وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: ”اے محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول اور آخری نبی ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اگلوں پچھلوں کے گناہ بخش دیئے ہیں، اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت تو فرما دیجئے، کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں؟ کیا آپ ہمارے عذاب میں مبتلا ہونے کو ملاحظہ نہیں فرما رہے؟“ راوی فرماتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں عرش کے نیچے آؤں گا اور اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے حضور سجدہ میں گر پڑوں گا، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ میرا سینہ کھول دے گا اور میرے دل میں اپنی حمد و ثناء کے ایسے کلمات القا فرمائے گا جو اس سے پہلے کسی کے دل میں داخل نہیں کیے گئے، پھر کہا جائے گا: ”اے محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اپنا سر اُٹھایئے، مانگئے، آپ کو دیا جائے گا۔ شفاعت کیجئے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔“

پس میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا: ”اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میری اُمَّت کو بخش دے، اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میری امت کو بخش

دے۔ "اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: "اے محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اپنی امت میں سے جن پر کوئی حساب نہیں، انہیں جنت کے دروازوں میں سے دائیں دروازے سے داخلِ جنت کر دیجئے حالانکہ وہ دوسرے دروازوں سے داخل ہونے والوں کے ساتھ بھی شریک ہوں گے۔ "پھر ارشاد فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جنتی دروازوں کے دو کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور مقامِ ہجر کے درمیان یا مکہ اور بصریٰ کے درمیان ہے۔"

صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، بَاب قَوْلِ اللہِ تَعَالٰی (اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰی قَوْمِہٖ...)، الحدیث: ۳۳۴۰، ص۲۶۹۔

......*... *...*...*

میری امت کو تمام امتوں سے افضل بنایا

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ دو عالم کے مالِک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "انبیاء و مرسلین کے سوا تمام جہانوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے صحابہ کو عظمت عطا فرمائی، پھر ان صحابہ میں سے ابو بکر، عمر، عثمان اور علی کو افضلیت عطا فرمائی، میرے تمام صحابہ کو پوری امت میں افضلیت عطا فرمائی اور میری امت کو تمام امتوں سے افضل بنایا۔" (تاریخ مدینة دمشق، ج۳۹، ص۱۱۳)

......*... *...*...*

میری امت کو دوزخ سے سلامت رکھ

حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: آج تو جدائی کا دن ہے اب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کب ملوں گی؟ ارشاد فرمایا: اے میری بیٹی! اب تم قیامت

میں میرے حوض پر مجھ سے ملاقات کرو گی میں وہاں اپنے امتیوں کو سیر اب کر رہا ہوں گا۔ عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر آپ کو حوض پر نہ پاؤں تو؟ ارشاد فرمایا: پھر تم میزان پر آ جانا میں وہاں اپنی امت کی شفاعت کر رہا ہوں گا۔ عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر آپ کو وہاں بھی نہ پاؤں تو؟ ارشاد فرمایا: پل صراط پر آ جانا میں وہاں دعا کر رہا ہوں گا: اے میرے ربّ! میری امت کو دوزخ سے سلامت رکھ۔
(حلیة الاولیاء مترجم ج ۴ ص ۱۰۵-۱۰۶)

❋…❋…❋… ❋…❋…❋

میری امت کو سنانا

حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں حضرت سیِّدُنا امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

يَمۡحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثۡبِتُ ۚ وَعِنۡدَهٗۤ اُمُّ الۡكِتٰبِ ﴿۳۹﴾ (پ۱۳، الرعد:۳۹)

ترجمۂ کنز الایمان: اللہ جو چاہے مٹاتا اور ثابت کرتا ہے اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے۔

کی تفسیر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ہاں مجھے میرے والد نے اپنے جد امجد امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ فرماتے ہیں: میں نے اس آیت کے بارے میں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: "اے علی! میں اس آیت کے ساتھ تمہیں خوشخبری دیتا ہوں اور تم وہ خوشخبری میرے بعد میری امت کو سنانا کہ درست طریقے

سے صدقہ دینا، بھلائی کرنا، والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنا اور صلہ رحمی کرنا یہ بد بختی کو نیک بختی سے بدلتا، عمر میں اضافہ کرتا اور بُری موت سے بچاتا ہے۔“

الامالی لابن الشجری، الحدیث الحادی والعشرون: فی صلۃ الرحم وما یتصل بذلک، ۱۷۱/۲، حدیث: ۲۰۱۷

❊···❊···❊··· ❊···❊···❊

میری امت کی مثال

جویریہ بن اشرس نے ہمیں حدیث بیان کی کہ عقبہ بن ابی صہبا باہلی نے ہمیں خبر دی کہ میں نے حسن بصری سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے۔

(الحادی للفتاوٰی رسالہ اتحاف الفرقۃ دارالفکر بیروت ۲/ ۱۰۴)

نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: میری امت کی کہاوت ایسی ہے جیسے مینہ، کہ نہیں کہہ سکتے کہ اس کا اگلا بہتر ہے یا پچھلا۔

(جامع الترمذی ابواب الامثال ۲/ ۱۱۰ ومسند احمد بن حنبل عن انس بیروت ۳/ ۱۴۳)

خلاصہ یہ ہے کہ میری امت کے اگلے پچھلے ایک دوسرے سے گتھے ہوئے ہیں خیر وخوبی میں وابستہ ہیں کوئی خوبی سے خالی نہیں۔ (مراۃ ج ۸ ص ۵۲۶)

❊···❊···❊··· ❊···❊···❊

میری امت کی بھول چوک

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے میری امت کی بھول چوک سے درگزر کی اور جس پر وہ مجبور کیے جائیں۔

(مشکوۃ المصابیح باب ثواب ھذہ الامۃ الفصل الثالث، ص ۵۸۴، مطبوعہ مجلس برکات)

شرح

خطا اور نسیان دونوں مقابل ہیں عمد کے، خطاء میں مانع یاد ہوتا ہے مگر کام کا ارادہ نہیں ہوتا جیسے روزہ دار نے کلی کی بغیر ارادہ پانی حلق سے اتر گیا یہ ہوئی خطا، نسیان میں کام تو ارادہ سے ہوتا ہے مگر مانع یاد نہیں ہوتا جیسے روزہ دار کو روزہ یاد نہ رہا اور اس نے کھا پی لیا۔ اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے میری امت پر یہ کرم فرمایا کہ ان کی بھول چوک معاف فرمادی، اس میں ان پر نہ گناہ ہوگا نہ پکڑ، اگرچہ بعض صورتوں میں ان دونوں پر احکام شرعیہ مرتب ہوجاتے ہیں جیسے نماز میں بھول کر بات کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے یا قتل خطاء میں کفارہ یا دیت لازم ہوجاتے ہیں، نماز کا واجب بھول جانے سے سجدہ سہو واجب ہوجاتا ہے۔

اور مسلمان جو برا کام مجبورًا کرلے تو وہ گنہگار نہ ہوگا لہذا مجبورًا منہ سے کفریہ بات بول دینے والا کافر نہ ہوگا، مجبورًا شراب پلائے جانے والا گنہگار نہ ہوگا۔ غرضکہ یہاں مجبور سے عصیان کی نفی ہے احکام کی نفی نہیں اس لیے یہاں تجاوز فرمایا یعنی رب نے درگزر فرمائی لہذا مجبور کی طلاق واقع ہوجاتی ہے یہ ہی احناف کا مذہب ہے۔ خیال رہے کہ ہر جرم کی مجبوری علیحدہ ہے کفر بکنے کے لیے خطرہ جان ضروری ہے، جبرًا طلاق و نکاح کے لیے دوسرے جبر بھی کافی ہیں۔ (مراۃ ج ۸ ص ۵۳۳)

······*··· *···*···*

میری امت کا خصی ہونا

روایت ہے حضرت عثمان ابن مظعون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خصی ہو جانے کی اجازت دیجئے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خصی ہو یا خصی کرے وہ ہم میں سے نہیں، میری امت کا خصی ہونا روزے ہیں، عرض کیا کہ ہمیں خانہ بدوش ہونے کی اجازت دیجئے فرمایا میری امت کی خانہ بدوشی اللہ کی راہ میں جہاد ہے، عرض کیا ہمیں ترک دنیا کی اجازت دیجئے فرمایا میری امت کا ترک دنیا نماز کے انتظار میں مسجدوں میں بیٹھنا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح باب المساجد و مواضع الصلوۃ الفصل الثانی، ص ٦٩، مطبوعہ مجلس برکات)

❊・・・❊・・・❊・・・ ❊・・・❊・・・❊

میری امت کی ایک جماعت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے کہ میری امت کی ایک جماعت حق پر قیامت تک لڑتی رہے گی، فرمایا تب عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے تو ان کا امیر کہے گا آیئے ہم کو نماز پڑھایئے تو وہ کہیں گے نہیں تم میں سے بعض بعض پر امیر ہیں، یہ اللہ کی طرف سے اس امت کے احترام کی وجہ سے۔

(مشکوۃ المصابیح باب نزول عیسی علیہ السلام الفصل الثانی، ص ٤٨٠، مطبوعہ مجلس برکات)

❊・・・❊・・・❊・・・ ❊・・・❊・・・❊

میری امت کی رونق و شرف

حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دوجہان، محبوبِ رحمٰن صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ہر شے کے لئے کوئی نہ کوئی چیز عزت و شرف کا باعث

ہوتی ہے جس کی وجہ سے لوگ باہم فخر کرتے ہیں میری امت کی رونق وشرف قرآن پاک ہے۔" (تفسیر روح البیان، پ۲۵، الزخرف، تحت الایۃ:۴۴، ج۸، ص۳۷۳، بتغیر قلیل۔

......*... *...*...*

میری امت کی جمعرات اور ہفتہ کی صبح میں برکت

حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا فرمائی: "اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِیْ فِیْ بُکُوْرِھَا یَوْمَ (الْخَمِیْسِ وَ) السَّبْتِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری امت کی (جمعرات اور) ہفتہ کی صبح میں برکت دے۔" اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کوئی لشکر بھیجتے تو صبح کے وقت بھیجتے۔

(سنن الترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی التجارۃ، ۳/۶، الحدیث:۱۲۱۶)

......*... *...*...*

میری امت کی صبح میں

حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غزوۂ تبوک کے ارادے سے جمعرات کے دن صبح کے وقت چلے اور یہ دعا کی: "اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِیْ فِیْ بُکُوْرِھَا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری امت کی صبح میں برکت دے (یعنی صبح کے وقت جو کام کئے جائیں ان میں برکت ڈال دے)۔"

(سنن الترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی التجارۃ، ۳/۶، الحدیث:۱۲۱۶)

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں: اگر تمہیں کسی سے کوئی حاجت ہو تو اس سے دن کے وقت اپنی حاجت طلب کرو رات میں طلب نہ کرو اور صبح

سویرے طلب کرو کیونکہ میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیب لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ دعا کرتے سنا: ''اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِاُمَّتِیْ فِیْ بُکُوْرِھَا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری امت کی صبح میں برکت دے۔''

(المعجم الکبیر، ۱۲/۱۷۷، الحدیث: ۱۲۹۶۶، بتغیر قلیل)

ترمذی و ابو داود نے صَخْرُبن وَدَاعَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: الٰہی! تو میری امت کے لیے صبح میں برکت دے اور حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب سریہ یا لشکر بھیجتے تو صبح کے وقت میں بھیجتے اور صَخْرُ رضی اللہ تعالٰی عنہ تاجر تھے، یہ اپنی تجارت کا مال صبح کو بھیجتے، یہ صاحبِ ثروت ہو گئے اور ان کا مال زیادہ ہو گیا۔ ("سنن أبي داود"، کتاب الجهاد، باب في الابتكار في السفر، الحديث: ۲۶۰۶، ج۳، ص۵۱)

••••••*••• *•••*•••*

میری امت میں کچھ لوگ شراب پئیں گے

ابن ماجہ و ابن حبان ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ "میری امت میں کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام بدل کر کچھ اور رکھیں گے اور ان کے سروں پر باجے بجائے جائیں گے اور گانے والیاں گائیں گی یہ لوگ زمین میں دھنسا دیے جائیں گے اور ان میں کے کچھ لوگ بندر اور سوئر بنا دیے جائیں گے۔" ("سنن ابن ماجه"، أبواب الفتن، باب العقوبات، الحديث: ۴۰۲۰، ص۲۷۱۹)

••••••*••• *•••*•••*

میری امت میں تین چیزیں لازِماً رہیں گی

حضرت سیدنا حارثہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا:"میری امت میں تین چیزیں لازِماً رہیں گی: بدفالی، حَسَد اور بد گُمانی۔" ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی:"یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! جس شخص میں یہ تین خصلتیں ہوں وہ ان کا کس طرح تدارُک کرے؟" ارشاد فرمایا:"جب تم حَسَد کرو تو اللہ تعالیٰ سے اِسْتِغْفار کرو اور جب تم کوئی بد گُمانی کرو تو اس پر جمے نہ رہو اور جب تم بدفالی نکالو تو اس کام کو کر لو۔" (المعجم الکبیر، الحدیث ۳۲۲۷، ج۳، ص۲۲۸)

......*... *...*...*

میری امت میں زمین میں دھنس جانا

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا اور کہا کہ فلاں آدمی نے آپ کو سلام کہا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ بے شک مجھے خبر پہنچی ہے کہ وہ بدعتی (یعنی قدریہ) ہو گیا ہے۔ تو اگر یہ خبر درست ہو کہ وہ بدعتی ہو گیا ہے تو تم اس سے میرا سلام نہ کہنا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں زمین میں دھنس جانا اور صورتوں کا مسخ ہو جانا، پتھراؤ ہونا "فرقہ قدریہ" والوں میں ہو گا۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الخسوف، الحدیث۴۰۶۱، ج۴، ص۳۹۱)

......*... *...*...*

میری امت میں دھنسنا اور صورتیں بگڑنا ہو گا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میری امت میں دھنسنا اور صورتیں بگڑنا ہو گا اور یہ تقدیر کے منکروں پر ہو گا۔

(مشکوۃ المصابیح باب الایمان بالقدر الفصل الثانی، ص ۲۲، مطبوعہ مجلس برکات)

شرح

ظاہر یہ ہے کہ یہاں خسف اور مسخ کے حقیقی معنی ہی مراد ہیں اور واقعی آخر زمانہ میں بعض منکرین تقدیر قارون کی طرح زمین میں دھنسائے جائیں گے اور بعض ایلہ والوں کی طرح بندر اور سور بنیں گے۔ خیال رہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی تشریف آوری کے بعد اس قسم کے عام عذاب تا قیامت بند ہو گئے خصوصی عذاب آئیں گے، لہٰذا یہ حدیث اس آیت کے خلاف نہیں "مَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ" کہ وہاں عمومی عذاب کی نفی ہے اور یہاں خصوصی کا ثبوت، بعض نے فرمایا کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر میری اُمّت میں مسخ اور خسف ہوتا تو قدریوں میں ہوتا۔ (اللمعات) بعض نے فرمایا کہ قدریوں کو یہ عذاب قیامت میں ہو گا، کہ میدانِ محشر میں ان کے منہ کالے ہوں گے اور پل صراط سے گرا کر جہنم میں دھنسائے جائیں گے، مگر پہلے معنے زیادہ قوی ہیں۔ (مراۃ جلد ۱ ص ۱۰۴)

❊···❊···❊··· ❊···❊···❊

میری امت میں کچھ لوگ

حضرتِ سیّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں اور حضرتِ سیّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ رسالت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے علی! عنقریب میری امت میں کچھ لوگ ہم اہل بیت کی محبت کا دعوٰی کریں گے ان کا لقب "رافِضہ" ہو گا تم ان سے جنگ کرنا کیونکہ وہ مشرک ہیں۔

(معجم کبیر، ۱۲/ ۱۸۷، حدیث: ۱۲۹۹۸)

······*··· *···*···*

میری امت میں بڑا اختلاف وافتراق

حضرت ابو سعید خدری سے رضی اللہ عنہ اور انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی فرمایا میری امت میں بڑا اختلاف وافتراق و جدائی ہو گا، ایک قوم ہو گی جو کلام اچھا کرے گی اور کام برے کرے گی، وہ لوگ قرآن پڑھیں گے ان کے گلے سے نیچے نہ اترے گا، دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے واپس نہ ہوں گے حتی کہ تیر اپنے چلہ پر لوٹ آئے، وہ تمام انسانوں اور تمام مخلوق میں بدتر ہیں ، خوشخبری ہے اسے جو ان لوگوں کو قتل کرے اور اسے جن کو وہ لوگ قتل کریں، کتاب اللہ کی طرف دعوت دیں گے وہ کسی بات میں ہمارے نہیں اور جو انہیں قتل کرے وہ بقیہ لوگوں میں سے زیادہ قریب الی اللہ ہو گا، لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی نشانی کیا ہے فرمایا سر منڈانا۔

(مشکوۃ المصابیح باب قتل اھل الرد او السعاۃ بالفساد الفصل الثانی، ص ۳۰۷۔۳۰۸، مطبوعہ مجلس برکات)

・・・・・・*・・・ *・・・*・・・*
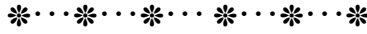
میری امت میں پھوٹ ڈالے

روایت ہے حضرت اسامہ ابن شریک رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے کہ جو شخص سلطان اسلام پر خروج کرے اور میری امت میں پھوٹ ڈالے تو اس کی گردن مار دو۔

(مشکوۃ المصابیح باب قتل اهل الرد او السعاۃ بالفساد الفصل الثالث، ص ۳۰۸، مطبوعه مجلس برکات)

شرح

اس سے مراد باغی ہے یعنی جو بغاوت کرے تو اولًا اس کو سمجھایا جائے پھر باز نہ آئے تو قتل کیا جائے، اگر باغیوں کی باقاعدہ جماعت ہو تو ان سے جنگ کی جائے۔ باغی وہ ہے جو کسی غلط فہمی کی وجہ سے بادشاہ اسلام کی مخالفت کرے۔ (مراۃ ج ۵ ص ۴۶۰)

・・・・・・*・・・ *・・・*・・・*

میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے

بخاری شریف میں نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا واضح فرمان موجود ہے:

ضرور میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور باجوں کو حلال ٹھہرائیں گے۔

(بخاری، کتاب الاشربۃ، باب ما جاء فیمن یستحلّ الخمر ۔۔۔ الخ، ۵۸۳/۳، الحدیث: ۵۵۹۰)

・・・・・・*・・・ *・・・*・・・*

میری امت میں سب سے بڑا مفلس

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا :''کیا تم لوگ جانتے ہو کہ مفلس کون ہے ؟''صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ''جس شخص کے پاس درہم اور دوسری قسم کا مال نہ ہو وہ مفلس ہے۔ ''نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سب سے بڑا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ جیسی نیکیاں لے کر میدان حشر میں آئے گا مگر اس کا یہ حال ہو گا کہ اس نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہو گی، کسی پر تہمت لگائی ہو گی، کسی کا مال (ناحق) کھایا ہو گا، کسی کا خون بہایا ہو گا، کسی کو مارا ہو گا، تو یہ سب حقوق والے اپنے اپنے حقوق طلب کریں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی نیکیوں سے حقوق والوں کو ان کے حقوق کے برابر نیکیاں دلائے گا۔ اگر اس کی نیکیوں سے تمام حقوق ادا نہ ہو سکے بلکہ نیکیاں ختم ہو گئیں اور حقوق باقی رہ گئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ حکم فرمائے گا کہ تمام حقوق والوں کے گناہ اس کے سر لاد دو، لہٰذا وہ سب حق والوں کے گناہوں کو سر پر اٹھائے گا پھر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

(مسلم ، کتاب البر والصلۃ والاداب ، باب تحریم الظلم ، ص۱۳۹۴، حدیث:۲۵۸۱)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ بندوں کے حقوق کا معاملہ یوں بھی زیادہ سنگین ہے کہ جب تک بندہ اپنا حق معاف نہ کرے اللہ عَزَّ وَجَلَّ بھی معاف نہیں فرمائے گالہٰذا قیامت کی آزمائش سے بچنے کے لیے حُقُوقُ الْعِبَاد میں احتیاط نہایت ضروری ہے۔ دنیوی نقصان کے لیے صرف اس پہلو کو مدِّنَظر رکھئے کہ حقوق العباد کی پامالی سے معاشرے کا سکون غارت ہو جاتا ہے لہٰذا

جس کے ذہن میں حقوق العباد کی اہمیت نقش ہو اور اس کی پامالی کے نقصانات بھی ذہن نشین ہوں تو یقیناً ایسا شخص اس عظیم ترین گناہ سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔

٭...٭...٭... ٭...٭...٭

میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی

حضرت سیِّدُنا ابو قلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا ابو اسماء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سند سے حضرت سیِّدُنا ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے لئے زمین سمیٹ دی تو میں نے اس کے مشرق و مغرب دیکھے اور **میری امت** کا ملک وہاں تک پہنچے گا جہاں تک میرے لئے سمیٹ دیا گیا اور مجھے دو خزانے دیئے گئے سرخ و سفید اور میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لئے سوال کیا کہ انہیں عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور ان پر ان کی جماعت کے سوا کوئی دشمن مسلط نہ کرے جو ان کی اصل اکھیڑ دے اور میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اے محمد! ہم جب کوئی فیصلہ فرما دیتے ہیں تو وہ رد نہیں ہو سکتا (میں نے آپ کو آپ کی امت کے متعلق یہ وعدہ دے دیا کہ انہیں عام قحط سالی سے ہلاک نہ کروں گا اور ان پر ان کی جماعت کے علاوہ کوئی دشمن مسلط نہ کروں گا جو ان کی اصل اکھیڑ دے) اگرچہ وہ دنیا کے ہر طرف سے جمع ہو جائیں، امت ہی میں سے بعض بعض کو قیدی بنائیں گے اور بعض بعض کو ہلاک کریں گے۔

میں اپنی امت پر گمراہ گر پیشواؤں کا خوف کرتا ہوں اور جب **میری امت** میں تلوار رکھ دی جائے گی تو ان سے روز قیامت تک نہ اٹھے گی۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی

جب تک میری امت کے کچھ قبیلے مشرکوں سے نہ مل جائیں حتی کہ کچھ قبیلے بتوں کی پوجا کرنے لگیں گے۔

میری امت میں ۳۰ جھوٹے ہوں گے وہ سب گمان کریں گے کہ وہ اللہ کے نبی ہیں حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت کا ایک گروہ حق پر رہے گا ان کا مخالف انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا حتی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم آجائے۔"

(سنن ابی داود، کتاب الفتن والملاحم، باب ذکر الفتن ودلائلھا، الحدیث: ۴۲۵۲، ج۴، ص ۱۳۲)

اس حدیث کی شرح مراۃ المناجیح، جلد۸، صفحہ ۱۱۔ اورمراۃ المناجیح، جلد۷، صفحہ ۲۰۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

❊···❊···❊··· ❊···❊···❊

میری امت میں شرک سخت پتھر پر رینگنے

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیع امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میری امت میں شرک سخت پتھر پر رینگنے والی چیونٹی سے بھی زیادہ مخفی (پوشیدہ) ہے۔

(نوادر الاصول للحکیم ترمذی، الاصل السادس والسبعون والمأئتان، ۱/ ۱۱۹۴، حدیث: ۱۴۹۲)

❊···❊···❊··· ❊···❊···❊

میری امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے

حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میری امت میں کچھ

ایسے لوگ ہوں گے جو طرح طرح کے کھانے کھائیں گے، مختلف قسم کے مشروبات پئیں گے، رنگ برنگے لباس پہنیں گے اور باچھیں کھول کر باتیں کریں گے یہی میری اُمَّت کے شریر ترین لوگ ہوں گے۔ (معجم اوسط، ۲۰/۲، حدیث: ۲۳۵۱)

❊…❊…❊… ❊…❊…❊

میری امت میں نہ چاہئے

حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انصار کے ایک باغ میں تشریف فرما ہوئے صدیق وفاروق اور کچھ انصار رضی اللہ تعالٰی عنھم ہم رکاب تھے باغ میں بکریاں تھیں انہوں نے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو سجدہ کیا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! ان بکریوں سے ہم زیادہ حقدار ہیں اس کے کہ حضور کو سجدہ کریں، تو فرمایا بیشک میری امت میں نہ چاہیئے کہ کوئی کسی کو سجدہ کرے۔ اور ایسا مناسب ہوتا تو میں عورت کو شوہر کے سجدے کا حکم فرماتا۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم　الفصل الثامن والعشرون　ذکر سجود البھائم　عالم الکتب بیروت　الجزء الثانی ص۱۳۵)

❊…❊…❊… ❊…❊…❊

میری امت میں وہ لوگ ہونے والے ہیں

حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: ضرور میری امت میں وہ لوگ ہونے والے ہیں جو حلال ٹھہرائیں گے عورتوں کی شرمگاہ یعنی زنا اور ریشمی کپڑوں اور شراب اور باجوں کو۔

(صحیح البخاری　کتاب الاشربہ　باب ماجاء فیمن یستحل الخمر　قدیمی کتب خانہ کراچی　۸۳۷/۳)

······*··· *···*···*

میری امت میں سے نہیں

سرورعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ شخص میری امت میں سے نہیں جو ہمارے بڑے کی تعظیم نہیں کرتا اور ہمارے بچے پر مہربانی نہیں کرتا اور ہمارے عالم کا حق نہیں پہچانتا۔(مسند احمد بن حنبل عن عبادہ بن الصامت المکتب الاسلامی بیروت ۵/ ۳۲۳)

······*··· *···*···*

میری امت میں بھی وہ ہو گا

عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری امت پر بعینہ ویسے حالات آئیں گے جیسے بنی اسرائیل پر آئے جیسے جوتی کی جوتی سے برابری حتی کہ اگر کسی نے اپنی ماں سے اعلانیہ زنا کیا تو میری امت میں بھی وہ ہو گا جو ایسا کرے گا، یقیناً بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی سوا ایک ملت کے سب دوزخی، لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ وہ ایک کون فرقہ ہے فرمایا وہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔

(مشکوۃ المصابیح باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ الفصل الثانی، ص 30، مطبوعہ مجلس برکات)

شرح

سبحان اللہ! اس مطلع الغیوب محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسی صحیح خبر دی اور کیسی نفیس تشبیہ سے سمجھایا کہ جیسے داہنے پاؤں کی جوتی بائیں پاؤں کی جوتی سے لمبائی، چوڑائی، شکل و

صورت میں یکساں ہوتی ہے ایسے ہی میری امت کے ظاہری و باطنی حالات، عقائد و اعمال بنی اسرائیل کی طرح ہو جائیں گے۔

یہ اعمال کی برابری کا ذکر ہے کہ بدتر سے بدتر گناہ بھی میری امت کے اندر پایا جائے گا۔ ہم نے دیکھا کہ انگریزوں کی داڑھیاں منڈیں، مونچھیں بڑھیں، مسلمانوں کی بھی ایسی ہی شکل بن گئی، پھر انگریزوں نے ناک کے نیچے مونچھ مکھی کی طرح رکھی مسلمان بھی اس ہی پر عامل ہوگئے۔ پھر دور آیا کہ داڑھی کے ساتھ مونچھ کی بھی بالکل صفائی ہوگئی، تو مسلمان بھی ایسے ہی ہوگئے۔ اگر کوئی انگریز ناک کٹالیتا تو یقیناً مسلمانوں میں صدہا ناک کٹ جاتے۔ یہ اسی حدیث کا ظہور ہے۔

اس طرح کہ بنی اسرائیل کے سارے ۷۲ فرقے گمراہ ہوگئے مگر مسلمانوں میں ۷۲ فرقے گمراہ ہوں گے اور ایک ہدایت پر۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمایا میں اور میرے صحابہ ایمان کی کسوٹی پر ہیں جس کا ایمان ان کا سا ہو وہ مؤمن ماسوائے بے دین۔ رب تعالٰی فرماتا ہے:

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَاۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۔ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۔ (پ۱ سورۃ بقرہ۔۱۳۷)

ترجمہ کنزالایمان: پھر اگر وہ بھی یونہی ایمان لائے جیسا تم لائے جب تو وہ ہدایت پاگئے اور اگر منہ پھیریں تو وہ نری ضد میں ہیں۔

(مراۃ جلد ۱ ص ۱۶۹)

❉···❉···❉··· ❉···❉···❉

میری امت میں جہالت کی چار باتیں ہیں

حضرت ابومالک اشعری سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت میں جہالت کی چار باتیں ہیں جنہیں وہ نہ چھوڑیں گے: قومی فخر، نسب میں طعنے اور تاروں سے بارش مانگنی اور نوحہ، فرمایا اگر نوحہ والی موت سے پہلے توبہ نہ کرلے تو قیامت میں اس طرح کھڑی ہوگی کہ اس پر رال کا لباس اور جرب کی قمیص ہوگی۔

(مشکوۃ المصابیح باب البکاء علی المیت الفصل الاول، ص ۱۵۰، مطبوعہ مجلس برکات)

شرح

اس میں غیبی خبر ہے جو بالکل سچی ہوئی، مسلمانوں میں اب تک عموماً چاروں عیوب موجود ہیں۔ تاروں سے اوقات معلوم کرنا اور راستوں و سمتوں کا پتہ لگانا جائز ہے، رب تعالی فرماتا ہے: "وَبِالنَّجۡمِ هُمۡ يَهۡتَدُوۡنَ" مگر ان میں بارش وغیرہ کی تاثیریں ماننا اور ان سے غیبی خبریں معلوم کرنا حرام ہے، لہذا علم نجوم باطل ہے علم توقیت حق۔ مردے کے سچے اوصاف بیان کرنا مذبہ کہلاتا ہے اور اس کے جھوٹے اوصاف بیان کرکے رونا نوحہ ہے۔ مذبہ جائز ہے، نوحہ حرام۔ حضرت فاطمۃ الزہرہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر مذبہ کیا تھا نوحہ نہیں۔

رال میں آگ جلد لگتی ہے اور سخت گرم بھی ہوتی ہے۔ جرب وہ کپڑا ہے جو سخت خارش میں پہنایا جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ نائحہ پر اس دن خارش کا عذاب مسلّط ہوگا کیونکہ وہ نوحہ کرکے لوگوں کے دل مجروح کرتی تھی تو قیامت کے دن اسے خارش سے زخمی کیا جائے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نوحہ خواہ عملی ہو یا قولی سخت حرام ہے، چونکہ اکثر عورتیں ہی نوحہ کرتی ہیں اس لیے عموماً نائحہ تانیث کا صیغہ فرمایا۔ (مراۃ جلد ۲ ص ۹۴۹)

・・・・・・*・・・ *・・・*・・・*

میری امت میں سے ستر ہزار آدمی

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
میری امت میں سے ستر ہزار آدمی دجال کی پیروی کریں گے جن پر نقشیں لباس ہوگا۔

(مشکوۃ المصابیح باب العلامات بین یدی الساعة و ذکر الدجّال الفصل الثانی. ص۴۷۷،مطبوعه مجلس برکات)

شرح

غالب یہ ہے کہ امت سے مراد امت دعوت ہے جن پر فرض ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم پر ایمان لائیں، سارا عالم حضور کی امت دعوت ہے اور مسلمان امت اجابت اس صورت میں ایسی حدیث کی شرح وہ گزشتہ حدیث ہے کہ اصفہان کے یہودی دجال کی پیروی کرلیں گے۔ یہاں امتی سے مراد وہ ہی یہود ہیں کہ وہ حضور کی امت دعوت ہیں اور ستر ہزار سے مراد ہزارہا آدمی ہیں نہ کہ یہ عدد خاص مگر یہ توجیہ ضعیف ہے کہ اس سے مراد کلمہ پڑھنے والے مال دار مسلمان ہیں۔

میری امت کے وہ لوگ دجال کو مانیں گے جو پہلے سے ہی فیشن پرست یہود و نصاریٰ کے نقال ان کی سی شکل و صورت بنانے والے یہود کا سا نقشین فیشن ایبل لباس پہننے والے ہوں گے انہیں کا بیڑا غرق ہوگا، یا یہ مطلب ہے کہ ستر ہزار امیر لوگ دجال پر ایمان لے آئیں گے تو غریبوں کی تو شمار ہی نہیں، ایک ایک امیر کی دیکھا دیکھی بہت سے غریب بہک جائیں گے مگر آخری یہ توجیہ کمزور ہے کیونکہ فقراء مسلمین بفضلہ تعالٰی دجال کے شر سے محفوظ رہیں گے، کہ اسلام غرباء کے دم سے قائم ہے نمازی، شہید، عالم حافظ عموماً غریب ہی ہیں امیروں کے لیے صرف کالج اسکول ہیں، امیر لوگ عزت و جاہ حاصل کرنے کے لیے ہر دین اختیار کرلیتے ہیں۔ (مراۃ جلد ۷ص ۳۳۴)

······*··· *···*···*

میری امت میں بارہ منافق

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی فرمایا میرے ساتھیوں میں اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا کہ میری امت میں بارہ منافق ہیں۔ جو جنت میں داخل نہ ہوں گے اور نہ اس کی خوشبو پائیں گے حتیٰ کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل ہوجائے، ان میں سے آٹھ وہ ہیں جنہیں ایک پھوڑا ہی کافی ہوگا آگ کا شعلہ جو ان کے کندھوں میں ظاہر ہوگا حتیٰ کہ ان کے سینوں میں پار ہوجائے گا۔

(مشکوۃ المصابیح باب فی المعجزات الفصل الاول، ص۵۳۹، مطبوعہ مجلس برکات)

شرح

ان منافقوں کو اصحاب یا امت لغوی معنیٰ سے فرمایا گیا ہے ورنہ منافق نہ صحابی ہے نہ حضور کا امتی (یعنی مسلمان) صحابی وہ ہے جو بحالت ایمان حضور کی زیارت کرے اور ایمان پر ہی اس کا خاتمہ ہو۔ خیال رہے کہ یہ فرمان عالی غزوہ تبوک کے موقعہ پر ہوا جب کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس لوٹ رہے تھے تو ایک شب جسے لیلۃ العقبہ کہتے ہیں حضور انور ایک گھاٹی میں اترے آپ کے ساتھ عمار ابن یاسر اور حذیفہ ابن یمان تھے، پس منافقین نے سازش کی کہ غار میں پہنچ کر حضور انور پر حملہ کردیں اس ارادے سے وہ غار میں پہنچے مگر حذیفہ و عمار کو دیکھ کر بھاگ گئے۔

(مراۃ ج ۸ ص ۱۷۴)

······*··· *···*···*

میری امت میں سب سے شریر

میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفٰی صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''بے شک میری امت میں سب سے شریر وہ لوگ ہیں جنہوں نے نعمتیں پائیں اور ان کے جسم موٹے تازے ہو گئے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الطعام، باب الترھیب من الإمعان فی الشبع... الخ، الحدیث:۳۲۹۳، ج۳، ص۱۰۶)

✻···✻···✻··· ✻···✻···✻

میری امت میں سے کچھ لوگ

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''میری امت میں سے کچھ لوگ ہوں گے جو قسم قسم کے کھانے کھائیں گے، طرح طرح کے پانی پئیں گے، رنگ برنگے لباس پہنے گے اور باچھیں کھول کر باتیں کریں گے۔ یہی میری امت کے سب سے برے لوگ ہیں۔'' (المعجم الکبیر، الحدیث:۷۵۱۲، ج۸، ص۱۰۷)

✻···✻···✻··· ✻···✻···✻

میری امت میں دو قسم کے لوگوں کو میری شفاعت نہ پہنچے گی

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''میری امت میں دو قسم کے لوگوں کو میری شفاعت نہ پہنچے گی: (۱)...بہت زیادہ ظالم اور سخت دل حاکم اور (۲)...دین میں حد سے بڑھنے والا اور اس سے نکل جانے والا ہر شخص۔''

(المعجم الکبیر، الحدیث:۸۰۷۹، ج۸، ص۲۸۱)

✻···✻···✻··· ✻···✻···✻

میری امت میں سے کچھ لوگ

حضرت عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "میری امت میں سے کچھ لوگ علمِ دین سیکھیں گے ،قرآن پڑھیں گے اور کہیں گے کہ ہم امیروں کے پاس اس لئے جاتے ہیں تاکہ ان سے دنیا حاصل کرلیں اور اپنے دین کو ان سے جدا رکھتے ہیں حالانکہ یہ نہیں ہو سکتا جیسا کہ کانٹے والے درخت سے پھل توڑنے میں کانٹے ہی ہاتھ آتے ہیں اسی طرح وہ ان کے قرب میں گناہوں سے نہیں بچ سکتے۔

(ابن ماجه، كتاب السنّة، باب الانتفاع بالعلم والعمل به، ۱/ ۱۶۶، الحديث: ۲۵۵)

حضرت عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں "اگر علماء علم حاصل کرنے کے بعد اسے محفوظ رکھتے اور اسے اہل لوگوں کے سامنے پیش کرتے تو اہلِ زمانہ کے سردار بن جاتے لیکن انہوں نے اسے دنیا والوں پر اپنی دنیا حاصل کرنے کے لئے خرچ کیا اس وجہ سے ذلیل ہو گئے۔ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فرماتے سنا ہے "جس شخص کی ساری فکر آخرت کے متعلق ہے تو اللّٰہ تعالیٰ دنیا کے غموں سے اس کی کفایت فرمائے گا اور جو شخص دنیاوی اُمور میں پریشان ہوتا رہے گا اللّٰہ تعالیٰ کو اس کی پروا نہیں چاہے وہ کسی وادی میں بھی گر کر مرے۔

(ابن ماجه، كتاب السنّة، باب الانتفاع بالعلم والعمل به، ۱/ ۱۶۷، الحديث: ۲۵۷)

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "جو شخص علم صرف اللّٰہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ دنیاوی مَقاصد کے لئے حاصل کرے تو قیامت کے دن وہ جنت کی خوشبو ہرگز نہیں پائے گا۔

(ابو داؤد، كتاب العلم، باب فی طلب العلم لغير اللّٰه، ۳/ ۴۵۱، الحديث: ۳۶۶۴)

✻···✻···✻··· ✻···✻···✻

میری امت میں سے جو بھی قومِ لوط کا سا عمل کرنے والا مرے گا

حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مرفوعًا روایت ہے: مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِیْ یَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ نَقَلَهُ اللهُ اِلَیْهِمْ حَتّٰی یُحْشَرَ مَعَهُمْ یعنی میری امت میں سے جو بھی قومِ لوط کا سا عمل کرنے والا مرے گا اللہ عَزَّ وَجَلَّ اسے انہی کی طرف پھیر دے گا حتّٰی کہ اس کا حشر انہی کے ساتھ ہو گا۔ (تاریخ بغداد ، ۱۱/۱۶۱ ، رقم : ۵۸۵۳ : عیسی بن مسلم الصفار)

✻···✻···✻··· ✻···✻···✻

میری امت کی تباہی

حضرتِ سیدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، "میری امت کی تباہی طعن اور طاعون سے ہو گی۔" عرض کیا گیا، "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! طعن (یعنی نیزہ بازی) کو تو ہم نے جان لیا، یہ طاعون کیا ہے؟" فرمایا یہ تمہارے دشمن جنوں کے نیزے ہیں اور ان دونوں میں شہادت ہے۔"

(مسند امام احمد بن حنبل ، رقم ۱۹۵۴۵، ج۷، ص۱۳۱)

✻···✻···✻··· ✻···✻···✻
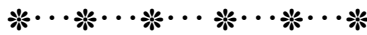
میری امت کے لئے شہادت

معجم اوسط کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: طاعون میری امت کے لئے شہادت ہے اور وہ تمہارے دشمن جنوں کا کونچا ہے اونٹ کے غدود کی طرح گلٹی ہے کہ بغلوں اور نرم جگہوں میں نکلتی ہے جو اس میں مرے شہید مرے اور جو ٹھہرے وہ راہ خدا میں سرحد کفار پر بانتظار جہاد اقامت کرنے والے کی مانند ہے اور جو اس سے بھاگ جائے جہاد سے بھاگ جانے کے مثل ہو۔

(المعجم الاوسط حدیث ۵۵۲۷ مکتبۃ المعارف الریاض ۶/ ۲۴۹)

······*··· *···*···*

میری امت کے لئے شہادت ورحمت

امام احمد مسند اور ابن سعد طبقات میں ابوعسیب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بسند صحیح روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: میرے پاس جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بخار اور طاعون لے کر حاضر ہوئے میں نے بخار مدینہ طیبہ میں رہنے دیا اور طاعون ملک شام کو بھیج دیا، تو طاعون میری امت کے لئے شہادت ورحمت اور کافروں پر عذاب ونقمت ہے۔

(مسند امام احمد عن ابی عسیب رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۵/ ۸۱)

······*··· *···*···*

میری امت کا فتنہ

حضرت کعب ابن عیاض رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ہر امت کا کوئی فتنہ ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔

(مشکوۃ المصابیح کتاب الرقاق الفصل الثانی، ص ۴۴۲، مطبوعہ مجلس برکات)

شرح

گزشتہ امتوں کی آزمائشیں مختلف چیزوں سے ہوئیں، میری امت کی سخت آزمائش مال سے ہوگی، رب تعالٰی مال دے کر آزمائے گا کہ یہ لوگ اب میرے رہتے ہیں یا نہیں، اکثر لوگ اس امتحان میں ناکام ہوں گے کہ مال پا کر غافل ہو جائیں گے۔ اس کا تجربہ برابر ہو رہا ہے، اکثر قتل غارت غفلت مال کی وجہ سے ہوتا ہے، ستر فیصدی گناہ مال کی بنا پر ہوتے ہیں۔

(مراۃ ج ۷ ص ۴۰)

❊···❊···❊··· ❊···❊···❊

میری امت کا جو شخص

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں، میں نے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ دعا فرماتے ہوئے سنا "اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، میری امت کا جو شخص بھی کسی پر والی اور حاکم ہو اور وہ ان پر سختی کرے تو تو بھی اس پر سختی کر اور اگر وہ ان پر نرمی کرے تو تو بھی اس پر نرمی کر۔

(مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضیلۃ الامام العادل وعقوبۃ الجائر۔۔۔ الخ، ص ۱۰۱۶، الحدیث: ۱۹(۱۸۲۸)

❊···❊···❊··· ❊···❊···❊

میری امت کا فرعون

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”ہر امت میں ایک فرعون ہوتا ہے اور میری امت کا فرعون ابو جہل ہے۔

(مسند شاشی، مسند عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنہ، ما روی ابو عبیدۃ بن عبد اللّٰہ عن ابیہ، ۲ / ۳۳۱، الحدیث: ۹۲۲)

❊・・・❊・・・❊・・・ ❊・・・❊・・・❊

میری امت کے دس افراد

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دوجہاں کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے: "میری امت کے دس افراد ایسے ہیں جن سے اللہ عزوجل ناراض ہوتا ہے اور ان پر لعنت فرماتا ہے اور ان کے لئے اللہ عزوجل نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اور اللہ عزوجل قیامت کے دن ان کے بارے میں جہنم کا حکم فرمائے گا۔"

عرض کیا گیا: "یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! وہ کون ہیں؟" فرمایا: "ان میں سے پہلا شخص بوڑھا زانی ہے، دوسرا ظالم بادشاہ، تیسرا شراب کا عادی، چوتھا زکوۃ نہ دینے والا، پانچواں جھوٹی گواہی دینے والا، چھٹا لوگوں کی چغل خوری کرنے والا، ساتواں اپنے والدین کو غصے سے دیکھنے والا، آٹھواں اپنی بیوی کو طلاق دے کر حرام طریقے سے اپنے پاس رکھنے والا، نواں ظلم کا حکم دینے والا اور دسواں تندرستی کے باوجود نماز نہ پڑھنے والا۔"

(بحر الدموع ص ۲۹۴)

❊・・・❊・・・❊・・・ ❊・・・❊・・・❊

میری امت کے اچھے برے اعمال

حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافِعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، "مجھ پر میری امت کے اچھے برُے اعمال پیش کئے گئے تو میں نے اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا بھی پایا اور برے اعمال میں مسجد میں پڑے ہوئے تھوک کو بھی پایا جسے دفن نہ کیا گیا۔"

(صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النھی عن البصاق فی المسجد، رقم ۵۵۳، ص ۲۷۹)

❋···❋···❋··· ❋···❋···❋

میری امت کے ثواب وگناہ

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "میری امت کے ثواب مجھ پر پیش کیے گئے، یہاں تک کہ تنکا جو مسجد سے آدمی نکال دیتا ہے اور میری امت کے گناہ مجھ پر پیش ہوئے، تو اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ آدمی کو سورت یا آیت دی گئی اور اس نے بھلا دیا۔"

(جامع الترمذي"، أبواب فضائل القرآن، ۱۹۔باب، الحديث: ۲۹۲۵، ج۴، ص۴۲۰)

❋···❋···❋··· ❋···❋···❋

میری امت کے دو آدمی

نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ والاشان ہے: بے شک میری امت کے دو آدمی نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں

اور (بظاہر) ان کے رکوع و سجود تو ایک جیسے ہیں لیکن ان کی نمازوں کے درمیان زمین و آسمان کے درمیانی خلا جتنا فرق ہوتا ہے۔(کشف الخفاء ، خاتمة يختم بها الكتاب ، ج ۲، ص ۳۷۶)

❊···❊···❊··· ❊···❊···❊

میری امت کے بُرے لوگ

حضرت سیّدَتُنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ، حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمت ، قاسمِ نعمت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:"میری امت کے بُرے لوگ وہ ہیں جو طرح طرح کی نعمتوں سے پروان چڑھتے ہیں، مختلف قسم کے کھانے کھاتے ہیں، طرح طرح کے لباس پہنتے ہیں اور (تکلف کے ساتھ) گفتگو کرتے ہیں۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی، الرقم ۱۴۶۶۔عبدالحمید بن جعفر بن الحکم الانصاری، ج ۷، ص ۴)

❊···❊···❊··· ❊···❊···❊

میری امت کے کچھ لوگ

ابو داود و ابن ماجہ نے ابومالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا:"میری امت کے کچھ لوگ خمر (شراب) پئیں گے اور اس کا نام کچھ دوسرا رکھ لیں گے۔"

("سنن أبي داود"، كتاب الأشربة، باب في الداذي، الحديث: ۳۶۸۸، ج ۳، ص ۴۶۱)

❊···❊···❊··· ❊···❊···❊

میری امت کے لوگ

حضرتِ ابو قلابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ۔ (پ۳۰ سورۃ التکاثر)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر بے شک ضرور اس دن تم سے نعمتوں سے پرسش ہوگی۔

یہ آیت پڑھ کر فرمایا: میری امت کے لوگ گھی میں خالص شہد ملا کر اسے کھائیں گے جن کے متعلق ان سے سوال کیا جائے گا۔

(الزھد لاحمد بن حنبل، ص٦٦، الحدیث١٦٦)

میری امت کے دو گروہ ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں

حضرت ابن عباس سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت کے دو گروہ ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں مرجیہ اور قدریہ۔ اسے ترمذی نے روایت کیا۔

(مشکوۃ المصابیح باب الایمان بالقدر الفصل الثانی، ص٢٢، مطبوعه مجلس برکات)

······*··· *···*···*

میری امت کے لئے شفا نہیں

حضرتِ اُمِ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا فرماتی ہیں کہ میری بیٹی بیمار ہوگئی تو میں نے پیالے میں نبیذ بنائی، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میرے ہاں تشریف لائے تو وہ اُبل رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: اُمِ سلمہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میری بیٹی بیمار ہے، اس کی دوائی بنا رہی ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تَعَالٰی نے حرام کردہ اشیاء میں میری امت کے لئے شفا نہیں رکھی۔

(کتاب الکبائر لذھبی، الکبیرۃ التاسعة عشرۃ، ص ۹۴)

······*··· *···*···*

میری امت کو اپنے حکمرانوں سے

حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانہ میں میری امت کو اپنے حکمرانوں سے سخت تکلیفیں پہنچیں گی ان سے نجات نہیں پائے گا مگر وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو پہچانا اور اس پر اپنی زبان، ہاتھ اور دل کے ساتھ جہاد کیا یہ وہ شخص ہے جو پوری طرح سبقت لے گیا، دوسرا وہ آدمی جس نے اللہ کے دین کو پہچانا اور اس کی تصدیق کی، تیسرا وہ آدمی جس نے اللہ کے دین کو پہچانا اور اس پر خاموش رہا اگر کسی کو نیکی کرتے دیکھا تو اس سے محبت کرنے لگا اور اگر کسی کو غلط کام کرتے دیکھا تو اس سے ناخوش رہا یہ سب اپنی اندرونی حالت کے باعث نجات پا جائیں گے۔

(مشکوۃ المصابیح باب الامر بالمعروف الفصل الثالث، ص۴۳۸، مطبوعہ مجلس برکات)

......*... *...*...*

میری امت کی تباہی

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کی تباہی قریش کے چند لڑکوں کے ہاتھوں پر ہوگی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ اس حدیث کو سنا کر فرمایا کرتے تھے کہ اگر تم چاہو تو میں ان لڑکوں کے نام بتا سکتا ہوں وہ فلاں کے بیٹے اور فلاں کے بیٹے ہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، الحدیث: ۳۶۰۵، ج۲، ص۵۰۱)

تاریخ اسلام گواہ ہے کہ ۶۰ھ میں بنوامیہ کے کم عمر حاکموں نے جو فتنے برپا کیے واقعی یہ ایسے فتنے تھے کہ جن سے ہر مسلمان کو خدا کی پناہ مانگنی چاہئے۔ ان واقعات کی برسوں پہلے نبی برحق صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خبر دی جو یقیناً غیب کی خبر ہے۔

......*... *...*...*

میری امت کی عورتوں کو

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کو حلال اور مردوں پر حرام ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۵۱۲۵ مکتبة الفیضلیة بیروت ۵/ ۲۱۱)

......*... *...*...*

میری امت کی عمریں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ اور ابو یعلٰی نے انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے تخریج کی، ان دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی عمریں ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہوں گی بہت کم ان میں سے ایسے ہوں گے جو اس سے آگے بڑھیں۔

(کنزالعمال برمزت عن ابی ہریرہ حدیث ۴۲۶۹۷ مؤسسة الرسالہ بیروت ۱۵/ ۶۷۷)

شرح

میری امت کی عمریں عموماً ساٹھ ستر سال کے درمیان ہوں گی اگرچہ بعض لوگ ساٹھ سال سے پہلے مر جائیں گے بعض ستر سے بڑھ جائیں گے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق، عمر فاروق، علی مرتضٰے کی عمر ۶۳ سال ہوئیں اور حضرت عثمان غنی کی عمر بیاسی یا اٹھاسی سال ہوئی اس حدیث کی صحت پر تجربہ شاہد ہے۔ (مراۃ ج ۷ ص ۱۲۱)

......*... *...*...*

میری امت کی رُہبانِیَّت

حضرت سیِّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں :میں نے عرض کی:"یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَـیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!مجھے نصیحت فرمایئے۔" تو آپ صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَـیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:"میں تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں کیونکہ یہ تمام معاملے کی اصل ہے۔"میں نے پھر عرض کی:"یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَـیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!مزید نصیحت فرمایئے۔" ارشاد فرمایا:"اپنے اوپر قرآنِ کریم کی تلاوت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر لازم کرلو، اس لئے کہ یہ تیرے لئے زمین میں نور اور آسمان میں چرچے کا باعث ہو گا۔"میں نے پھر عرض کی:"یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَـیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!مزید نصیحت فرمایئے۔" ارشاد فرمایا:"زیادہ ہنسنے سے بچو کیونکہ یہ دل کو مردہ کرتا اور چہرے کا نور ختم کردیتاہے۔"میں نے پھر عرض کی:"یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَـیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!مزید نصیحت فرمایئے۔" ارشاد فرمایا:"اپنے اوپر جہاد لازم کرلو کیونکہ یہی میری امت کی رُہبانِیَّت ہے۔"میں نے پھر عرض کی:"یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَـیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!مزید نصیحت فرمایئے۔" ارشاد فرمایا:"مساکین سے محبت کرو اور ان کے ساتھ بیٹھا کرو۔"میں نے پھر عرض کی:"یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَـیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!مزید نصیحت فرمایئے۔" ارشاد فرمایا:"اپنے سے کمتر کی طرف دیکھو، اپنے سے بہتر کی طرف نہ دیکھو کیونکہ تیرے لئے یہی بہتر ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو۔"میں نے عرض کی"یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَـیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!مزید نصیحت فرمایئے۔" ارشاد فرمایا:"حق بات کہو اگرچہ کڑوی ہی ہو۔"

میں نے عرض کی: ”یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مزید نصیحت فرمایئے۔“ ارشاد فرمایا: ”تو اپنے جس عیب کو جانتا ہے وہ تجھے لوگوں سے دور نہ کرے اور جو گناہ تو خود کرتا ہو اس کی بنا پر لوگوں سے ناراض نہ ہو اور تیرے لئے اتنا ہی عیب کافی ہے کہ تو لوگوں کے عیوب جانے مگر اپنے اندر موجود خامیوں سے غافل ہو اور جو گناہ تو خود کرتا ہو اس کے سبب لوگوں سے ناراض ہو۔“ (حضرت سیّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں:) پھر آپ صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا دستِ اقدس میرے سینے پر مارا اور ارشاد فرمایا: ”اے ابو ذر! تدبیر جیسی کوئی عقل مندی نہیں، (حرام کاموں سے) بچنے جیسا کوئی تقویٰ نہیں اور اچھے اخلاق جیسی کوئی شرافت نہیں۔“

الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب ماجاء فی الطاعات ثوابھا، الحدیث: ۳۶۲، ج۱، ص۲۸۸۔

❋・・・❋・・・❋・・・ ❋・・・❋・・・❋

میری امت کی فنا تلوار

ابن ماجہ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی: ہم خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں حاضر ہوئے ناگاہ ایک اونٹ دوڑتا آیا یہاں تک کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سر مبارک کے قریب آکر کھڑا ہوا، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: اے اونٹ! ٹھہر اگر تو سچا ہے تو تیرے سچ کا پھل تیرے لیے ہے اور جھوٹا ہے تو تیرے جھوٹ کا وبال تجھ پر ہے، اس کے ساتھ یہ بات بیشک کہ جو ہماری پناہ میں آئے اللہ تعالٰی نے اس کے لیے امان رکھی ہے اور جو ہمارے حضور التجا لائے وہ نامرادی سے بری ہے۔ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ اونٹ کیا عرض کرتا ہے؟ فرمایا: اس کے مالکوں نے اسے حلال کر

کے کھالینا چاہا تھا یہ ان کے پاس سے بھاگ آیا اور تمہارے نبی کے حضور فریاد لایا۔ ہم یوں ہی بیٹھے تھے کہ اتنے میں اس کا مالک یا کہا اس کے مالک دوڑتے آئے، اونٹ نے جب انہیں دیکھا پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سر انور کے پاس آگیا اور حضور کی پناہ پکڑی، اس کے مالکوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارا اونٹ تین دن سے بھاگا ہوا ہے آج حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس ملا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: سنتے ہو اس نے میرے حضور نالش کی ہے اور بہت ہی بری نالش ہے۔ وہ بولے: یارسول اللہ! یہ کیا کہتا ہے ؟فرمایا: یہ کہتا ہے کہ وہ برسوں تمہاری امان میں پلا گرمی میں اس پر اسباب لاد کر سبزہ ملنے کی جگہ تک جاتے اور جاڑے میں گرم مقام تک کوچ کرتے، جب وہ بڑا ہوا تو تم نے اسے سانڈ بنالیا، اللہ تعالٰی نے اس کے نطفے سے تمہارے بہت اونٹ کر دیے جو چرتے پھرتے ہیں، اب جو اسے یہ شاداب برس آیا تم نے اسے ذبح کر کے کھالینا چاہا۔ وہ بولے: یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم !خدا کی قسم !یونہی ہوا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا نیک مملوک کا بدلہ اس کے مالکوں کی طرف سے یہ نہیں ہے۔ وہ بولے: یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم !تو ہم اسے نہ بیچیں گے نہ ذبح کریں گے۔ فرمایا: غلط کہتے ہو اس نے تم سے فریاد کی تو تم اس کی فریاد کو نہ پہنچے اور میں تم سے زیادہ اس کا مستحق ولائق ہوں کہ فریادی پر رحم فرماؤں اللہ عزوجل نے منافقوں کے دلوں سے رحمت نکال لی اور ایمان والوں کے دلوں میں رکھی ہے، پس حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے وہ اونٹ ان سے سو روپے کو خرید لیا اور اس سے ارشاد فرمایا :اے اونٹ! چلا جا کہ تو اللہ عزوجل کے لئے آزاد ہے۔ یہ سن کر اس نے سر اقدس پر اپنی بولی میں کچھ آواز کی۔ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے آمین کہی۔ اس نے دوبارہ آواز کی حضور صلی

اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے پھر آمین کہی۔اس نے سہ بارہ عرض کی حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے پھر آمین کہی اس نے چوتھی بار کچھ آواز کی اس پر حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے گریہ فرمایا۔ صحابہ نے عرض کی :یارسول اللہ !یہ کیا کہتا ہے ؟فرمایا:اس نے کہا اے نبی اللہ !اللہ عزوجل حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اسلام و قران کی طرف سے بہتر جزاعطا فرمائے میں نے کہا آمین ،پھر اس نے کہا اللہ تعالی قیامت کے دن حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی امت سے خوف دور کرے جس طرح حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے میرا خوف دور کیا میں نے کہا آمین ۔پھر اس نے کہا اللہ جل وعلا حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی امت کے خون ان کے دشمنوں کے ہاتھوں سے محفوظ رکھے (کہ کفار کبھی انہیں استیصال نہ کر سکیں)جیسا حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے میرا خون بچایا، میں نے کہا آمین،

پھر اس نے کہا اللہ سبحانہ و تعالی آپ کے امت کی سختی ان کے آپس میں نہ رکھے (باہمی خونریزی سے دور رہیں)،اس پر میں نے گریہ فرمایا کہ یہ سب مرادیں میں اپنے رب عزوجل سے مانگ چکا اور اس نے مجھے عطا فرمادیں مگر یہ پچھلی منع فرمائی اور مجھے جبرائیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم نے اللہ عزوجل کی طرف سے خبر کردی کہ میری امت کی فنا تلوار سے ہے۔جو کچھ ہونے والا ہے اس پر قلم چل چکا۔

(الترغیب والترھیب الترغیب فی الشفقۃ علی خلق اللہ تعالٰی مصطفی البابی مصر ۳/۸۔۲۰۷)

······*··· *···*···*

میری امت کی پیدائش سے پہلے

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ

اللہ کی یہ شان نہیں کہ مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑے جس پر (ابھی) تم ہو۔

اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے صحابہ! رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم، یہ حال نہیں رہے گا کہ منافق و مؤمن ملے جلے رہیں بلکہ عنقریب اللہ اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّمَ کے ذریعے مسلمانوں اور منافقوں کو جدا جدا کر دے گا۔ اس آیتِ مبارکہ کا شانِ نزول کچھ اس طرح ہے کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ”میری امت کی پیدائش سے پہلے جب میری امت مٹی کی شکل میں تھی اس وقت وہ میرے سامنے اپنی صورتوں میں پیش کی گئی جیسا کہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر پیش کی گئی اور مجھے علم دیا گیا کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا۔ یہ خبر جب منافقین کو پہنچی تو انہوں نے اِستہزاء کے طور پر کہا کہ محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّمَ کا گمان ہے کہ وہ یہ جانتے ہیں کہ جو لوگ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے ان میں سے کون ان پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا، جبکہ ہم ان کے ساتھ رہتے ہیں اور وہ ہمیں پہچانتے نہیں۔ اس پر حضور سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّمَ منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا ”ان لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم میں طعن (اعتراض) کرتے ہیں، آج سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اس میں سے کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کا تم مجھ سے سوال کرو اور میں تمہیں اس کی خبر نہ دے دوں۔ حضرت عبد اللہ بن حذافہ سہمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کھڑے ہو کر کہا: یارسول اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّمَ! میرا باپ کون ہے؟ ارشاد فرمایا: حذافہ، پھر حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کھڑے ہو کر عرض کی یارسول اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّمَ! ہم اللہ کی ربوبیت پر راضی ہوئے، اسلام کے دین ہونے پر راضی

ہوئے، قرآن کے امام و پیشوا ہونے پر راضی ہوئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نبی ہونے پر راضی ہوئے، ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے معافی چاہتے ہیں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کیا تم باز آؤ گے؟ کیا تم باز آؤ گے؟ پھر منبر سے اتر آئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (صراط الجنان ج ۲ ص ۱۰۰)

......*... *...*...*

میری امت کی ہلاکت

ایک روایت میں ہے کہ ”میری امت کی ہلاکت بدکار عالم اور جاہل عابد کی وجہ سے ہو گی، بدترین لوگ برے علما اور بہترین لوگ اچھے علما ہیں۔“

(سنن الترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی التجارۃ، ۳/۶، الحدیث: ۱۲۱۶)

......*... *...*...*

اپنی امت پر شرک اور چھپی ہوئی شہوت

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رونے لگے تو لوگوں نے ان سے کہا کہ کیا چیز آپ کو رلاتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ایک بات فرماتے ہوئے سنا تھا اسی کو یاد کرکے رو رہا ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھ کو اپنی امت پر شرک اور چھپی ہوئی شہوت کا خوف ہے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کیا آپ کی امت آپ کے بعد شرک کرے گی؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم نے فرمایا کہ "ہاں" لیکن سن لو کہ وہ سورج یا چاند اور پتھر اور بت کی عبادت نہیں کریں گے لیکن وہ اپنے عملوں میں ریاکاری کریں گے اور چھپی ہوئی شہوت یہ ہے کہ ان میں سے ایک آدمی صبح کو روزہ دار رہے گا۔ پھر اس کی شہوتوں میں سے کوئی شہوت اس کے ساتھ آ جائے گی تو وہ روزہ چھوڑ دے گا۔

(شعب الایمان للبیہقی، باب فی اخلاص العمل للہ وترک الریاء، الحدیث ٦٨٣٠، ج ٥، ص ٣٣٣)

******

اپنی امت پر ہر نماز کے وقت

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اگر مشقت امت کا خیال نہ ہوتا تو اپنی امت پر ہر نماز کے وقت مسواک کرنا اور خوشبو لگانا فرض کر دوں۔

(کنز العمال بحوالہ صعن مکحول مرسلاً حدیث ٢٦١٩٥ مؤسسة الرسالہ بیروت ٩/ ٣١٦)

ابو سلمہ سے روایت ہے وہ زید ابن خالد جہنی سے راوی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اگر میں اپنی امت پر بھاری نہ جانتا تو انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا اور نماز عشاء کو تہائی رات تک پیچھے ہٹا دیتا فرماتے ہیں کہ زید ابن خالد مسجد میں نماز کے لئے یوں آتے تھے کہ ان کی مسواک ان کے کان پر ہوتی۔ جیسے منشی کے کان میں قلم جب بھی نماز کو کھڑے ہوتے تو مسواک کر لیتے پھر وہاں ہی مسواک رکھ لیتے۔

(مراۃ ج ١ ص ٣٤٢)

******

اپنی امت پر خوف

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جن چیزوں میں سے اپنی امت پر خوف کرتا ہوں ان میں سے بڑی خوفناک چیز قوم لوط کا کام ہے۔

(مشکوۃ المصابیح کتاب الحدود الفصل الثانی، ص ۳۱۲، مطبوعہ مجلس برکات)

❋···❋···❋··· ❋···❋···❋

اپنی امت پر تین چیزوں سے ڈرتا ہوں

حضرت جابر ابن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میں اپنی امت پر تین چیزوں سے ڈرتا ہوں برجوں سے بارش مانگنا اور ظلم بادشاہ کا اور تقدیر کا انکار۔

(مشکوۃ المصابیح کتاب الامارۃ و القضاء الفصل الثالث، ص ۳۲۲، مطبوعہ مجلس برکات)

❋···❋···❋··· ❋···❋···❋

اپنی امت پر گمراہ گر پیشواؤں کا خوف کرتا ہوں

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے کہ میں اپنی امت پر گمراہ گر پیشواؤں کا خوف کرتا ہوں اور جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو ان سے روز قیامت تک نہ اٹھے گی۔

(مشکوۃ المصابیح کتاب الفتن الفصل الثانی، ص ۴۶۳، مطبوعہ مجلس برکات)

❋···❋···❋··· ❋···❋···❋

اپنی امت پر ۳اعمال کا خوف ہے

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مجھے اپنی امت پر تین اعمال کا خوف ہے۔“ لوگوں نے عرض کی: ”یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون سے اعمال ہیں؟“ ارشاد فرمایا: ”(۱) ۔۔۔عالم کی لغزش (۲) ۔۔۔ظالم کی حکمرانی اور (۳) ۔۔۔خواہشِ نفس کی پیروی۔“

(المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۴، ج۱۷، ص۱۷)

۔۔۔۔۔۔*۔۔۔ *۔۔۔*۔۔۔*

اپنی امت پر دو باتوں کا زیادہ خوف ہے

حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”مجھے اپنی امت پر دو باتوں کا زیادہ خوف ہے۔ (۱) خواہشات کی پیروی کرنا۔ (۲) لمبی امید رکھنا۔ کیونکہ خواہشات کی پیروی کرنا حق سے روکتا ہے اور لمبی امیدیں آخرت کو بھلا دیتی ہیں۔ یہ دنیا پیٹھ پھیر کر چلی جانے والی اور آخرت پیش آنے والی ہے، ان دونوں میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں، اگر تمہیں دنیا کے بیٹے نہ بننے کی اِستطاعت ہو تو دنیا کے بیٹے نہ بنا کیونکہ تم آج عمل کرنے کی جگہ میں ہو اور (یہاں) حساب نہیں لیکن کل تم حساب دینے کی جگہ میں ہوگے اور (وہاں) عمل نہیں ہوگا۔

(شعب الایمان، الحادی والسبعون من شعب الایمان۔۔۔ الخ، ۷/۳۷۰، الحدیث: ۱۰۶۱۶)

۔۔۔۔۔۔*۔۔۔ *۔۔۔*۔۔۔*

اپنی امت پر تین ہلاکت خیز چیزوں کا خوف ہے

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حسن اخلاق کے پیکر، محبوب رب اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مجھے اپنی امت پر تین ہلاکت خیز چیزوں کا خوف ہے: (۱)...بخل کی اطاعت (۲)...خواہشات کی پیروی (۳)...ہر صاحبِ رائے کا اپنی رائے پر فخر و تکبر کرنا۔"

(کنزالعمال، کتاب المواعظ، الباب الثانی فی الترہیبات، الحدیث:۴۳۸۵۶، ج۱۶، ص۲۰)

❋···❋···❋··· ❋···❋···❋

اپنی امت پر شرک کا خوف ہے

حضرت سیِّدُنا شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو روتے ہوئے دیکھا تو عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس رونے کا کیا سبب ہے؟ ارشاد فرمایا: مجھے اپنی امت پر شرک کا خوف ہے، سنو! وہ سورج، چاند، بتوں اور پتھروں کی پوجا تو نہیں کریں گے لیکن اپنے اعمال میں دکھلاوا کریں گے۔ (المعجم الاوسط، ۳/۱۶۸، حدیث: ۴۲۱۳)

❋···❋···❋··· ❋···❋···❋

مجھے اپنی امت پر منافق کا خوف ہے

حضرت سیِّدُنا ابو عثمان نہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰی ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ کُلَّ مُنَافِقٍ یَتَکَلَّمُ بِالْحِکْمَۃِ وَیَعْمَلُ بِالْجَوْرِ یعنی مجھے اپنی امت پر ایسے منافقین کا خوف ہے جو باتیں تو بڑی حکمت ودانائی والی کریں گے لیکن ان کے اعمال فاسقوں وفاجروں والے ہوں گے۔''

(شعب الایمان للبیھقی، باب فی نشر العلم، فصل فی انه ینبغی۔۔۔الخ، ج۲، ص۲۸۴، حدیث:۱۷۷۷)

صلواعلی الحبیب
صلی اللّٰه علی محمد
صلی اللّٰه علیه واله وسلم

تیری امت کو اس کا رنج ہوا

خطیب بغدادی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں: شب اسرٰی مجھے میرے رب عزوجل نے نزدیک کیا یہاں تک کہ مجھ میں اور اس میں دو کمان بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہا اور مجھ سے فرمایا: اے محمد! کیا تجھے اس کا غم ہوا کہ میں نے تجھے سب پیغمبروں کے پیچھے بھیجا، میں نے عرض کی نہ۔ فرمایا: کیا تیری امت کو اس کا رنج ہوا کہ میں نے انہیں سب امتوں کے پیچھے رکھا، میں عرض کی نہ۔ فرمایا: اپنی امت کو خبر دے دے کہ میں نے انہیں سب سے پیچھے اس لئے کیا کہ اور امتوں کو ان کے سامنے رسوا کروں اور انہیں اوروں کے سامنے رسوائی سے محفوظ رکھوں۔

(تاریخ البغداد ترجمہ، ۲۵۵۷، ابو عبداللہ احمد بن محمد النزلی، دارلکتب العربی، بیروت، ۱۳۰/۵)

تیری امت کو یہ فضل دیا

ابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویہ و بزار وابویعلی و بیہقی بطریق ابو العالیہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث طویل اسرا میں راوی: پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ارواحِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملے، پیغمبروں نے اپنے رب عزوجل کی حمد کی،

ابراہیم پھر موسٰی پھر داؤد پھر سلیمان پھر عیسٰی علیہم الصلوٰۃ بترتیب حمد الٰہی بجالائے اور اس کے ضمن میں اپنے فضائل وخصائص بیان فرمائے سب کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے رب جل جلالہ کی ثنا کی اور فرمایا تم سب اپنے رب کی تعریف کرچکے اور اب میں اپنے رب کی حمد کرتا ہوں سب خوبیاں اللہ کو جس نے مجھے سارے جہان کے لئے رحمت بناکر بھیجا اور تمام آدمیوں کی طرف بشارت دیتا اور ڈرسنا تا مبعوث کیا اور مجھ پر قرآن اتارا جس میں ہر شے کا روشن بیان ہے اور میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی اور انہیں عدل وعدالت و اعتدال والی امت کیا اور انہیں کو اوّل اور انہیں کو آخر رکھا اور میرے واسطے میرا ذکر بلند فرمایا اور مجھے فاتحہ دیوان نبوت و خاتمہ دفتر رسالت بنایا، ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ان وجوہ سے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تم سے افضل ہوئے پھر حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سدرہ تک پہنچے، اس وقت رب تعالی نے ان سے کلام کیا اور فرمایا میں نے تجھے اپنا خالص پیارا بنایا اور تیرا نام توریت میں حبیب الرحمن لکھا ہے، میں نے تیرے لئے تیرا ذکر اونچا کیا کہ میرا ذکر نہ ہو جب تک میرے ساتھ تیری یاد نہ آئے اور میں نے **تیری امت** کو یہ فضل دیا کہ وہی سب سے اگلے اور وہی سب سے پچھلے اور میں نے تجھے سب پیغمبروں سے پہلے پیدا کیا اور سب کے بعد بھیجا اور تجھے فاتح وخاتم کیا۔

(جامع البیان (تفسیر ابن جریر) تحت آیۃ سبحان الذی اسرٰی الخ ، المطبعۃ المیمنۃ مصر ، ۱۵/ ۷ تا ۹)

تیری امت کے ساتھ کیا کروں؟

طبرانی و بیہقی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: انبیا کے لیے سونے کے منبر بچھائیں گے وہ ان پر

بیٹھیں گے، اور میرا منبر باقی رہے گا کہ میں اس پر جلوس نہ فرماؤں گا بلکہ اپنے رب کے حضور سر وقد کھڑا رہوں گا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو مجھے جنت میں بھیج دے اور میری امت میرے بعد رہ جائے پھر عرض کروں گا اے رب میرے! میری امت، میری امت، اللہ تعالٰی فرمائے گا اے محمد، تیری کیا مرضی ہے میں **تیری امت** کے ساتھ کیا کروں؟ عرض کروں گا اے رب میرے ان کا حساب جلد فرمادے، پس میں شفاعت کرتا رہوں گا۔ یہاں تک کہ مجھے ان کی رہائی کی چھٹیاں ملیں گی جنہیں دوزخ بھیج چکے تھے یہاں تک کہ مالک داروغۂ دوزخ عرض کرے گا اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ نے اپنی امت میں رب کا غضب نام کو نہ چھوڑا۔

(المستدرک للحاکم کتاب الایمان باب الانبیاء منابر من ذہب دارالفکر بیروت ۱/۶۵و۶۶)

تیری امت کے باب میں تجھے راضی کردیں گے

بارگاہ رب العزت عزوجل میں مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت ووجاہت ومحبوبیت جو امت کے حق میں ہے اس کے بارے میں رب العزت جل وعلا نے فرمایا: ”قریب ہے کہ ہم تجھے **تیری امت** کے باب میں راضی کردیں گے اور تیرا دل برا نہ کریں گے“۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب دعا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لامتہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۱۳)

تیری امت کے معاملہ میں رسوا نہ کروں گا

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: بیشک میرے رب نے میری امت کے باب میں مجھ سے مشورہ طلب فرمایا کہ میں ان کے ساتھ کیا کروں؟ میں نے عرض کیا کہ اے رب میرے! جو تو چاہے، کہ وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دوبارہ مجھ سے

مشورہ پوچھا۔ میں نے اب بھی وہی عرض کی۔ اس نے سہ بارہ مجھ سے مشورہ لیا۔ میں نے پھر وہی عرض کی۔ تو رب عزوجل نے فرمایا: اے احمد! بیشک میں ہر گز تجھے تیری امت کے معاملہ میں رسوانہ کروں گا۔ اور مجھے بشارت دی کہ میرے ستر ہزار امتی سب سے پہلے میرے ساتھ داخل بہشت ہوں گے ان میں ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے جن سے حساب تک نہ لیا جائے گا۔ (مسند احمد بن حنبل عن حذیفہ رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۵ / ۳۹۳)

تیری امت میں سے جس نے ایک دن

سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”میں کھڑا ہو کر اپنی اُمَّت کا انتظار کر رہا ہوں گا جو پلِ صراط کو عبور کر رہی ہو گی کہ حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تشریف لائیں گے اور کہیں گے: ”اے محمد صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس گزارش کرنے یا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس اکٹھے ہونے کے لئے حاضر ہوئے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرتے ہیں کہ تمام اُمّتوں میں جدائی کر دے کیونکہ لوگ بڑی مصیبت میں مبتلا اور پسینے میں مونہوں تک ڈوبے ہوئے ہیں۔ “مگر وہ پسینہ مؤمنین پر زکام کی طرح ہو گا اور کافر کو موت ڈھانپ لے گی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرمائیں گے: ”اے عیسی! یہاں کھڑے رہیئے حتی کہ میں آپ کے پاس واپس آ جاؤں۔ “

راوی فرماتے ہیں: ”سیّدِ عالم، نُورِ مجسَّم صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے جائیں گے اور عرش کے نیچے سجدے میں گر جائیں گے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسا مقام و

مرتبہ عطا کیا جائے گا جو نہ تو کسی مقرب فرشتے کو عطا ہوا اور نہ ہی کسی نبی مرسَل کو، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام کو ارشاد فرمائے گا: ”محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے پاس جاؤ اور کہو: اپنا سر انور اٹھالیجئے، مانگئے! آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کیجئے! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ “

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: میں اپنی امت کی ایک مرتبہ شفاعت کر کے ہر ۹۹ میں سے ایک انسان کو باہر نکال دوں گا، مزید ارشاد فرمایا: میں بار بار اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا رہوں گا اور جب تک کھڑا رہوں گا شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر عنایت فرماتے ہوئے ارشاد فرمائے گا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں سے **تیری امت** میں سے جس نے ایک دن بھی خلوصِ دل سے یہ گواہی دی اور اسی پر اس کی موت واقع ہوئی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اُسے (جنت میں) داخل فرما دیجئے۔ “

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک، الحدیث: ۱۲۷۲۴، ج۴، ص۳۵۵، بتغیرٍ قلیلٍ)

امتِ محمدیہ کے نیک لوگوں کو بخش دیا گیا

حضرتِ سیّدُنا ابوہریرہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ جنت نشان ہے:"جب شبِ قدر آتی ہے تو سِدرۃُ المنتہیٰ میں رہنے والے فرشتے اپنے ساتھ چار جھنڈے لے کر اُترتے ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک جھنڈا میرے دفن کی جگہ پر، ایک طورِ سینا پر، ایک مسجدِ حرام پر اور ایک بیتُ المقدّس پر نصب کرتے ہیں ،پھر وہ ہر مؤمن اور مؤمنہ کے گھر داخل ہو کر انہیں سلام کہتے ہیں:"اے مؤمن مرد اور عورت! اللہ عزَّوَجَلَّ تمہیں سلام بھیجتا ہے۔"

(تفسیر قرطبّی، سورۃالقدر، تحت الآیۃ۵،الجزء العشرون،ج۱۰،ص۹۷)

اور جب فجر طلوع ہوتی ہے تو سب سے پہلے حضرتِ جبرائیل علیہ السلام زمین وآسماں کے درمیان بلندی پر چلے جاتے ہیں اور اپنے بازو پھیلا دیتے ہیں۔ اور سورج بغیر شعاعوں کے طلوع ہوتا ہے، پھر جبرائیلِ امین علیہ السلام فرشتوں کو ایک ایک کر کے بلاتے ہیں اور فرشتوں کا نور اور جبرائیل کے پروں کا نور اکٹھا ہو جاتا ہے اور بغیر شعاعوں کے دُودھیا سورج

طلوع ہوتا ہے پس جبرائیلِ امین اور دیگر فرشتے مؤمنین و مؤمنات کے لئے دعائے مغفرت کرنے کے لئے زمین وآسماں کے درمیان ٹھہر جاتے ہیں۔ جب شام ہوتی ہے تو آسمانِ دنیا پر جاتے ہیں تو آسمان کے فرشتے ان سے پوچھتے ہیں: "ہمارے قابل احترام فرشتوں کو مرحبا! کہاں سے آرہے ہو؟" تو یہ کہتے ہیں: "ہم امتِ محمدیہ (علٰی صاحبہا الصلٰوۃ والسلام) کے پاس سے آرہے ہیں۔"

آسمانِ دنیا کے فرشتے پوچھتے ہیں: "اللہ عزَّوَجَلَّ نے ان کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ہے؟" تو وہ جواب دیتے ہیں: "امتِ محمدیہ (علٰی صاحبہا الصلٰوۃ والسلام) کے نیک لوگوں کو بخش دیا گیا اور گنہگاروں کے حق میں اُن کی شفاعت قبول کر لی گئی۔" تو وہ فرشتے صبح تک اس نعمت کے شکر میں اللہ عزَّوَجَلَّ کی تسبیح و تحمید اور پاکی بیان کرتے رہتے ہیں جو اس نے امتِ محمدیہ (علٰی صاحبہا الصلٰوۃ والسلام) کو عطا فرمائی۔

پھر آسمانِ دنیا کے فرشتے اُن سے ایک ایک مرد وعورت کے متعلق پوچھتے ہوئے کہتے ہیں: "فلاں مرد نے کیا کیا؟ فلاں عورت نے کیا کیا؟" تو وہ کہتے ہیں: "ہم نے فلاں شخص کو گذشتہ سال عبادت کرتے ہوئے پایا تھا اور اس سال بدعت پر عمل کرتے پایا۔" تو آسمانِ دنیا کے فرشتے اس کے لئے استغفار کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ پھر وہ کہتے ہیں: "گذشتہ سال ہم نے فلاں شخص کو بدعتی پایا تھا مگر اس سال عبادت کرتے ہوئے پایا۔" تو فرشتے اس کے لئے دعاواستغفار کرنے لگتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں: "ہم نے دیکھا کہ کوئی ذِکرِ الٰہی کر رہا ہے، کوئی رکوع میں ہے، کوئی سجدے میں ہے، کوئی تلاوتِ قرآن میں مگن ہے اور کوئی رو رہا ہے۔" تو فرشتے ان کے لئے بھی دعاواستغفار شروع کر دیتے ہیں۔

پھر وہ دوسرے آسمان کی طرف جاتے ہیں اور اس طرح وہ ہر آسمان میں ایک دن رات امت محمدیہ کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اپنے قیام کی جگہ سدرۃ المنتہیٰ میں پہنچ جاتے ہیں۔ سدرۃ المنتہیٰ ان سے پوچھتا ہے: "آج کل کہاں غائب ہو؟" تو وہ کہتے ہیں: "ہم شبِ قدر میں اللہ عزّوَجَلَّ کی رحمت کے نزول کے وقت اہلِ زمین کے پاس تھے۔" سدرۃ المنتہیٰ کہتا ہے: "رب عَزَّوَجَلَّ نے ان کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" کہتے ہیں: "نیکوں کو بخش دیا گیا اور بروں کے حق میں ان کی شفاعت قبول کرلی گئی۔" تو سدرۃ المنتہیٰ خوشی سے جھومنے لگتا ہے اور اللہ عزّوَجَلَّ کی تسبیح اور ہر عیب سے اس کی پاکی بیان کرتا ہے، اور اس پر شکر کرتا ہے جو اللہ عزّوَجَلَّ نے امتِ محمدیہ (علٰی صاحبہا الصلٰوۃ والسلام) کو عطا فرمایا۔ تو جنت الماویٰ جھانک کر پوچھتی ہے: "اے سدرۃ المنتہیٰ! کیوں جھوم رہا ہے؟" وہ جواب دیتا ہے: "مجھے میرے رہنے والوں نے حضرتِ جبرائیل علیہ السلام کے حوالے سے خبر دی ہے کہ اللہ عزّوَجَلَّ نے امتِ محمدیہ علٰی صاحبہا الصلٰوۃ والسلام کو بخش دیا اور بروں کے حق میں نیکوں کی شفاعت قبول فرمالی ہے۔" تو جنت الماویٰ بلند آواز سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور تقدیس کرتی ہے، اور اس پر شکر ادا کرتی ہے جو اللہ عزّوَجَلَّ نے اس امت کو عطا فرمایا۔

جب "جنتِ نعیم" سنتی ہے تو جھانک کر پوچھتی ہے: "اے جنتُ الماویٰ! کیا ہوا؟" تو وہ کہتی ہے: "مجھے سدرۃُ المنتہیٰ نے اپنے رہنے والوں کے حوالے سے حضرتِ جبرائیل علیہ السلام سے سن کر خبر دی ہے کہ "اللہ عزّوَجَلَّ نے امتِ محمدیہ علٰی صاحبہا الصلٰوۃ والسلام کو بخش دیا اور گنہگاروں کے حق میں نیکوں کی شفاعت قبول فرمالی ہے۔" تو جنتِ نعیم بھی اسی طرح پکارتی ہے پھر جنتِ عدن، پھر اس سے کرسی سنتی ہے تو اسی طرح کہتی ہے پھر عرش سنتا ہے تو

پوچھتا ہے: "اے کرسی کیا ہوا؟" تو کرسی کہتی ہے: "مجھے جنتِ عدن نے جنتِ نعیم کے حوالے سے، جنتُ الماویٰ سے سن کر کہ اس نے سِدرۃُ المنتہٰی سے، اس نے اپنے رہنے والوں سے، انہوں نے حضرتِ جبرائیل علیہ السلام سے سن کر خبر دی کہ اللہ عزّوَجَلَّ نے امتِ محمدیہ (علٰی صاحبہاالصلٰوۃوالسلام) کو بخش دیا اور نافرمانوں کے حق میں نیکوں کی شفاعت قبول فرمالی ہے۔" یہ سن کر عرش بھی خوشی سے جھومنے لگتا ہے تو اللہ عزّوَجَلَّ پوچھتا ہے: "کیا ہوا؟" حالانکہ وہ جانتا ہے۔ عرش کہتا ہے: "یارب عَزَّوَجَلَّ! مجھے کرسی نے حضرتِ جبرائیل علیہ السلام کے حوالے سے خبر دی کہ تو نے امتِ محمدیہ علٰی صاحبہاالصلٰوۃوالسلام کو بخش دیا اور بروں کے حق میں نیکوں کی شفاعت قبول فرمالی ہے۔" تو اللہ عزّوَجَلَّ فرماتا ہے جبرائیل نے سچ کہا، سدرۃُ المنتہٰی نے سچ کہا، جنت الماویٰ نے سچ کہا، جنت نعیم، جنت عدن، کرسی اور اے عرش! تو نے بھی سچ کہا۔ میں نے امتِ محمدیہ (علٰی صاحبہاالصلٰوۃوالسلام) کے لئے وہ اجر و ثواب تیار کیا ہے جو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی کے دل میں اس کا خیال گزرا۔"

(حکایتیں اور نصیحتیں ص ۱۰۵)

اے امتِ محمدیہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ

حضور نبیٔ کریم، رءُوف رحیم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: "عید الفطر کی رات کا نام "لَیۡلَۃُ الۡجَائِزَہ" (یعنی انعام و بخشش کی رات) رکھا گیا ہے۔ جب صبح ہوتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ملائکہ کو ہر شہر میں بھیجتا ہے، وہ زمین پر اُترتے ہیں اور گلی کُوچوں پر کھڑے ہو کر ایسی آواز سے اعلان کرتے ہیں جو جِنّ و اِنس کے علاوہ تمام مخلوق سنتی ہے، وہ کہتے ہیں: "اے امتِ محمدیہ علٰی صاحبہا الصلٰوۃ والسلام! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو

جاؤجو کبیرہ گناہوں کو بھی بخش دیتا ہے۔"جب لوگ عید گاہ کی طرف نکلتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:"اے میرے فرشتو! مزدور جب اپنا کام پورا کرلے تو اس کی جزا کیا ہے؟" ملائکہ عرض کرتے ہیں:"اے ہمارے معبود اوراے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! اس کی جزا یہ ہے کہ اس کو پورا پورا اجر دیا جائے۔" چنانچہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:"اے میرے ملائکہ! گواہ ہو جاؤکہ میں نے انہیں ماہِ رمضان کے روزوں اور نمازوں کا ثواب یہ دیا کہ میں ان سے راضی ہو گیااور انہیں بخش دیا۔" پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:"مجھ سے سوال کرو، میری عزت وجلال کی قسم! جب تک تم مجھ سے ڈرتے رہو گے میں ضرور تمہارے گناہوں پر پردہ ڈالے رکھوں گا۔ میری عزت و جلال کی قسم! آج کے اس اجتماع میں مجھ سے دنیاو آخرت کی جو بھی چیز مانگو گے میں تمہیں عطا کردوں گا۔ میری عزت وجلال کی قسم! میں ضرور تمہارے عیوب کی پردہ پوشی کروں گا، میں تمہیں مجرموں کے سامنے ذلیل ورسوانہ کروں گا۔ پس اب مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ، تم نے مجھے راضی کر دیااور میں تم سے راضی ہو گیا۔" فرشتے خوش ہوتے ہیں، اور اس انعام کی مبارکباد دیتے ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس امت کو روزوں سے فارغ ہونے پر عطا فرماتا ہے۔"

(شعب الایمان للبیهقی، باب فی الصیام ، فصل فی لیلة القدر ، الحدیث ۳۶۹۵، ج ۳، ص ۳۳۶، بتقدُّمٍ وتَأَخُّرٍ)

امتِ محمدیہ کے لئے خوشخبری ہے

حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں:"بروزِ قیامت جب عدن کے سمندر کی گہرائی سے آگ نکلے گی تو تمام لوگ میدانِ محشر کی طرف ہانکے جائیں گے۔ میدانِ قیامت کی ہولناکیوں سے لوگ متحیِّر، پیاسے، مدہوش اور کانپتے ہوں گے کہ اسی دوران اللہ عَزَّوَجَلَّ تجلِّی فرمائے گا تو اس کے نور سے زمین روشن ہو جائے گی اور مخلوق ایک

دوسرے کو دیکھ لے گی اور ماں اپنے بیٹے کو دیکھے گی جس سے دنیا میں وہ بہت محبت کرتی تھی۔ وہ اسے پہچان کر کہے گی: "اے میرے بیٹے! کیا میرا پیٹ تیری پناہ گاہ نہ تھا؟ کیا میری گود تیرے لئے نرم بستر نہ تھی؟ کیا میرا دودھ تیرے لئے سیرابی کا باعث نہ تھا؟" تو بیٹا پوچھے گا: "اے میری ماں! تو کیا چاہتی ہے؟" وہ کہے گی: "میرے گناہ مجھ پر بھاری ہو گئے ہیں تو ان میں سے صرف ایک گناہ اٹھالے۔" تو وہ کہے گا: "یہ بات ناممکن ہے! آج ہر جان اپنے عملوں میں گروی (یعنی رہن) ہے۔ اے میری ماں! اگر میں تیرا بوجھ اٹھالوں تو میرا بوجھ کون اٹھائے گا؟" اسی دوران اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے ایک منادی اعلان کرے گا: "اے فلاں بن فلاں! آؤ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش ہو جاؤ۔" یہ اعلان سنتے ہی اس شخص کا رنگ متغیر ہو جائے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کے سبب اس کے اعضاء بے چین ہو جائیں گے۔ جب ماں اپنے بیٹے کی گھبراہٹ ملاحظہ کرے گی تو پوچھے گی: "اے میرے بیٹے! کیا ہوا؟" وہ جواب میں کہے گا: "اے میری ماں! مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش ہونے کے لئے بلایا گیا ہے، اب میں اس سے بھاگ کر کہاں چھپوں یا میرا چھٹکارا کیسے ہو؟" اسی دوران دو فرشتے اس کی طرف بڑھیں گے اور اسے پکڑ کر گھسیٹنا شروع کر دیں گے۔ جب اس کی ماں دیکھے گی تو اُسے سینے کی طرف کھینچے گی اور اپنے بالوں سے چھپائے گی اور اپنی پوری طاقت سے فرشتوں کو اس سے دور کرنے کی کوشش کرے گی لیکن دور نہ کر سکے گی۔ جب دیکھے گی کہ وہ ان سے اپنا بیٹا نہیں لے سکتی تو روتے ہوئے فرشتوں سے کہے گی: "اس ذات کی قسم جس نے مجھے میری قبر سے اٹھایا ہے! اگر میرے بس میں ہوتا تو میں تم دونوں کو اپنا بیٹا نہ لے جانے دیتی۔" پھر وہ اسے روتے ہوئے الوداع کرے گی اور کہے گی: "اے میرے بیٹے! میں تجھے اس ذات کی قسم دیتی ہوں جس نے اپنی بارگاہ میں پیشی

اور حساب کتاب کے لئے تجھے بلایا! اگر تجھے نجات ملے تو مجھے مت بھولنا۔ میں بہت دیر سے کھڑی ہوں، بہت حسرت زدہ ہوں اور میری تکلیف اور پیاس بہت شدّت اختیار کر گئی ہے۔"

حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:"پھر دو فرشتے اس کے بیٹے کو"سِدرَۃُ المُنتَہٰی" پر مقرر فرشتے کے سپرد کر دیں گے۔"وہ پوچھے گا:"تمہارا تعلق کس اُمَّت سے ہے؟"تو لڑکا جواب میں کہے گا:"میں حضرت سیِّدُنا محمدِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا اُمَّتی ہوں۔"فرشتہ کہے گا:"خوشخبری ہے تیرے لئے اور امتِ محمدیہ علٰی صاحبہا الصلٰوۃ والسلام کے لئے۔" پھر وہ فرشتہ اسے نور میں داخل کر دے گا۔کوئی اندازے سے نہیں جان سکتا کہ وہ کہاں جائے گا، دائیں یا بائیں، آگے یا پیچھے۔اچانک اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایک آواز سنائی دے گی:"ٹھہر جا! میں تیرا رب ہوں، اپنے اعضاء کو پُر سکون رہنے دے اور اپنے دل کو اطمینان دے۔میرے عزت و جلال کی قسم! تجھے تیری ماں اپنی طرف کھینچ رہی تھی اور اپنے سینے سے چمٹا رہی تھی تو میں تجھ پر اس سے بھی بڑھ کر شفیق ہوں۔"پھر ارشاد ہو گا: "اے میرے بندے! اپنا نامۂ اعمال پڑھ۔"تو وہ اسے پڑھے گا لیکن جب کوئی گناہ پائے گا تو آواز آہستہ کرلے گا اور جب کوئی نیکی پائے گا تو آواز بلند کر لے گا۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا:"اے میرے بندے! اپنی نیکی کو بلند آواز سے اور برائی کو پست آواز سے کیوں پڑھتا ہے؟"تو وہ روتے ہوئے عرض کرے گا:"یااللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے معلوم ہے کہ تو اچھائی کو ظاہر کرتا ہے اور برائی کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔"

پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا:"اے میرے بندے! میں نے تیرے گناہوں اور عیبوں کو مخلوق سے کیسے پوشیدہ رکھا جبکہ تو نے ان کے ذریعے میرا مقابلہ کیا۔کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ میں

تجھ سے باخبر تھا اور تجھے دیکھ رہا تھا؟" وہ عرض کرے گا:"اے میرے مالک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! مجھ میں تیری ڈانٹ ڈپٹ سننے کی طاقت نہیں تو مجھے جہنم میں جانے کا حکم دے دے۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا:"اگر میں تجھے جہنم میں جانے کا حکم دے دوں تو میرا جود و کرم اور عفو و درگزر کس کے لئے ہو گا؟ (پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائیگا) اے فرشتو! میرے بندے کو میرے فضل و رحمت سے جنت میں لے جاؤ۔" وہ پھر عرض کرے گا:"اے میرے معبود و مالک عَزَّوَجَلَّ! میری والدہ دنیا میں مجھے بہت چاہتی تھی اور مجھ پر بہت شفقت کرتی تھی اور آج اس نے مجھے دیکھا تو مجھ سے مدد مانگی اور چاہا کہ میں اس کی مدد کروں۔ اے میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! اگر تو نے مجھے معاف کر دیا ہے تو میرا ٹھکانا میرے بجائے میری والدہ کو بخش دے، اب وہ جس عذاب میں ہے اس سے برداشت نہیں ہو رہا۔" تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا:"میرے عزت و جلال کی قسم! میں تم دونوں کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کرتا بلکہ میں تم پر رحم کر چکا ہوں۔" (پھر فرمائے گا:) "اے میرے فرشتو! ان دونوں کو میری جنت میں لے جاؤ اور میں سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہوں۔" (حکایتیں اور نصیحتیں ص۳۶۹)

اے امتِ محمدیہ! بے شک میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی

حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حضور سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:"بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کائنات کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل امید کے ایک کاغذ پر ایک معاہدہ لکھا پھر اس کو عرش پر رکھا اور ندا دی:"اے امتِ محمدیہ! بے شک میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی، میں تمہارے سوال کرنے سے پہلے ہی تمہیں عطا کر دوں گا اور مغفرت کا سوال

کرنے سے قبل ہی تمہیں بخش دوں گا، تم میں جو مجھ سے ملے اور یہ گواہی دیتاہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم میرے بندے اور رسول ہیں تو میں اسے جنت میں داخل کر دوں گا۔"

(فردوس الاخبار للدیلمی، باب الواو، فصل فی تفسیر القرآن، الحدیث ۷۴۲، ج۲، ص۴۴)

اے امتِ محمدیہ! سن!

شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ جنت نشان ہے:" جب قیامت کادن ہو گاتو عرش کے نیچے سے ایک منادی ندا کرے گا: "اے امتِ محمدیہ! سن! میرا جو حق تیرے ذمہ تھا وہ میں نے معاف کر دیا، اب ایک دوسرے کو معاف کرکے میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔"

(احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، الشطر الثانی، سعۃ رحمۃ اللہ۔۔۔۔۔الخ، ج۵، ص۳۱۳)

صلوا علی الحبیب
صلی اللہ علی محمد
صلی اللہ علیہ والہ وسلم

پچھلی امت کا ایک شخص

ایک روایت میں ہے کہ "اللہ عزوجل نے تم سے پچھلی امت کے ایک شخص کی اس وجہ سے مغفرت فرمادی کہ وہ خرید و فروخت اور قرض کے مطالبے میں نرمی کیا کرتا تھا۔"

(سنن الترمذی، کتاب البیوع، باب ٧٦ رقم ١٣٢٤، ج ٣، ص ٥٩)

پچھلی امت میں ایک شخص تھا

رسولِ بے مثال، صاحبِ جُودو نَوال، حبیبِ ربِّ ذُوالجلال، بی بی آمِنہ کے لال عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کثرت کے ساتھ یہ ارشاد فرماتے: کیا تم میں سے کوئی ایک اس بات سے عاجز ہے کہ وہ اَبُوضَمْضَمْ کی طرح ہو۔ انہوں نے عرض کی: اَبُوضَمْضَم کون ہے؟ ارشاد فرمایا: پہلے لوگوں یعنی پچھلی امت میں ایک شخص تھا وہ صبح کے وقت یوں کہتا: یااللہ عَزَّوَجَلَّ!: میں نے آج کے دن اپنی عزّت کو اس آدمی پر صَدَقہ کر دیا جو مجھ پر ظلم کرے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ٦ ص ٢٦١ حدیث ٨٠٨٢)

پچھلی امتوں پر بھیجا کرتا تھا

اُم المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے طاعون کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا، "یہ ایک عذاب ہے جسے اللہ عزوجل تم سے پچھلی امتوں پر بھیجا کرتا تھا پھر اللہ عزوجل نے اسے مؤمنین کے لئے رحمت بنادیا لہذا جو بندہ کسی شہر میں ہو اور وہاں طاعون کی وباء پھیل جائے تو وہ وہیں ٹھہرا رہے اور صبر کرے اور ثواب کی امید کرتے ہوئے اس شہر سے نہ نکلے اور یہ ذہن نشین رکھے کہ جو کچھ اللہ عزوجل نے اس کے لئے لکھ دیا ہے 'اسے پہنچ کر رہے گا تو اسے ایک شہید کا ثواب دیا جائے گا۔"

(بخاری، کتاب الطب، باب اجر الصابرین فی الطاعون، رقم ۵۷۳۴، ج۴، ص۳۰)

پچھلی امتوں کی بیماریاں

حضرتِ سیدنا ابن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ " تم میں پچھلی امتوں کی بیماریاں بُغض اور حسد پھیل جائیں گی، بُغض تو کاٹنے والا اُسترہ ہے جو بالوں کو نہیں بلکہ دین کو کاٹ دیتا ہے، اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جب تک تم ایمان نہ لے آؤ جنت میں داخل نہیں ہوسکتے اور جب تک آپس میں محبت نہ کرو (کامل) مؤمن نہیں ہوسکتے کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو محبت پیدا کرے؟" (پھر فرمایا) "آپس میں سلام کو عام کرو۔"

(مسند احمد، مسند الزبیر بن العوام، رقم ۱۴۳۰، ج۱، ص ۳۵۲)

پچھلی امتوں میں سے تین شخص

حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خاتِمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "تم سے پچھلی امتوں میں سے تین شخص اپنے گھر والوں کے لئے غذا اور پانی کی تلاش میں نکلے تو بارش شروع ہوگئ تو انہوں نے ایک پہاڑ میں پناہ لی۔ اچانک ایک چٹان نے ان کا راستہ بند کر دیا تو ان میں سے ایک نے کہا کہ "(ہماری یہاں موجودگی کا) نشان ختم ہو گیا اور پتھر نے غار کا دہانہ بند کر دیا اب تمہاری یہاں موجودگی کو اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی نہیں جانتا لہٰذا اللہ عزوجل سے اپنے قابل بھروسہ عمل کے وسیلے سے دعا مانگو۔"

چنانچہ ان میں سے ایک نے عرض کیا، "اے اللہ عزوجل! تو جانتا ہے کہ میں ایک عورت کو پسند کرتا تھا میں نے اس سے بدکاری کا مطالبہ کیا تو اس نے انکار کر دیا۔ ایک مرتبہ میں نے اس کے لئے مال کا ایک حصہ مقرر کر دیا تو جب اس نے خود کو میرے حوالے کیا تو میں نے بدکاری کا ارادہ چھوڑ دیا۔ اگر میں نے یہ عمل تیری رحمت کی امید اور تیرے عذاب کے خوف سے کیا ہے تو ہمارا راستہ کھول دے۔" تو وہ چٹان ایک تہائی ہٹ گئی۔

پھر دوسرے نے عرض کیا، "اے اللہ عزوجل! میں اپنے والدین کے لئے ان کے برتن میں دودھ دوہتا تھا۔ جب میں ان کے پاس دودھ لے کر حاضر ہوتا تو انہیں سوتے ہوئے پاتا، میں ان کے سرہانے کھڑا رہتا جب وہ بیدار ہوتے تو دودھ پیتے۔ اگر میں نے یہ عمل تیری

رحمت کی امید اور تیرے عذاب کے خوف سے کیا ہے تو ہمارا راستہ کھول دے۔" تو وہ چٹان ایک تہائی ہٹ گئی۔

تیسرے نے عرض کیا "اے اللہ عزوجل! تو جانتا ہے کہ میں نے ایک شخص کو اپنے پاس مزدوری کے لئے رکھا تھا جب اس نے آدھا دن کام کر لیا تو میں اسے اجرت دینے لگا تو وہ ناراض ہو گیا اور اجرت نہ لی تو میں نے اس اجرت کو تجارت میں لگا دیا پھر جب وہ مال بہت زیادہ ہو گیا تو وہ شخص اپنی اجرت لینے آیا تو میں نے اس سے کہا کہ "یہ سارا مال لے جا۔" اگر میں چاہتا تو اسے صرف اس کی پہلی اجرت دے دیتا (لیکن میں نے ایسا نہ کیا)، اگر میں نے یہ تیری رحمت کی امید اور تیرے عذاب کے خوف سے کیا ہے تو ہمارا راستہ کھول دے۔" تو وہ چٹان ایک تہائی مزید ہٹ گئی اور وہ لوگ غار سے نکل آئے۔"

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الادعیة، رقم ۹۶۷، ج۲، ص ۱۵۸ بتغییر قلیل)

پچھلی امتوں کی بیماری لاحق ہوگی

دافِعِ رنج و مَلال، صاحِبِ جُودو نَوال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باکمال ہے: "عنقریب میری اُمّت کو پچھلی امتوں کی بیماری لاحق ہو گی۔" صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عَرض کی: "پچھلی اُمتوں کی بیماری کیا ہے؟" تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "تکبُّر کرنا، اِترانا، ایک دوسرے کی غیبت کرنا اور دُنیا میں ایک دوسرے پر سبقت کی کوشش کرنا نیز آپس میں بُغض رکھنا، بُخل کرنا، یہاں تک کہ وہ ظُلم میں تبدیل ہو جائے اور پھر فِتنہ وفساد بن جائے۔" (المعجم الاوسط، باب المیم، من اسمه مقدام، ۶/۳۴۸، الحدیث: ۹۰۱۶)

تمت بالخیر

مصنف کی دیگر کتب کا تعارف

(1)۔۔۔مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ

غفلت اڑا کر فکرِ آخرت پیدا کرنے والے واقیات کا مجموعہ بنام "ما فعل اللہ بک" یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے کیونکہ اس کتاب میں ان واقعات کو جمع کیا گیا ہے جن میں خواب دیکھنے والا مرنے والے سے مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ(یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟) کے ذریعہ سوال کر کے مرنے کے بعد پیش آنے والے معاملات دریافت کرتا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...اولیاء اپنے پیروکاروں کی شفاعت کریں گے
☆...دنیا میں سب سے زیادہ رونے والے حضرات
☆...ایک رقت انگیز رخصتی
☆...چالیس سال تک گناہ نہیں کیا
☆...شہوت پرستی کے مختلف انداز
☆...لوگوں کی چار اقسام
☆...دنیا کی چھ چیزیں اور ان کی حقیقت
☆...سفید بالوں کی فضیلت
☆...ناپ تول میں کمی کا وبال
☆...حوریں پانے کا عمل
☆...قربِ الٰہی پانے کا طریقہ
☆...رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پھلوں کو چوما کرتے تھے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(2)۔۔۔میری سنّت میری امّت

ان احادیث کا مجموعہ جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی سنت اور اپنی امت کا تذکرۂ دلنواز فرمایا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...میری سنت کو زندہ کرنے کا مطلب
☆...میری سنت میں سے یہ چیزیں ہیں
☆...میری سنت سے جس نے محبت کی
☆...میری سنت میں جس کا سکون ہو

☆... میری امت کا سلام　　☆... میری امت میں ایسا شخص پیدا فرمایا

☆... میری امت کے لئے امان ہیں　　☆... میری امت کی گوشہ نشینی

☆... پچھلی امتوں کی بیماریاں

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(3)--- کیا حال ہے؟

دلچسپ و عبرت ناک واقعات کا مجموعہ بنام "کیا حال ہے؟

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... پہلا باب: کیا حال ہے　　☆... دوسرا باب: صبح کس حال میں کی

☆... تیسرا باب: آپ کیسے ہیں؟　　☆... چوتھا باب: کیسے ہو؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(4)--- موت کے وقت

مرنے والے کو موت کے وقت پیش آنے والے دردناک و عبرت ناک معاملات پر مشتمل واقعات کا مجموعہ ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... موت کے وقت　　☆... موت کا وقت　　☆... نزع کا عالم

☆... نزع کے عالم　　☆... وصال کا وقت　　☆... وصال کے وقت

☆... وفات کا وقت　　☆... وفات کے وقت　　☆... انتقال کا وقت

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(5)--- عقائد کی حکمتیں

اس کتاب میں عقائدِ اہلسنت کی عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ ساتھ اچھوتے انداز میں حکمتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... حکمت کیا ہے
☆... حکمت کہاں اور کیسے ملتی ہے
☆ اللہ پاک کا ہونا کیوں ضروری ہے؟...
☆... اللہ پاک کا اولاد سے پاک ہونے کی حکمتیں
☆... اللہ کو اللہ کہنے کی حکمتیں
☆... کیا اللہ پاک سوتا بھی ہے؟
☆... اللہ کا مکان سے پاک ہونے کی حکمتیں
☆... اللہ پاک کے کل کتنے نام ہیں؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(6)---پانچ نمازوں کی حکمت

اس کتاب میں نماز اور ارکانِ نماز کی عقلی دلائل کے ساتھ ساتھ اچھوتے انداز میں حکمتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... قرآن میں لفظِ صلوۃ کتنی بار آیا؟
☆... نماز کے اعظم الفرائض ہونے کی چھ حکمت
☆... نماز کو صلوۃ کہنے کی چار حکمت
☆... نماز کے افضل العبادات ہونے کی پانچ حکمت
☆... نماز کی برکات
☆... پانچ نمازوں کے فرض ہونے کی سات حکمت
☆... انسانی زندگی کی پانچ حالت
☆... سورج کی پانچ حالت
☆... نماز کے شرائط و فرائض کی حکمتیں
☆... قبلہ مقرر کرنے کی چار حکمت
☆... کعبہ کو قبلہ مقرر کرنے کی نو حکمت
☆... نمازوں کی رکعتوں کے مختلف ہونے کی حکمتیں
☆... احکامِ الٰہی کے مختلف ہونے کی حکمت
☆... پانچ نمازوں کے ناموں کی حکمت
☆... فرضوں کے ساتھ سنن کی حکمت
☆... اعمالِ نماز کا شرعی جائزہ

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(7)۔۔۔قرآنی سورتوں کے مضامین

قرآنِ عظیم کی (۱۱۴) سورتوں کے متعلق اجمالی دلچسپ معلومات پر مشتمل یہ کتاب ہے جو اپنے اعتبار سے بہت علمی کتاب ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...سورت کا مقامِ نزول　　☆... آیات، کلمات اور حروف کی تعداد

☆...سورت کا نام رکھے جانے کی وجہ　　☆...سورت کے فضائل

☆...سورت کے مضامین　　☆...پچھلی سورت کے ساتھ مناسبت

☆...اور رنگ برنگے مدنی پھول

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(8)۔۔۔سب سے پہلے سب سے آخر

دلچسپ معلومات کا ایک اچھوتا انداز "سب سے پہلے فلاں کام کس نے کیا" پر مشتمل کتاب ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...سب سے پہلے کس نے منبر پر خطبہ پڑھا؟☆...سب سے پہلے کس نے راہِ خدا میں جہاد کیا؟

☆...سب سے پہلے کس نے ثرید تیار کیا؟　　☆...سب سے پہلے ترازو کس نے بنایا؟

☆...سب سے پہلے کس نے ہتھیار بنائے؟　　☆...سب سے پہلے "اَمَّا بَعْدُ" کس نے کہا؟

☆...سب سے پہلے اسلام میں مسجد کس نے بنائی؟☆...سب سے پہلے اسلام میں سولی کس کو دی گئی؟

☆...سب سے پہلے اسلام میں خطبہ کون سا پڑھا گیا؟☆...سب سے پہلے کس نے تاجِ شاہی سر پر رکھا؟

☆راہب کے ۶۲ سوالات اور ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے جوابات☆

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(9)۔۔۔جانشینِ انبیاء کا تعارف

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(10)۔۔۔قصور کس کا ہے؟

کئی لڑکیاں پیدا ہونے کے بعد لوگ کہتے ہیں "اس عورت کو طلاق دے دو" آخر لڑکیوں کی پیدائش میں قصور کس کا ہے؟ مرد کا، یا عورت کا، اس کتاب میں اور اسلام اور سائنس کی روشنی میں بڑے اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے مزید دلچسپ سوالات وجوابات بھی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...زمانۂ جاہلیت کی کچھ یادیں　　☆...پانچ لرزہ خیز واردات

☆...بیٹیوں کے فضائل　　☆...سائنس کیا کہتی ہے؟

☆...دلچسپ سوالات وجوابات　　☆...عِلْمُ الْجَنِیْن کیا ہے؟

☆...بچے کی پیدائش کا سبب کیا ہے؟　　☆...بچے کی پیدائش کا مرحلہ

☆...بے اولادی کے 4 روحانی علاج　　☆...اولادِ نرینہ کے روحانی علاج

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(11)۔۔۔نصاب مسائلِ نماز

امامت ٹیسٹ کی تیاری کرنے کے لئے بہترین کتاب جس میں نماز کے بنیادی مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...اپنی ضرورت کا علم سیکھنا فرض ہے!☆...حصولِ علم کے ذرائع　☆...چندے کے مسائل

☆...شرائطِ نماز　　☆...فرائضِ نماز　　☆...واجباتِ نماز

☆...مفسداتِ نماز　　☆...مکروہاتِ نماز　　☆...مسائلِ سجدۂ سہو

☆...امامت کی شرائط　　☆...اقتداء کی شرائط　　☆...مسائلِ نمازِ جمعہ

☆...مسائلِ نمازِ عیدین　　☆...مسائلِ معذورِ شرعی　　☆...جماعت کا ایک اہم مسئلہ

☆...مسائلِ شرعی مسافر　　☆...مسائلِ نمازِ جنازہ　　☆...مسائلِ سجدۂ تلاوت

☆...مسائلِ اذان و اقامت　　☆...مسائلِ لقمہ　　☆...چاند کب نکلے گا؟

مرتب: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(12)...خطباتِ مصطفائی و خطباتِ شفیقی حصہ اوّل

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ جس میں ٦ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ٦ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطاب ملاحظہ فرمائیں گے:

	خطباتِ مصطفائی		خطباتِ شفیقی
1	عظمتِ رسالتِ مآب ﷺ	1	محمد ﷺ اللہ کے مظہر ہیں
2	ذکر کی فضیلت اور اس کے اثرات	2	جمیع عالم برائے مصطفی ﷺ
3	ولی کی پہچان	3	امت کا معنی اور اس کا مفہوم
4	سنّت اور بدعت	4	امت محمدیہ کی عمر کم کیوں رکھی گئی
5	نورِ حسّی اور نورِ معنوی	5	اعلیٰ حضرت کا عشق رسول ﷺ
6	تفسیر سورۂ تکاثر	6	تفسیر سورۂ کوثر: محبوب ہم نے تم کو سب کچھ دیا

خطیبِ اوّل: **مبلغ اسلام پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی**

خطیبِ ثانی و مرتب: **مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

(13)...خطباتِ مصطفائی و خطباتِ شفیقی حصہ دوم

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ جس میں ٦ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ٦ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطابات ملاحظہ فرمائیں گے:

	خطباتِ مصطفائی		خطباتِ شفیقی

نمبر	عنوان	نمبر	عنوان
7	حبِ رسول ﷺ اور اس کے تقاضے	7	شانِ مصطفی ﷺ
8	منی سے کربلا تک	8	مصطفی ﷺ دنیا کی جان ہیں
9	آؤ در تواب پے روتے ہوئے آؤ	9	اللہ عزوجل سے محبت کیجئے
10	اہلِ تقویٰ اور جنت	10	ماں باپ کے حقوق
11	فلسفۂ رمضان	11	اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا چرچا رہے گا
12	تفسیر سورۂ بلد	12	تفسیر سورۂ عصر، قیامت کا بیان

خطیبِ اوّل: **مبلغ اسلام پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی**

خطیبِ ثانی و مرتب: **مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

(14)---خطباتِ مصطفائی و خطباتِ شفیقی حصہ سوم

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ جس میں ٦ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ٦ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطابات ملاحظہ فرمائیں گے:

	خطباتِ مصطفائی		خطباتِ شفیقی
13	اثباتِ وجودِ باری تعالیٰ	13	حدیث کی اہمیت
14	نفس اور شیطان	14	نسبت کا بیان
15	اسلام میں احترامِ آدمیت	15	سرکار ﷺ آ گئے
16	ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے	16	اللہ عزوجل کے نام پر مانگنا
17	مقصدِ حج	17	آؤ توبہ کریں
18	تفسیر سورۂ مائدہ	18	تفسیر سورۂ ملک، موت و حیات

خطیبِ اوّل: **مبلغ اسلام پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی**

خطیبِ ثانی و مرتب: **مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

(15)---تدریس کے 26 طریقے

جدید دور میں جدید و قدیم تدریس کے طریقوں کا مجموعہ بنام ”تدریس کے 26 طریقے“ اس کتاب میں تدریس کے طریقوں کے ساتھ ساتھ اپنی تدریس کو بہتر اور مقبولِ عام بنانے کے فارمولے بھی بیان کئے گئے ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... تدریس کے نکات

☆... تدریس کے ۲۶ طریقے

☆... درجے کی ترقی کے فارمولے

☆... طلبا کے درمیان کئے جانے والے بیان

☆... انوکھی باتیں

☆... انوکھے سوالات

☆... انوکھی حکایات

☆... انوکھی حکمتیں

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(16)---رفیق التدریس

استاد کو تدریس کے اعلیٰ منصب کی جانب لے جانے والی ایک نمایاں تحریر جس میں تدریس میں نکھار پیدا کرنے والی چیزوں کو بیان کیا گیا ہے۔

اس کتاب میں چھ ابواب ہیں جو درج ذیل ہیں:

☆... **پہلا باب:** 63 انوکھی معلومات

☆... **دوسرا باب:** 63 انوکھے سوالات

☆... **تیسرا باب:** 63 انوکھے چٹکلے

☆... **چوتھا باب:** 63 انوکھی پہیلیاں

☆... **پانچواں باب:** 63 انوکھی حکمتیں

☆... **چھٹا باب:** 63 انوکھی حکایات

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(17)---تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے

تاریخ ساز شخصیت بننے کی ایک رہنما کتاب

آپ اس باب میں ملاحظہ فرمائیں گے:

☆... شخصیت کسے کہتے ہیں؟　☆... تاریخ ساز شخصیت کی خصوصیات

☆... شخصیت کی تعمیر ایسے کریں　☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا پہلا فارمولہ

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا دوسرا فارمولہ ☆... دنیا بھر میں اسلام کیسے پہنچا؟

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا دوسرا فارمولہ ☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا تیسرا فارمولہ

☆... ادارے قائم کرنے کے 7 فامولے ☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا چوتھا فارمولہ

☆... تمام عورتوں تک پیغام پہنچانے کا فارمولہ ☆... تاریخ ساز شخصیت کی خوبیاں

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا پانچواں فارمولہ　☆... دوسروں کو بلند کرنا خود کی بلندی ہے

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا چھٹا فارمولہ　☆... ایک بادشاہ اور چار آدمی

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(18)---فیضانِ قرآن کورس

90 دن میں صرف 30 منٹ کی کلاس میں قرآن، اذکارِ نماز، دعا، سنتیں اور آداب سیکھنے کا منفرد کورس

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... فیضانِ قرآن کورس کے فوائد　☆... فیضانِ قرآن کورس کے جدول چلانے کی رہنمائی

☆... مدنی قاعدہ کے 22 اسباق　☆...22 کاموں کی سنتیں اور آداب

☆...23 دعائیں　☆...10 قرآنی سورتوں کا حفظ و مشق

☆... اذکارِ نماز کا حفظ و مشق　☆...5 کلمے، ایمانِ مجمل و ایمانِ مفصل کا حفظ و مشق

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(19)---فیضانِ شریعت کورس

صرف 30 منٹ کی کلاس میں عقائد، عبادات، معاملات، منجیات، مہلکات اور رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کے متعلق بہت کچھ سیکھنے کا منفرد کورس

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... فیضانِ شریعت کورس کے فوائد

☆... فیضانِ شریعت کورس کے جدول چلانے کا طریقہ کار

پہلا باب ☆... عقائد کے 19 بیانات　　**دوسرا باب** ☆... عبادات کے 19 بیانات

تیسرا باب ☆... معاملات کے 19 بیانات　　**چوتھا باب** ☆... مُنْجِیات کے 19 بیانات

پانچواں باب ☆... مُھْلِکات کے 19 بیانات　　**چھٹا باب** ☆... سنتیں اور آداب

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(20)---آسان فرض علوم

فرض علوم پر مشتمل جدید انداز کی آسان ترین کتاب جس میں عقائدِ اہلسنت کو عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور مسائل کو نہایت آسان کر کے عوام کے پڑھنے کے قابل بنایا گیا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... کتاب العقائد　　☆... تہتر فرقوں کا بیان　　☆... کتاب الطہارۃ

☆... کتاب الصلوۃ　　☆... کتاب الجنائز　　☆... کتاب الصوم

☆... کتاب الزکوۃ　　☆... کتاب الحج　　☆... کتاب النکاح

☆... کتاب الطلاق　　☆... کتاب الاضحیہ　　☆... کتاب القسم

☆... کتاب الحدود　　☆... حلال طریقے سے کمانے کا بیان

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(21)۔۔۔آسان خطباتِ محرم

ماہِ محرم میں کی جانے والی تقریروں کا آسان اور دلچسپ معلوماتی گلدستہ بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

1☆... دین اسلام کی خوبیاں
2☆... سیرتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
3☆... صحابہ کرام رضی اللہ عنھم
4☆... حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
5☆... حضرتِ عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
6☆... حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ
7☆... حضرتِ مولی علی رضی اللہ عنہ
8☆... حضرتِ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا
9☆... حضرتِ امامِ حسن رضی اللہ عنہ
10☆... حضرتِ امامِ حسین رضی اللہ عنہ
11☆... شہادتِ امامِ حسین رضی اللہ عنہ
12☆... یزید اور یزیدیوں کا انجام
13☆... دسویں محرم الحرام کے فضائل

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(22)۔۔۔تنظیمی نصاب وبیانات

مجلس امامت کورس میں داخلِ نصاب کتاب بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...12 دینی کاموں کی تفصیل
☆... سنتیں اور آداب
☆... انفرادی کوشش کی ترغیبات
☆... اجتماعِ پاک کی دعائیں
☆... فیضانِ تجوید کے اسباق
☆... امام کے ۳۰ مدنی پھول
☆... اذکارِ نماز
☆... درودِ تاج
☆... بیاناتِ عصر
☆... بیاناتِ مغرب

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(23)۔۔۔اعلی حضرت کا چرچا رہے گا

اعلی حضرت کا تذکرۂ دل نواز قرآن، حدیث اور میٹھ کی روشنی میں خطباتِ شفیقی جلد دوم کا ایک

منفرد بیان بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...درود شریف کی انوکھی فضیلت
☆...اولیاء اللہ کے تذکرے کیوں باقی رہتے ہیں؟
☆...بادشاہوں کے مقبروں کا حال
☆...اولیاء کے مزاروں کا حال
☆...تذکرے باقی رہنے کے چند اسباب
☆...اولیائے کرام کے تذکرے زمین و آسمان میں
☆...فنا ہو کر 9 کا عدد بن جاتا ہے
☆...اس لیے مخلوق اولیاء کا عرس مناتی ہے
☆...اولیاء پر رب نوازشات
☆...9 کے عدد کی چار عجیب باتیں
☆...اعلی حضرت کے پاس سب کچھ ہے
☆...بارگاہِ مصطفی ﷺ سے مشین عطا ہوئی
☆...اعلی حضرت کے سونے کا منفرد انداز
☆...اعلی حضرت کے فنا فی الرسول ہونے کی دلیل
☆...ہر وقت نبی ﷺ کی ثنا
☆...دورانِ میلاد بیٹھنے کا انداز
☆...تعارفِ اعلی حضرت
☆...منقبتِ اعلی حضرت

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(24)۔۔۔آسان حنفی نماز

आम मुसलमान के लिये नमाज़ और उस के ज़रूरी अहकाम सीखने के लिये बेहतिरीन किताब बनाम

आसान हनफ़ी नमाज़

नमाज़ पढ़ने का आसान तरीक़ा

सवालन जवाबन

आप इस किताब में पढ़ सकेगें

मस्जिद के मसाइल
दीनी इल्म सीखने की फ़ज़ीलत
गुस्ल के मसाइल
वुज़ू के मसाइल
नजासतों के मसाइल
तयम्मुम के मसाइल
नमाज़ के मसाइल
कपड़े पाक करने के तरीक़े
इमामत के मसाइल
सज्दए सहव के मसाइल
जुमा के मसाइल
माज़ूरे शरई के मसाइल
इक़्तिदा के मसाइल
ईद के मसाइल
नमाज़े जनाज़ा के मसाइल
मुसाफ़िर के मसाइल
सज्दए तिलावत के मसाइल
अज़ानो इक़ामत के मसाइल
नमाज़ में लुक़मा के मसाइल

मुरत्तिब

मौलाना अबू शफ़ीअ मुहम्मद शफ़ीक़ ख़ान अत्तारी मदनी फ़तेहपुरी

मकतबा दारुस्सुन्ना दिल्ली

(25)---عیدِ میلاد النبی کیوں اور کیسے؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(26)---محمد اور احمد کے اسرار

اللہ پاک کے آخری نبی، محمدِ عربی ﷺ کے مبارک نام ''محمد'' اور ''احمد'' کی لاجواب تشریح پر مشتمل ''خطباتِ شفیقی'' حصہ اول کا ایک منفرد بیان بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... درود شریف کی انوکھی فضیلت
☆... اللہ پاک کے تین ہزار نام
☆... حضور ﷺ کے ۱۴۰۰ نام
☆... محمد ﷺ اللہ کے مظہر ہیں

☆...اسمِ محمد اسمِ اللہ کا مظہر
☆...چار میں عجیب لطف ہے
☆...نقطہ عیب ہے
☆...مشدد حرف لانے کی حکمت
☆...صفاتِ محمد صفاتِ خدا کا مظہر
☆...افعالِ محمد افعالِ خدا کا مظہر
☆...ہر چیز میں محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا نور ہے
☆...خصائصِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کتنے ہیں؟
☆... حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چار نام حمد سے مشتق ہیں
☆...احمد نام رکھنے کی وجہ

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(27)---مدینہ جانا کیوں ضروری ہے؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(28)---ایک سے دس تک

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(29)---نکتے ہی نکتے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(30)---امّتِ محمدیہ کے سوالات اور ان کے قرآنی جوابات

حضرتِ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امتِ محمد صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم سے کم سوال کسی امت نے نہ کئے کہ امتِ محمد صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے صرف ۱۴ سوالات کئے۔ (التفسیر الکبیر جلد ۳ ص ۱۰۲)
اس کتاب میں ان سوالات کے جوابات کے ساتھ ساتھ مختصر تشریح بھی بیان کی گئی ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...امتِ محمدیہ کے ۱۴ سوالات
☆...انفال کا معنی
☆...چاند کے گھٹنے اور بڑھنے کی حکمت
☆...حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو روح کا علم حاصل ہے
☆...شراب حرام ہونے کا ۱۰ انداز میں بیان
☆...ذوالقرنین کے تین سفر

☆...جوئے کے دنیوی نقصانات ☆...سدِ سکندری کب ٹوٹے گی؟

☆...حَیض کی حکمت ☆...اہلِ ایمان کی شفاعت کی دلیل

☆...بندوک کی گولی سے شکار کرنے کا شرعی حکم ☆...شفاعت سے متعلق(۵) اَحادیث

☆...نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کو قیامت قائم ہونے کے وقت کا علم دیا گیا ہے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(31)---کامیابی کے 10اصول

مایوسی کا خاتمہ کر کے کامیابی کی جانب گامزن کرنے والے اصولوں کا مجموعہ بنام "کامیابی کے دس اصول" یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے کیونکہ اس کتاب میں ان اصولوں کو جمع کیا گیا ہے جن سے مایوسی کا خاتمہ ہونے کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ کر کچھ کر گزرنے کا جذبہ نو پیدا ہوتا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مثبت سوچ رکھنے والا ہو ☆... نظم وضبط کے ساتھ رہنے والا ہو

☆... لوگوں کے مزاج کو پرکھنے کی صلاحیت رکھنے والا ہو ☆... اپنے کام کو شوق ولگن کے ساتھ کرنے والا ہوں

☆... ناکام لوگوں سے سبق حاصل کرنے والا ہو ☆... سخت محنت کرنے والا، اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے والا ہو

☆... کام کو بانٹنے والا ہو ☆... خدار اور متوکل ہو

☆... آخرت کی فکر کو مقدم رکھنے والا ہو ☆... ان سب کا سر چشمہ خوفِ خدا والا ہو

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(32)---درسِ تصوف

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(33)---علماء کو اتنی فضیلت کیوں ملی؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(34)۔۔۔درود کی حکمتیں

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(35)۔۔۔چاند کی گواہی

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(36)۔۔۔شفیق المصباح شرح مراح الارواح

دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کے نصاب میں شامل علمِ صرف کی مشہور و معروف کتاب بنام ''مراح الارواح'' کی آسان اردو شرح ہے جس میں عربی عبارت پر اعراب و اردو ترجمہ کے ساتھ ساتھ سوالاً جواباً تشریح پیش کی گئی ہے جو اپنے اعتبار سے بڑی مفید و دلچسپ کتاب ہے۔

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(37)۔۔۔شفیقیہ

اس کتاب میں شارح مسلم کی چالیس احادیث کا مجموعہ، مشہورِ زمانہ کتاب ''الاربعین النوویہ'' کا آسان اردو ترجمہ نیز راویوں کے حالات کے بھی بیان کیے گیے ہیں

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مصنف کا تعارف　　☆... مترجم کا تعارف　　☆... عبارت مع اعراب

☆... سلیس اردو ترجمہ　　☆... راویوں کے حالات

مصنف: شیخ الاسلام الحافظ الامام محی الدین ابوزکریا یحیٰ بن شرف نووی (علیہ رحمۃ اللہ القوی)

مترجم: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(38)۔۔۔شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو حصہ اول

دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کے درجۂ اولی کے نصاب میں شامل علمِ نحو کی مشہور و معروف کتاب بنام "خلاصۃ النحو" کی تمارین کو حل کیا گیا ہے۔

مرتب: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(39)---شفیق النحو حل خلاصۃ النحو حصہ دوم

دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کے درجۂ اولی کے نصاب میں شامل علمِ نحو کی مشہور و معروف کتاب بنام "خلاصۃ النحو" کی تمارین کو حل کیا گیا ہے۔

مرتب: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(40)---نور المغیث شرح تیسیر مصطلح الحدیث

درسِ نظامی کے درجۂ سادسہ میں داخلِ نصاب اصولِ حدیث کی بہترین کتاب "تیسیر مصطلح الحدیث" کی اردو شرح بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مصنف کا تعارف　　☆... شارح کا تعارف

☆... عربی عبارت مع اعراب　　☆... عربی عبارت کا آسان اردو ترجمہ

☆... عربی عبارت کی شرح　　☆... سوال و جواب

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(41)---القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر

عقائد کے متعلق ۱۳۰۰ سال پرانی امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی اہم کتاب "الفقہ الاکبر" کی آسان اردو شرح ہے مزید باطل فرقوں کے مختصر تعارف و عقائد کا بھی بیان شامل ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... عقائد کے کتنے اور کون کون سے امام ہیں؟　　☆... اللہ پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟

☆... واحد اور احد میں کیا فرق ہے؟
☆... کیا اللہ عدد کے اعتبار سے ایک ہے؟
☆... کیا اللہ اپنی مخلوق کے مشابہ ہے؟
☆... اللہ کی صفات ذاتی اور فعلی کیا ہیں؟
☆... حادث اور قدیم کا کیا معنی ہے؟
☆... قرآن کے مخلوق ہونے، نہ ہونے کی بحث
☆... اللہ کی صفات قدیم کیسے ہیں؟
☆... اہل سنت کی نشانی درزمانۂ امام اعظم
☆... کیا زمین گھومتی ہے؟
☆... اللہ کا کسی کو گمراہ کرنے کے کیا معنی ہیں؟
☆... بندوں کے افعال کا خالق کون ہے؟
☆... کیا گناہ بھی اللہ کے حکم سے ہوتے ہیں؟
☆... مرتکب کبیرہ کے بارے میں معرکۃ الآرا بحث
☆ کیا تمام قرآنی فضیلت میں برابر ہیں؟...
☆... ۷۳ فرقوں کے بارے میں مختصر معلومات اور ان کے عقائد۔
☆... اگلے مہینے کا چاند کب نظر آئے گا معلوم کرنے کا فارمولا

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(42)---شارق الفلاح شرح نور الایضاح

درسِ نظامی کے کورس میں داخلِ نصاب کتاب ''نور الایضاح'' کی آسان اردو شرح ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مصنف کا تعارف
☆... شارح کا تعارف
☆... فقہی اصطلاحات
☆... بنیادی باتیں
☆... صاحبِ نور الایضاح کے غیر مفتی بہ اقوال
☆... عبارت مع اعراب
☆... سلیس اردو ترجمہ
☆... سوالاً جواباً عبارت کی شرح

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(43)---عرفان الاثار شرح معانی الاثار

فقہ حنفی کی دلائل پر مشتمل احادیث کی مستند کتاب معانی الاثار کی اردو شرح ہے جو درسِ نظامی میں داخلِ نصاب ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مصنف کا تعارف　　　　☆... شارح کا تعارف

☆... متن مع اعراب　　　　☆... متن کا سلیس اردو ترجمہ

☆... اختلافِ فقہائے کرام مع دلائل　　　　☆... ترجحاتِ مذہبِ احناف

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(44)۔۔۔عناية الحكمت لحل بداية الحكمت

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(45)۔۔۔خليليه شرح مناظرة الرشيديه

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(46)۔۔۔كلام الوقايه شرح شرح الوقايه

علمِ فقہ کی شاندار کتاب "شرح الوقایہ" کی اردو شرح بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... عربی عبارت مع اعراب　　　　☆... عربی عبارت کا اردو سلیس ترجمہ

☆... متن کی شرح　　　　☆ ... مفتی بہ اقوال کی نشاندہی

☆... اختلافِ ائمہ　　　　☆... ترجیحات احناف

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(47)۔۔۔رحمة الباری شرح تفسير البيضاوی

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(48)۔۔۔مختار التاويل شرح مدارک التنزيل

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(49)---الدلالة الشاهدة شرح البلاغة الواضحة

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(50)---المعتبر المعترف لحل المعتقد المنتقد

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(51)---سلیم النظر شرح نزهة النظر

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(52)---شفیق النعمانی لحل شرح الجامی

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(53)---عطاية الحكمت شرح هداية الحكمت

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(54)---نحو کے دلچسپ سوالات

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(55)---صرف کے دلچسپ سوالات

علمِ صرف کی بہترین کتاب جس میں صرف کے قاعدوں کی علتیں اور افعال کے مختلف صیغوں کی وجہ و حکمت بیان کی گئی ہیں، مزید مراح الارواح کا متن مع اعراب و ترجمہ بھی شامل کیا گیا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...وزن کے لئے "ف،ع،ل" کو کیوں خاص کیا گیا؟　☆... فعل ماضی کے ۱۴ صیغے ہی کیوں آتے ہیں؟

☆... فعل ماضی مبنی ہے حالانکہ اس کے آخر میں حرکت ہے؟　☆... فعل مضارع معرب کیوں ہوتا ہے؟

☆... فعل مضارع بنانے کے لئے حروف اتین کا اضافہ کیوں کرتے ہیں؟ ☆... فعل امر کو مضارع سے ہی کیوں بناتے ہیں؟

☆... ثلاثی مجرد کے اسم فاعل میں الف کا اضافہ کیوں کرتے ہیں؟　☆...اسم مفعول بنانے میں میم کا اضافہ کیوں کیا گیا؟

☆... صیغوں کی تعلیل کرنے کے آسان ۱۶ قاعدے　☆...نون تثنیہ اور تنوین میں فرق

☆... ان چیزوں کا بیان جن سے ثقل لازم آتا ہے　　　　　☆... ان چیزوں کا بیان جن سے خفت پیدا ہوتی ہے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(56)---تسلیم التوقیت

یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے کہ اس میں چار علوم کو یکجا کیا گیا ہے :(۱)۔ علمِ توقیت۔(۲)۔ علمِ فلکیات۔(۳)علمِ تقویم۔(۴)۔ علمِ طب۔ان چار علوم کے متعلق ایک اہم اور آسان تصنیف ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... علمِ توقیت　　　　　☆... علمِ فلکیات

☆... علمِ تقویم　　　　　☆... علمِ طب

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

آسان فرض علوم
آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے
مصنف
PUBLISHER
MAKTABA DARUS-SUNNAH DELHI
Mob.: +91-9368287284
مکتبہ دارالسنہ دہلی

ماہِ محرم میں کی جانے والی تقریروں کا آسان اور دلچشپ معلوماتی گلدستہ
آسان
خُطباتِ مُحَرَّمُ
مصنف
مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی
فتحپوری
مکتبہ دارالسنہ ، دہلی

کئی لڑکیاں پیدا ہونے کے بعد لوگ کہتے ہیں "اس عورت کو طلاق دے دو"
آخر لڑکیوں کی پیدائش میں
قصور کس کا
مرد کا یا عورت کا
اسلام اور سائنس کی روشنی میں
آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے:
زمانۂ جاہلیت کی کچھ یادیں
پانچ لرزہ خیز واردات
بیٹیوں کے فضائل
سائنس کیا کہتی ہے؟
دلچسپ سوالات وجوابات
عِلْمُ الْجَنِیْن کیا ہے؟
بچے کی پیدائش کا سبب کیا ہے؟
بچے کی پیدائش کا مرحلہ
بے اولادی کے 4 روحانی علاج
اولادِ نرینہ کے روحانی علاج
مصنف
مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
مکتبہ دارالسنہ، دہلی

امامت ٹیسٹ کی تیاری کرنے کے لئے بہترین کتاب بنام
نصابِ مسائلِ نماز
(سوالاً جواباً)
مرتب
مولانا ابوشفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے:
اپنی ضرورت کا علم سیکھنا فرض ہے!
حصولِ علم کے ذرائع
چندے کے مسائل
شرائطِ نماز
فرائض نماز
واجبات نماز
مفسداتِ نماز
مکروہاتِ نماز
مسائلِ سجدۂ سہو
امامت کی شرائط
اقتداء کی شرائط
مسائلِ نماز جمعہ
مسائلِ نمازِ عیدین
مسائلِ معذورِ شرعی
جماعت کا ایک اہم مسئلہ
مسائلِ شرعی مسافر
مسائلِ نمازِ جنازہ
مسائلِ سجدۂ تلاوت
مسائلِ اذان واقامت
مسائلِ لقمہ
چاند کب نکلے گا؟
مکتبہ دار السنہ، دہلی

استاد کو تدریس کے اعلی منصب کی جانب لے جانے والی ایک نمایاں تحریر
جس میں تدریس کے جدید دور میں جدید و قدیم طریقوں کے ساتھ ساتھ
تدریس میں نکھار پیدا کرنے والی چیزوں کو بھی بیان کیا گیا ہے۔
تدریس کے
26 طریقے
مصنف
مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
اس کتاب
میں چھ ابواب ہیں جو درج ذیل ہیں:
پہلا باب: تدریس کے نکات
دوسرا باب: تدریس کے 26 طریقے
تیسرا باب: درجے کی ترقی کے فارمولے
چوتھا باب: طلبہ کے درمیان کئے جانے والے 19 بیان
پانچواں باب: جسمانی و ذہنی نشو و نما کے فارمولے
چھٹا باب: تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے
مکتبہ دار السنہ، دہلی

یادداشت

ش		صفحہ

یادداشت

ش		صفحہ